

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُسلِّمان فاوند

اور عکس
مُسلِّمان بیوی

اضافہ شدہ جدید ایڈیشن



مولانا محمد ادریس انصاری

مکتبہ دینیات

بیرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ ضلع راجہ پور ۶۲۰۰۶



TECHNICAL SUPPORT BY
CHUGHTAI
PUBLIC LIBRARY

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہر شادی شدہ مسلمان کیلئے یہ کتاب پڑھنی مفید ہے

مُسْلِمَانِ خَاوَنَد

از

محمد اورین نصاری



مکتبہ دینیات

تبلیغی مرکز، رائے ونڈ ضلع لاہور۔ فون ۶۲

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ
۱	تمہید	۴	۲۲	بیوی کے حقوق اور بعض	۲۹
۲	بہترین عورتیں	۵		دینداروں کی کوتاہی	
۳	عورت مرد کیلئے امتحان ہے	۶	۲۳	آداب رشتہ	۳۱
۴	یقین آدمی جنکی مدد اللہ کے ذمہ ہے	۷	۲۴	برتھ کنٹرول	۳۲
۵	لڑکی کیلئے رشتہ کا معیار	۸	۲۵	خلاف وضع فطری صحبت کرنا	۳۷
۶	محبت کا سب سے بڑا ذریعہ	۹	۲۶	تاجدارِ مدینہ کا مہر	۴۴
۷	سب سے زیادہ بابرکت نکاح	۱۰	۲۷	فہرست مہربان بیت علیہ السلام	۴۳
۸	نیک بیوی کی تعریف	۱۰	۲۸	مہر کی مقدار	۴۴
۹	عشق مجازی کا آسان علاج	۱۱	۲۹	صحابہ کرام کی سادگی اور انکاح	۴۵
۱۰	پاک نظری کی تعلیم	۱۳	۳۰	بلا اجازت دعوت میں جانا	۴۹
۱۱	حرام کاری کیسے رک سکتا ہے	۱۴	۳۱	بغیر طلبے دعوت میں جانا	۵۱
۱۲	پاک نظری کا مشرہ	۱۵	۳۲	دعوتِ ولیمہ	۵۲
۱۳	رشتہ سے پہلے لڑکی دیکھنا	۱۶	۳۳	دعوت قبول کرنا کی ہدایت	۵۴
۱۴	نامحرم کو دیکھنا	۱۸	۳۴	بدترین کھانا	۵۵
۱۵	بالغ لڑکی پر جبر کرنا	۱۹	۳۵	کھانے کے آداب	۵۵
۱۶	لڑکے کی ذمہ داری	۱۹	۳۶	فضول خرچی والی مجلس میں شرکت کرنا	۵۶
۱۷	جوان لڑکی کی ذمہ داری	۲۰	۳۷	فاسق کی دعوت	۵۸
۱۸	شادی کے موقع پر لڑکیوں کے گیت	۲۱	۳۸	شیخی خوروں کی دعوت	۵۸
۱۹	تاریخ نکاح کی بدشگونیاں لینا	۲۵	۳۹	نام آوری کرنیوالوں کی دعوت	۵۹
۲۰	شادی کے موقع پر گانا	۲۶	۴۰	اپنی عورتوں میں انصاف کرنا	۶۰
۲۱	نکاح کس جگہ پڑھانا چاہیے	۲۸	۴۱	حضور کی سفری سنت	۶۳

نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ	نمبر شمار	نام مضمون	نمبر صفحہ
۴۲	بیویوں کے حقوق میں خدا کا خوف	۶۲	۴۰	بیوی پر بدگمانی نہ کرو	۸۸
۴۳	حضور کا قابلِ تعلیٰ عمل	۶۴	۴۱	نسب بدلتا کفر ہے	۸۹
۴۴	قیامت کے روز فالج زدہ شخص	۶۵	۴۲	ذات بدستے والے پر	۸۹
۴۵	عورتوں کی اصلاح کا طریق	۶۶		جنت حرام ہے	
۴۶	عورت کی زیادتی پر	۶۸	۴۳	بیوی پر خیراء مخواه بدگمانی کر نیوالا	۹۰
	صبر کرنے کی تعلیم			مرد قیامت کو ذلیل کیا جائیگا	
۴۷	عورت کو بے دردی	۶۸	۴۴	بد دیانت عورت جنت	۹۰
	سے مارنے کی ممانعت			میں نہ جائے گی	
۴۸	عورت کے جذبات کا	۶۹	۴۵	خاوند کی پیوری	۹۳
	لحاظ رکھنا چاہیے		۴۶	مال میں سب سے زیادہ حقدار	۹۵
۴۹	سرکار کا برتاؤ	۷۰	۴۷	بیوی کی خوراک و پوشاک	۹۵
۵۰	آنحضرت کی بے تکلفی	۷۲	۴۸	بیوقت کھانا دینے کی ممانعت	۹۶
۵۱	بہترین انسان	۷۴	۴۹	مملوک کو مارنے کی تنبیہ	۹۷
۵۲	کامل مومن کی پہچان	۷۴	۷۰	تمیزی کے مارنے کی ممانعت	۹۸
۵۳	بیوی کو کس طرح رکھیں	۷۵	۷۱	نوکر و عورت کو دن میں	۹۹
۵۴	قابلِ تعلیٰ واقعہ	۷۸		ستر مرتبہ معاف کرو	
۵۵	طلاق دینی کس وقت حرام ہے	۸۰	۷۲	نوکر و عورت پر اتنا بوجھ نہ کرو	۹۹
۵۶	ایک دفعہ میں تین طلاق دینے والا	۸۳		جس کو بدہ برداشت کر سکیں	
	شخص رسول اللہ کی نظر میں		۷۳	بچہ کا حق دار کون ہے	۱۰۰
۵۷	طلاق دینی اللہ کو پسند نہیں	۸۴	۷۴	زبردستی عورت سے اس کا	۱۰۲
۵۸	طلاق بغیر نیت کے	۸۶		بچہ چھین لینا بڑا جرم ہے	
	بھی ہو جاتی ہے		۷۵	عورت میں کیا کیا صفات	۱۰۲
۵۹	زبردستی کی طلاق	۸۷		دیکھنی چاہئیں۔	

تہذیب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - اے اللہ! یا اللہ! یا اللہ! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج کے آخری خطبہ میں امت کو بہت سی نصیحتیں فرمائی تھیں۔ ان میں ایک وصیت یہ بھی تھی کہ تم لوگ اپنی عورتوں کے حقوق میں کوتاہی نہ کرنا لیکن زمانہ ہوں جوں جوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوتا گیا توں توں ہماری مذہبی تباہ حالی ترقی کرتی گئی اور ہم باوجود اسلام کے مدنی ہونے کے اسلامی قانون سے دور ہوتے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو نہ حقوق اللہ کا خیال ہوا اور نہ حقوق العباد کی چنداں پروا رہی۔

تن ہمہ داغ داغ شدہ پنبہ کجا کجا تہم

ہمارا سارا بدن داغ داغ ہو گیا۔ روٹی کہاں کہاں رکھی جاوے۔ زمانہ حاضرہ میں غریب عورتوں کو اپنے جاہل مردوں کی طرف سے جو جو مظالم برداشت کرنے پڑتے ہیں انکو سن کر سننے والوں کے دل ہل جاتے ہیں اور آنکھوں سے بے ساختہ آنسو یہ پڑتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہندوستان کی لاکھوں مظلوم عورتیں یا تو اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھ جاتی ہیں یا زیادہ تنگ ہو کر ہزاروں مسلمان عورتیں اسلام جیسا مذہب چھوڑ کر عیسائیت کے دامن میں پناہ لیتی ہیں اور کفر کے ساتھ حرام موت مرتی ہیں جس کی تمام تر ذمہ داری ان کے خاوندوں پر ہوتی ہے۔ اس لیے ہر شادی شدہ مسلمان کو اس کی طرف توجہ دلانے کیلئے کتاب مسلمان خاوند لکھی گئی تاکہ اس کو پڑھ کر مسلمان حسد و نفاق اپنی

ذمہ داری کا احساس کرے اور صحیح معنوں میں مسلمان قاونہ کھلانے کا مستحق ہو۔ حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول فرمادیں۔ اور ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائیں آمین والسلام محمد ادریس الضاری
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا كُلُّهَا
مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا
الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ (مسلم)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تُتَكَحُّ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا
وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا
فَأَطْفَرِ بِنَاتِ الدِّينِ تَرَبِّتْ
يَدَاكَ (بخاری و مسلم)

معنی میں مرد کے حقوق ادا کر سکتی ہے خوبصورت پسنے حسن و جمال پر اور خاندانی
عورت کو اپنے خاندان پر مال دار کو اپنی مال داری پر غرور ہوتا ہے جو یا بھی تعلقات
کے لیے مضر ہوتا ہے۔

(۱) فرمایا حضور

بہترین عورتیں صلی اللہ علیہ وسلم

نے دنیا کی تمام چیزیں عارضی فائدہ مند
ہیں اور دنیا کی بہترین فائدہ اٹھانے والی چیز
نیک عورت ہے کہ نیک عورت کا فائدہ
پابدار اور ہمیشہ رہنے والا ہے (مسلم)

(۲) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

عورت سے نکاح کرنے میں چار چیزیں
دیکھی جاتی ہیں (۱) مال داری (۲) ثمرات
فائدہ (۳) خوبصورتی (۴) دینداری
لیکن تم کو چاہیے کہ دین دار عورت
تلاش کرو کیونکہ دین دار عورت ہی صحیح

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ
نِسَائِكَيْنِ الْإِذِلَّ صَالِحٌ نِسَاءُ
قُرَيْشٍ أَحْنَأُ عَلَى وَلَدِي فِي صَغُرٍ
وَأَحْسَأُ عَلَى زَوْجِي فِي ذَاتِ
يَدِي (بخاری و مسلم)

(۳) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ عرب کی بہترین عورتیں قریش کی نیک
بخت عورتیں ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے بچوں
پر ان کے بچپن میں بہت زیادہ شفیق ہوتی
ہیں اور اپنے خاوند کے اس مال کی جو ان کے
قبضہ میں ہوتا ہے بہت زیادہ حفاظت

کرتی ہیں۔ یعنی اپنے خاوند کے مال کو فضول ضائع نہیں کرتیں۔ حدیث سے معلوم
ہوا کہ جس عورت میں دو خوبیاں ہوں وہ تمام عورتوں میں بہتر ہے (ابو بکر پر
شفقت کرے اور ان کی پرورش سے اکتلے نہیں) (۲) خاوند کا مال ضائع نہ
کرے بلکہ نہایت احتیاط کے ساتھ خرچ کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَلَدُنِيَا حُلُوَّةٌ خَضِرَةٌ
قَرَأَنَ اللَّهُ مَسْخُطُكُمْ فِيهَا
فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَأَتَقُوا الدُّنْيَا
وَأَتَقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةٍ
بَنِي إِسْرَءِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ
(رواہ مسلم)

عورت مرد کے لیے امتحان ہے

(۴) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
دنیا شیریں اور سرسبز ہے اور اللہ نے اس
دنیا کو تمہارے حوالے کیا ہے تاکہ تمہاری
آزمائش کرے کہ تم اس کو کس طرح
استعمال کرتے ہو پس تم کو چاہیے کہ
اس کو جائز طریقہ پر استعمال کرو۔ اسی

طرح عورت بھی تمہاری آزمائش کی چیز ہے۔ پس تم کو چاہیے کہ عورت کو بھی

جائز طور پر استعمال کرو کیوں کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں ہی کی وجہ سے برپا ہوا تھا۔ (مسلم شریف)

یعنی انھوں نے اپنی عورتوں کو چھوڑ کر دوسری عورتوں سے دل لگایا اور ان کے ساتھ منہ کالا کیا۔ اور اس کا قصہ اس طرح پر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم جبارین سے جہاد کرنے کے لیے بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر کنعان پہنچے تو بطعم ابن باعورا کی تدبیر کے موافق اس قوم کی خوبصورت نوجوان لڑکیاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر میں چلی گئیں۔ ایک لڑکی کو بنی اسرائیل کے ایک سردار نے دیکھا اور دیکھتے ہی اس پر فریفتہ ہو گیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت موسیٰ کی خدمت میں لے گیا اور حضرت سے کہا۔ کیا یہ عورت میرے اوپر حرام ہے حضرت نے فرمایا ہاں! اس کے پاس ہر گز نہ جانا۔ اس سردار نے کہا کہ تمھاری بیویات نہیں مانوں گا۔ پھر اس عورت کو اپنے خیمہ میں لے جا کر اس سے بدکاری کی۔ اس پر اللہ کا غضب جوش میں آیا اور آن کی آن میں بنی اسرائیل کے ۷۰ ہزار آدمی ہلاک ہو گئے۔ دیکھئے ایک آدمی کے زنا کرنے سے کیسی تباہی آئی اور ہمارے کتنے بھائی جو اپنے گھر کی عورتوں کو چھوڑ کر غیر عورتوں سے اپنا منہ کالا کرتے ہیں اور پھر اپنی تباہی و بربادی کا گلہ کرتے ہیں۔ (مسلم شریف)

عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَلَاثَةٌ حَقُّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ
الْمُكَاثِبُ الَّذِي يُرِيدُ الدَّاءَ

(۱۵) فرمایا
تین آدمی جن کی مدد کا حضور
اللہ و مہ داری ہے۔ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لازم ہے اللہ پر تین آدمیوں

کی مدد کرنا۔
(۱) وہ مکاتب جو ادا کرنے کی نیت رکھتا
وَالنَّالِجُ الذِّمِّيُّ يُرِيدُ الْعَفَاةَ
وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ -
ہو۔ (رواہ الترمذی)

(۲) وہ نکاح کرنے والا مرد جو اس نکاح کے ذریعہ حرام کاری سے بچنا چاہتا
ہو۔ (۳) مجاہد جہاد کرنے والا یعنی اس شخص کی نیت نکاح کرنے میں یہ ہو
کہ میں نامحرم عورت پر نظر نہیں کروں گا، اس سے بدکاری نہ کروں گا بلکہ
جائز طریقہ پر صرف اپنی بیوی پر نظر رکھوں گا۔ اسی سے اپنی خواہش پوری کروں گا
تو ایسے شخص کا امدادی اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ سبحان اللہ! جس کی امداد خدا خود
اپنے ذمہ لے لے وہ پھر کس کا محتاج ہوگا۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خُطِبَ

لڑکی کے لیے رشتہ کا معیار

إِلَيْكُمْ مَن تَوْضُونَ دِينَهُ
وَحُلُقَهُ فَرَقَ حُرَّةً إِنْ كَلَّا
تَفْعَلُوهُ تَكُنْ قِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ
وَفَسَادٌ عَرِضٌ (رواہ الترمذی)

(۶) فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
تمھارے پاس کسی دیندار اور باافلاق
لڑکے کا رشتہ آئے تم اس رشتہ کو قبول
کر لو ورنہ زمین میں فتنے اور بڑے

بڑے فسادات ظاہر ہوں گے۔ یعنی اگر ایسے شخص سے نکاح نہ کرو گے بلکہ
مال دار حیکہ تلاش کرو گے تو ایسی صورت میں بہت سی لڑکیاں اور بہت
سے لڑکے بلا شادی کے رہ جائیں گے جس کے باعث دنیا میں زنا کی کثرت
ہوگی جس کا نتیجہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے بارہ میں آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔

زمانہ میں زیادہ تر یہ درویں گردیں جاتا ہے جس کے باعث بعض
 درویشوں میں بے زبوتہ کیوں بڑھتی ہے اور ان کی غمگینوں
 سہولت کے ساتھ ان میں مل جاتی ہے اور بہت سی بڑیاں تنگ کر
 سکیں کہ ساتھ ہاک جاتی ہیں اور چھوڑ دیا کہ اپنی ستر سوات ہوتی
 ہے اس وقت اس وقت فریاد ہے کہ ایک درویش کی طرف دیکھ کر
 دیکھ کر یہ رزق بہت کم ہے ہاک وہ کھولے اپنے ہاتھ میں لے کر
 دے گا اور ان کو دے گا کہ بہت بڑا ہے جس میں درویش کی بڑیاں ہونے پر
 کے چار ہیں کہ ان کی تہہ پر ایک ہاتھ پکڑ کر کہ رزق ہونے پر تہہ پر

فصل ابن عبد البر قال قال
رسول الله صلى الله عليه
وسلم من ترك كتابا

[illegible]

مجلس عمومی

پیشکش کنندہ

۱۔ سب سے پہلے دل محبت دیکھنے میں نہیں آتا یعنی جو باتیں محبت کا درجہ سے
 میرے دل سے دور ہیں انہیں نہیں در محبت کو نامہ پہ پہتا کہ دل سے
 محبوب میں ہر بات کو لطیف اور خوش کے ساتھ برداشت کی یاد ہے تو وہ
 اور جیسے ہے اور ہر خوشی میں اور دیاں کی تقریریں شرب سے بیکار
 کہ پہلی بات میں اور محبت نصیب ہوئی تو قریب سے کہ وہ وہ ہیں ہی
 نہیں ہوتے اور ہر بہ نامہ ہر سب کہ دین اور در خوشی شوق شوق
 محبت ان چیزوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور وہ وہ کہ وہ وہ وہ

سب شیریں کی محبت میں سر ہار ہے
 شیریں کی محبت میں بیباک ہے
 کون محبت چاہے اور کون کی بات
 انیس دس میں جی رہا ہے سنا سن
 سب کہ نور پانی بیرون کے باز ہے
 نور سے سب کیسے پہاڑ ہے

بِرَبِّكَ
 إِذَا كُنْتَ فِي ظُلُمٍ
 لَمْ تَمْسُكْهُ
 أَلَمْ تَحْمِدْهُ
 وَكَانَ فِي ظُلُمٍ
 لَمْ تَمْسُكْهُ
 أَلَمْ تَحْمِدْهُ

1890

محبت میں کی شہنائی نواز رہی ہو
 حیرت نہیں مر رہا ہے جس میں
 ہے سہمی بنا پڑا ہے کیا ہے
 کہ جس نے یہ بزم دیدہ دیکھ کر

ایک شہر کی طرف سے ایک شہر کی طرف

[illegible][illegible][illegible]

Journal of Management Studies, 19(1), 67-80.

تَجِبِبْ تَجِبِبْ تَجِبِبْ
فَتَجِبِبْ تَجِبِبْ تَجِبِبْ

نہ ہر شان کا کس وقت ہو جاتا ہے
دوست کی چوٹی کو ہم ہرگز نہ

ادرجی

پاؤں کے پانی میں نہ ہرگز نہ

و ان سے جو تکریم ہو چہ چہ

و ان سے جو تکریم ہو چہ چہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

درجی

درجی

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

تجربہ ہو کہ پانی میں نہ ہرگز نہ

[illegible]

پرویز شریف، عزیز شریف، عزیز شریف، عزیز شریف، عزیز شریف

سفرِ نسی سہ ماہیہ و تم فرماتے ہیں کہ میں جنہیں عورتوں سے ملنے سے منع
تھی کہ چونکہ عورت کے جسم کا وہ دسک تیس سے چار ہزار سے ہے
ہی بدن سے بدن لگا کر ٹٹ دوڑا کر یہ خود یا ستر کے زہنہ کے پاپ
بہرِ خورست کی زیدہ پر نہی کا رہیپ ۔

[illegible]

سے ہیں غور توں کے فائدہ بہرست
تو کے ہر حال سے غور توں کے پاس
سے ہر حال میں نہ جو فائدہ کہ شہید
نہ کہ رک رک ہیں نہ توں کے پاس
شہید رہتے رہتے رہتے رہتے رہتے

سَنُجِيبُكَ عَنْ سَبْعِ تَقَاتٍ
كَلْبٍ وَ مَسْأَلَةٍ وَ رَجُلٍ وَ نَجْوَى
سَبْعِ أَهْلِ بَيْتِكَ وَ سَبْعِ
بَيْتٍ مِنْ حَرَمِ نَبِيِّكَ
أَنْ تَكُنْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ
أَنْ تَكُنْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ
أَنْ تَكُنْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ
أَنْ تَكُنْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ
أَنْ تَكُنْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ
أَنْ تَكُنْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ

کے لئے نہ کرتی تھی۔ یہاں پر کہہ دیا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ جیسا کہ
ہوتا ہے۔ اس کے لئے کہ وہ یہاں پر کہہ دیا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ جیسا کہ
کے لئے کہ وہ یہاں پر کہہ دیا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ جیسا کہ
تجربہ کرنے کے لئے کہ وہ یہاں پر کہہ دیا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ جیسا کہ

[illegible]

شمس پورہ لکھنؤ دیکھنا
 حضرت مرزا قاسم علی خان
 صاحب دکن پورہ لکھنؤ
 کیا مرزا قاسم علی خان
 دکن سے لکھنؤ لکھنؤ

کون سے جہ میں بڑی دقت پیدا ہوئی ہے۔ یہاں پر کہ ہر روز مرنا پنا
ہو۔ میں نے یہاں کی حالت سے بعد اس کے باوجود نہ سنبھال سکا کہ
مکان کی اصلی غرض یہی ہے کہ مرد و بیہوشیت سے بڑی کوشش کرتے رہیں
تو دیکھ کر یہ کہ وہ ایک مہینے کے قریب نہ پہنچیں تو سن دیا کہ
تو یہاں سے نہ مرنے پہنچیں یہی کہ اس میں پہنچ کر کے تو یہاں پہنچیں
کے ساتھ ہیں کہ یہاں سے نہ مرنے پہنچیں یہی کہ اس میں پہنچ کر کے تو یہاں پہنچیں

من و در این کتاب است
که در این کتاب است
که در این کتاب است

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲

۱۰۴

تاریخ و جغرافیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

کتابخانه عمومی کربلای معلی

پیشرفت و محبت است

وَسَلَّمَ هُنَّ لِنَفْسِكُنَّ إِلَيْكُمْ قَدْ

يَا قَوْمِ انْقَضَتْ السَّاعَةُ

أَكْخَىٰ أَنْ يُوَدَّكُمْ بَيْنَهُمَا -

دروہ احمد و ترمذی شریف

بیت ماحیہ

نوسریہ ہے۔ یعنی دیکھنے کے بعد سیر کرنا اور دیکھنے کے بعد سیر کرنا

نویسنده که پنهان است در این کتاب

یہ بھی شہادت دیتا ہے کہ میں نے اس کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی کئی چیزیں

پاکستان عزیز ہے اور ہر مرد کی طبیعت خوش ہوتی ہے کہ اس کی باتیں

نہیں دیکھ سکتی دیر کی ہیر۔ اور سہندگی کی ایک مشعل ہے۔ مگر تو ۶۲

کریں جسے جبر پڑے کہ میں کو جو کہیں گے تو میں نے تسلیم نہ کرے گا کہ میں

بسم الله الرحمن الرحيم

جیب نمینہ سے بھی روپیہ مروا، بیت پر سبک فرما کر چلے

باز می بیند که در آن مکتب است و در آن مکتب است و در آن مکتب است

[illegible]

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

سے پیشتر میں نے اس سے پہلے کسی اور کتاب میں ذکر کیا ہے۔

ہی خورباہی نہیں کہیں اس کے عاشق کے دل سے لڑتے کہ ہر دین میں
 نفروں میں ایک ہے سب کی نفرتوں سے اس کے انکسیر بندہ بنی ہو رہا
 عشق کی پرستش ہی اس کی تشریف میں محبوب و مقرب ہوئی ہیں
 گایوں دینیت اس کو مدت اس ہے محبوب گنہگار و مغفور تفسیر حق بند
 یہ وہ عالم کہ کثرت سے ہیں مقلد رہتے کہ مقلدوں کے لئے وہ اپنی توفیق
 ہر اک عاشق کی حیثیت اختیار کر جائیں تاکہ وہ دنیا و آخرت میں غور و فکر
 توفیق کے ساتھ یہ ہیں توفیق نہ رہیں اور محبوب بھائی کی رہنمائی
 پیش رہتے کی زندگی بہت ہے۔ اور بنی توفیق و توفیق

سورۃ المؤمنین
 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
 اَلْبَسُوْا لَیْسَ فِیْہِ زُحُوْرٌ
 اَلْبَسُوْا لَیْسَ فِیْہِ زُحُوْرٌ

اور وہ ہیں

نارمہ کو دیکھنا

سے خدائی حدت کیسے میں
 پر جو ہیں غور سے ہر دین میں
 عزت کو تفسیر دیکھ۔ اس عزت

حدت کیسے تہ میں ہر دین میں
 کیوں کہ اس تشریف میں اس بات توفیق نہ دیکھتے کہ ہر دین میں
 غور سے ہر دین میں اس بات توفیق نہ دیکھتے کہ ہر دین میں
 یہ توفیق ہر دین میں تشریف ہر دین میں تشریف ہر دین میں
 توفیق ہر دین میں تشریف ہر دین میں تشریف ہر دین میں
 ہر دین میں تشریف ہر دین میں تشریف ہر دین میں

عید و رسم تیر تیر کے لئے کہ ہم
ہو اس کے تہن فرش ہیں الہا پر
نہر کے راغیہ دے جو دین دین
میں منید ہوا میں جب باغ ہونے
س کا لگان مردے اور کر کے باغ
پر یہ ور میں کو نکلت تیرے یہ اور

عید و رسم میں دین دین
نہر کے تہن فرش ہیں الہا پر
نہر کے راغیہ دے جو دین دین
میں منید ہوا میں جب باغ ہونے
س کا لگان مردے اور کر کے باغ
پر یہ ور میں کو نکلت تیرے یہ اور

س ترک سے کسی تہن فرش ہیں الہا پر
نہر کے تہن فرش ہیں الہا پر
نہر کے راغیہ دے جو دین دین
میں منید ہوا میں جب باغ ہونے
س کا لگان مردے اور کر کے باغ
پر یہ ور میں کو نکلت تیرے یہ اور

(۲۰) جوان لڑکی کی دہرائی

عید و رسم تیر تیر کے لئے کہ ہم
ہو اس کے تہن فرش ہیں الہا پر
نہر کے راغیہ دے جو دین دین
میں منید ہوا میں جب باغ ہونے
س کا لگان مردے اور کر کے باغ
پر یہ ور میں کو نکلت تیرے یہ اور

سن سمر بن الخطاب
بنی مضر عن رسول
صلی اللہ علیہ وسلم قال
فی سورۃ المائد
بأنکحوا البیاتۃ اثنتی عشر
سنة وکفوا بکف

إِنَّمَا ذُنُوبُكُمْ تُبَدِّلُ

(رواہ بیہقی)

کے بڑے سے دن خاص ہو کر تو اس

کے ذمہ دریں کے سب پہ ہوتے

نور کے کہ کسی قدر ذمہ دریں کی چیز ہے۔ لیکن ہم میں سے ہر ایک کی نہیں

کرتے۔ خاص کہ روزِ مَرَد کے وقت اس کے شہادت میں کہ مرنے کی

زیرِ دہرہ کرنی ہے۔ ہر وقت سے سندانِ درد بہت ہر رشتہ مڑیوں پر پڑے

مردن ہو کر پڑیں۔ مگر ہم میں سے ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس

ہر ایک کے پاس اس کے گھر کے گھر ہے۔ اور شہادت میں کہ مرنے کی ہر ایک

کے ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس

ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس

ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس

ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس

ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس

ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس

عَنْ ذِي نَبْتٍ مِّنْ ذُرِّيَّتِهِ

عَفْرَاءَ قَوْلَتْ جَاءَ سَبِيْنُ

صَبِيْنٌ مِّنْ عَلِيٍّ وَنَسَمَ فَنَدَخَ

حَيْنَ بُنِيَ عَلِيٌّ وَنَجَسَ عَلِيٌّ

فَرَأَتْهُ نَسَمٌ مِّنْ عَلِيٍّ وَنَجَسَ

فَنَجَسَتْ مَعَهُ نَسَمٌ مِّنْ عَلِيٍّ

شاید کسی کے پاس ہو
اور وہ اس کے گھر میں

ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس

ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس

ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس ہے۔ ہر ایک کے پاس

بَايَاتٍ وَبُيُوتٍ مِّنْ قَبْلِ
 مِّنْ بَايَاتٍ يَوْمَ بَدْرٍ
 قَاتِلَتْ رَحْمَتُكَ وَفِيهِ نَبِيٌّ
 يَعْلَمُ مَا فِي خَدِّكَ كَدِّ
 لَهْزِمِ وَقُوْلُكَ لِيْ لَدِيْكَ
 تَسْلِيْمٌ

(رواہ البخاری)

وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ خَدِّكَ لَيْزٌ ہوا سے یہاں ایسے نبی ہیں جو کل ہو نبیوں
 بات کو بتاتے ہیں اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ اس جملہ کو چھوڑ دو اور وہی کہ
 جو پہلے کہہ رہی تھی۔ کیوں کہ غیب سے تمہارے لئے سو کوئی نہیں جانتا۔
 اجتہاد ہو خدا کو منشور ہوتا ہے وہ اپنے رسول کو بتا دیتا ہے۔ اس حدیث
 سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں (۱) جو اشعار کہ ان میں نبوت نہ ہو بلکہ پھر
 جو نر ہے (۲) شادی کے موقع پر گھر کیوں کہی ہو کہ گاہیں کہیں یہ بھی
 جو نر ہے۔ یہ مہر کامل مدین نے لکھا ہے کہ نکاح کے وقت کسی عورت کو
 کے شرف بکھانا جو نر ہے۔ کسی عورت ختنوں میں درجہ دین کے موقع پر
 درجہ حبیب جمع ہوں تو ان کے لئے بھی دفت بکھانا درست ہے۔

بنا رہی تھی

سَنَ مَاسِدٍ وَنَتِ رَافَتِ
 اَمَّا كَرَاهِي كَرَاهِي مِّنْ رَّافَتِ

مَن تَوْبَرَك يَدِيْكَ يَدِيْكَ حَسْرَةٍ
 تَوْبَرَك يَدِيْكَ يَدِيْكَ حَسْرَةٍ
 بَشَرِيَّةٌ كَيْتُ اَتْنِيْ مِيْنِ بَدْرِيْ كَنْهٍ
 كَيْ رَشْتَنِيْ كُوْبَرِيْ كِيَا رَشْتَنِيْ
 وَهِيْ جَمْعُ نَحِيْبٍ اَهْوَالِيْ دَنْدِيْ
 وَرَيْتُ كَيْتُ نَشْرُوْا كَرْدِيْ

اپنا تک ان میں ایک لڑکی کہنے لگی

وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ خَدِّكَ لَيْزٌ ہوا سے یہاں ایسے نبی ہیں جو کل ہو نبیوں
 بات کو بتاتے ہیں اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ اس جملہ کو چھوڑ دو اور وہی کہ
 جو پہلے کہہ رہی تھی۔ کیوں کہ غیب سے تمہارے لئے سو کوئی نہیں جانتا۔
 اجتہاد ہو خدا کو منشور ہوتا ہے وہ اپنے رسول کو بتا دیتا ہے۔ اس حدیث
 سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں (۱) جو اشعار کہ ان میں نبوت نہ ہو بلکہ پھر
 جو نر ہے (۲) شادی کے موقع پر گھر کیوں کہی ہو کہ گاہیں کہیں یہ بھی
 جو نر ہے۔ یہ مہر کامل مدین نے لکھا ہے کہ نکاح کے وقت کسی عورت کو
 کے شرف بکھانا جو نر ہے۔ کسی عورت ختنوں میں درجہ دین کے موقع پر
 درجہ حبیب جمع ہوں تو ان کے لئے بھی دفت بکھانا درست ہے۔

۲۲ حضرت عائشہ فرماتی ہیں

کہ ایک شخص نے عورت کو چھتی

ہیں۔ دوسرا کہ سر پر ہاتھ پائی لپٹے دوپٹے پہن کر سنی ہیں۔ اور
دوسرے کہ سر پر مرد کی پٹری میں نافہ رکھ کر سنی ہیں۔ اور یہ دونوں ملعون
ہیں۔ کیوں کہ حضور کا رشتہ ہے۔ خدا کی حنت ہے۔ جس مرد پر جوشت بہت
کرے غور توں کی۔ کسی حرم فرد کی حنت ہے۔ اس عورت پر جوشت بہت
کرے مردوں کی۔

۱۰۔ دوسرے کہ عورتوں اور مردوں پر ہاتھ رکھ کر سنی ہیں۔ اور
نیک نیت کر دیتے ہیں جس کو عورت کی حنت ہے۔ یہ بھی ملعون
ہے۔ اور اس میں نیشہ بہت سنگین ہے۔

۱۱۔ عین خیر اقرار بندگیوں دیتی ہیں۔ اس میں عین عیب اور
شک کی حقارت ہوئی ہے۔ یہ بھی گناہ ہے۔

۱۲۔ مرد کو دو یا زیادہ عورتوں سے ملنے دینا۔ اس میں عیب ہے۔ یہ بھی
اچھا نہیں۔

۱۳۔ بالغ لڑکیوں کو بکرہ ناجاتی میں۔ اور بکرہ بکرہ کی ہیں
جس کی گونہ بکرہ بکرہ ہے۔ اور نامحرم اس کو سنتے ہیں۔ یہ بھی گناہ
ہے۔

۱۴۔ بکری کے چھوٹے وغیرہ بنا کر مکان کو سجاتی ہیں۔ یہ بھی گناہ
ہے۔ اور اس میں عیب ہے۔

۱۵۔ دوسرا کہ ہندوستان میں یہ بھی مشہور ہے کہ رخصت روز جوڑے
پاؤں کی ٹانگوں پر ہاتھ رکھ کر سنی ہیں۔ اور یہ بھی گناہ ہے۔

دینے کے لئے

دو کوه که در میان دو رود است

بسم الله الرحمن الرحيم

پاکستان کی تاریخ و تہذیب

و با این که از یک سو برین می بینیم که در میان

- 14 -

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

— 100 —

تبرکات و فضائل حضرت علی (ع)

1910

[illegible]

في سنة ١٢٨٠

1

کتابت فی سنه ۱۲۸۵

12-1-1911

کے لیے یہ ہے کہ جو کہیں سے

میں نے اس کے لئے ایک اور نسخہ بھی لکھا ہے۔

کتابخانه عمومی مسجد جامع اصفهان

جیتے ان زمانے کے جہادوں کا مقصد وہ ہے کہ زمین جیتنے میں کوئی نکتہ نہ رہے
 فوجوں کو نہ رہا چاہیے کہ زمین کی جیت کے بعد یہ سب باتیں رہیں
 ہیں۔ سنی تہذیب میں یہ نہ کہ جہاد کا مقصد یہ ہے کہ جو عقوبت و فتنہ دور میں قیام کرے
 اور اس کے لیے مسطور سنی مقدس و شریف بیانیہ و روشنی اور تہذیبی و تاریخی ہیں
 کرائی اور حضرت عائشہؓ کا بھی من حدیث کے سبب ان کے ساتھ ہیں
 منقبت۔ مسند شریف

سُنَّ مَاتِيَّةٌ قَالَتْ كَانَتْ
 جُنْدِي حَبَارِيَّةً قَالَتْ
 زَوْجِي كَانَ رَسُوْلًا
 قَالَتْ اَنْتِ عَلِيَّةٌ زَوْجِي
 اَلَمْ تَكُنِي كَوْنًا
 مِمَّنْ رَفَعُوْا رِيْحًا
 اَرْوَاهُ بَنِي حَبِيْلٍ

شادی کے موقع پر چار ماہ
 عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس نہایت
 کی ایک شہزادی تھیں جو بیعت کی
 شادی کے روز اس پر حضورؐ نے فرمایا
 کہ عائشہؓ تمہارا نکاح میری بیٹی سے
 یہ سند کے سبب کرنا ہے۔

بَنِي حَبِيْلٍ

اس سے کہیں کہ حرکات و سکنات میں یہ سب باتیں
 مزید نہیں بلکہ اس سے کہیں کہ یہ سب باتیں

سُنَّ مَاتِيَّةٌ قَالَتْ كَانَتْ
 جُنْدِي حَبَارِيَّةً قَالَتْ
 زَوْجِي كَانَ رَسُوْلًا
 قَالَتْ اَنْتِ عَلِيَّةٌ زَوْجِي
 اَلَمْ تَكُنِي كَوْنًا
 مِمَّنْ رَفَعُوْا رِيْحًا
 اَرْوَاهُ بَنِي حَبِيْلٍ

عائشہؓ نے بنو حبیل سے
 ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے
 شادی کے وقت ان کے نکاح

فرمود ہر کسی کو جس نے میری شہادت دے
 میں اس کو دیکھوں گا۔ اور جو شخص نے میری شہادت
 دے کر اس کو قتل کر دیا ہے اس کو میں قتل کر دوں گا۔
 اور جو شخص نے میری شہادت دے کر اس کو زخمی کر دیا ہے
 میں اس کو زخمی کر دوں گا۔ اور جو شخص نے میری شہادت
 دے کر اس کو مال و دولت سے محروم کر دیا ہے میں اس کو
 محروم کر دوں گا۔ اور جو شخص نے میری شہادت دے کر
 اس کو بدنام کر دیا ہے میں اس کو بدنام کر دوں گا۔
 اور جو شخص نے میری شہادت دے کر اس کو سزا دے دی ہے
 میں اس کو سزا دے دوں گا۔ اور جو شخص نے میری شہادت
 دے کر اس کو قتل کر دیا ہے اس کو میں قتل کر دوں گا۔

مَنْ شَهِدَ بِي عَلَى شَيْءٍ مِنْ شَيْءٍ
 أَعْلَمُ بِهِكُمْ وَأَنَا أَعْلَمُ بِهِكُمْ
 قَاتِلْتُهُ أَوْ سَلَبْتُ مِنْهُ مَالًا
 أَوْ بَدَّلْتُ مِنْهُ نِسَاءً أَوْ بَدَّلْتُ مِنْهُ
 نَسَبًا أَوْ بَدَّلْتُ مِنْهُ مَوَاطِنًا
 أَوْ بَدَّلْتُ مِنْهُ مَوَاطِنًا أَوْ بَدَّلْتُ مِنْهُ
 مَوَاطِنًا أَوْ بَدَّلْتُ مِنْهُ مَوَاطِنًا
 فَمَا أَفْعَلُ بِهِمْ

فَمَا أَفْعَلُ بِهِمْ

ترجمہ: میں ان سے کیا کر دوں گا۔

جس نے میری شہادت دے کر اس کو قتل کر دیا ہے اس کو میں قتل کر دوں گا۔
 اور جو شخص نے میری شہادت دے کر اس کو مال و دولت سے محروم کر دیا ہے میں اس کو
 محروم کر دوں گا۔ اور جو شخص نے میری شہادت دے کر اس کو بدنام کر دیا ہے میں اس کو
 بدنام کر دوں گا۔ اور جو شخص نے میری شہادت دے کر اس کو سزا دے دی ہے میں اس کو
 سزا دے دوں گا۔ اور جو شخص نے میری شہادت دے کر اس کو قتل کر دیا ہے اس کو میں قتل کر دوں گا۔

وَمَا أَفْعَلُ بِهِمْ

وَمَا أَفْعَلُ بِهِمْ

اور جو شخص نے میری شہادت دے کر اس کو قتل کر دیا ہے اس کو میں قتل کر دوں گا۔
 اور جو شخص نے میری شہادت دے کر اس کو مال و دولت سے محروم کر دیا ہے میں اس کو
 محروم کر دوں گا۔ اور جو شخص نے میری شہادت دے کر اس کو بدنام کر دیا ہے میں اس کو
 بدنام کر دوں گا۔ اور جو شخص نے میری شہادت دے کر اس کو سزا دے دی ہے میں اس کو
 سزا دے دوں گا۔ اور جو شخص نے میری شہادت دے کر اس کو قتل کر دیا ہے اس کو میں قتل کر دوں گا۔

وَمَا أَفْعَلُ بِهِمْ

وَمَا أَفْعَلُ بِهِمْ

نماز کو خدمت میں ایک نماز
 کے موقع پر نماز ہو۔ نماز میں
 دیکھ کہ چند دیکھاں کیتا دیتی ہیں
 اس پر پیتاں کے کیتاں سے
 کے کیتاں پر۔ کیتاں پر کیتاں
 ہوتے ہوئے۔ کیتاں پر کیتاں
 یہاں پر۔ کیتاں پر کیتاں
 کیتاں پر۔ کیتاں پر کیتاں
 کیتاں پر۔ کیتاں پر کیتاں
 کیتاں پر۔ کیتاں پر کیتاں
 کیتاں پر۔ کیتاں پر کیتاں

وَأَبَىٰ مُسْعُودٌ أَنْ يَخْلُوعَ
 فِي شُرُوسٍ وَرَدَ جَوْرُ الْعَقْلِ
 فَسُتُّ كَيْفَ كَانَ جَبِي رَسُولِ
 أَلَمْ يَكُنْ لَكَ عَيْنٌ وَنَسَمٌ
 وَكُنْ يَدٌ بِرَيْسٍ لَكَ
 عَيْنٌ كَمَا نَفَسَ رَجُلٌ رَأَى
 رَسُولَهُ كَيْفَ كَانَ جَبِي رَسُولِ
 فَكَلَّمَكَ كَيْفَ كَانَ جَبِي رَسُولِ
 فِي سَنَةِ عَيْنٍ وَنَسَمٍ

اللہ تعالیٰ

بجائے کی تم کو جازت ہے۔ ارشاد فرماتا ہے

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ هُمْ يَدْعُونَ بِهِ كَذِبًا وَهُمْ لَا يَتَذَكَّرُونَ

وَأَبَىٰ مُسْعُودٌ أَنْ يَخْلُوعَ
 فِي شُرُوسٍ وَرَدَ جَوْرُ الْعَقْلِ
 فَسُتُّ كَيْفَ كَانَ جَبِي رَسُولِ
 أَلَمْ يَكُنْ لَكَ عَيْنٌ وَنَسَمٌ
 وَكُنْ يَدٌ بِرَيْسٍ لَكَ
 عَيْنٌ كَمَا نَفَسَ رَجُلٌ رَأَى
 رَسُولَهُ كَيْفَ كَانَ جَبِي رَسُولِ
 فَكَلَّمَكَ كَيْفَ كَانَ جَبِي رَسُولِ
 فِي سَنَةِ عَيْنٍ وَنَسَمٍ

یہاں دیکھ کہ کون سا چیز ہے

مسلمانوں کے لئے یہ رسم ہے کہ
 نماز کے وقت کھڑے ہو جائیں اور
 مسجید میں گرواؤں کے وقت

دین پر اور چن چن بعد کے دن بعد
 میں نماز کے وقت اور نماز کے وقت

بیبڑی کے حقیقی العنصر
دین داروں کی کوتاہی

[illegible]

سَنَ حَبِيبَتِي وَرَبِّهَا
 رَمَضَانَ مَدِينَتِي
 وَسَمَاءَ كَلْبِي وَسُورَتِي
 بِدَمِ سَنَتِي بِدَمِ نَفْسِي
 (مَدِينَتِي كَلْبِي)

[illegible]

ہستہ ہستہ کے فیصلہ کے بغیر اپنے در و درم ہستہ ہستہ کے ہستہ ہستہ
بڑی توجہ سے درست ہو جائے گا لیکن دوسرے ہستہ ہستہ کے ہستہ ہستہ
ہیں ہستہ ہستہ کے ہستہ ہستہ کے ہستہ ہستہ کے ہستہ ہستہ

شماره ۱
پیرامون حضرت
پیرامون حضرت

[illegible]

ہیں کہ ایک آدمی سنوڑی مٹا دیا
 دسمہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے
 تھا کہ میرے پاس ایک باندی ہے
 میں اس سے نفرت کرتا ہوں۔
 لیکن اس کے خالہ ہرچاہے کہ
 میں اس باندی کو نکال دوں
 کہ اس کو مرنے دے
 اگر وہ نہ ہو تو اس کے بھائی
 سنوڑی کے بھائی کے بھائی

کی عزت پرست تھے۔ اس پر پیاسے فریب کو تو کھینچ کر نوشا میں بہرہ مند
 اختیار ہے لیکن مرگاہی جو شہ سے پھرتے فریب اس کے لئے جو کہ
 جو کہ تھوڑے سے نہیں کھاتے۔ یہاں سے فریب کو پھر وہ چھوڑ دیتا
 فریب کو نہ پھر وہ فریب کو نہ پھر وہ فریب کو نہ پھر وہ فریب کو نہ پھر وہ
 فریب کو نہ پھر وہ فریب کو نہ پھر وہ فریب کو نہ پھر وہ فریب کو نہ پھر وہ

بنی سید - در موسم شریف

در وقت ابو سعید خدری

فرستادند که تمام خدو بنی مسعود

ببینند و بنی سید خدو را که

بدرکت که بنی سید خدو

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

بنی سید خدو بنی سید

یہ خیال کہیت ہو کہ منی کا تھوڑا اندر نکلتے سے بچہ کی سید نشی ہو قیامت اور
اس نسل کے اندر گرتے سے روکنے پر کچھ پیدا نہ ہو یا بہت حد تک اور
ہر مرنے کے تھوڑے سے بچہ نہیں بڑا کیوں کہ اکثر اوقات منی مرنے سے
لیکن بچہ اس سے پیدا نہیں ہوتا۔ اور بعض اوقات بچہ پیدا نہ ہونے کی
سبب کاٹوں اور سیرکوں یا بی بی میں لیکن پھر بھی بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ جن
بچوں کی پیدائش شدہ کہ وہ پر موقوف ہے۔ نہ سرکے کے تھوڑے
پر۔ کسی طرح نہ ہوتا بھی موقوف ہے اس کے۔ وہ پرنہ سرکے پر لیکن
وہ دت شدہ ہیں ہی جاری ہے کہ کچھ نسل سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن یہ ہوتا
ہے کہ نسل کی صورت میں ہے خلیا کی تھوڑی منی رقم میں ہو پرنہ سے
اور کچھ بن جائے اور اگر تھوڑی ہی میں پیدا ہوتا ہے تو وہ خیر نہ
کے بھی پیدا کر سکتا ہے۔ اِن نسل کے کئی منی کی تھوڑی مقدار

سَنَ سَعْدِ بْنِ كَثِيْرٍ وَفِي رِجْلِ
كَثِيْرٍ وَجَبَ عَرَايَ رَسُوْلٍ
اِنَّ رَجُلًا مِّنْ عَائِدَةٍ وَسَعْدِ
فَقَالَ اِنِّيْ اَخْبَرْتُكَ عَنْ رَجُلٍ
فَقَالَ لَكَ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّسُوْلِيْ
مِّنْ عَائِدَةٍ وَسَعْدِ رَجُلٍ
ذِيْ فَتْرٍ رَجُلٍ مِّنْ اَشْفَقِ
عَلَى وَرَدِ اَنْتَ اَنْتَ رَسُوْلٌ

اس حدیث سعد بن کثیر کی تھوڑی
فورت ہے کہ ایک شخص خلیا کی
قدرت میں نہ ہو کر گرتے کہ
میں اپنی بیوی سے غریب ہوں
آپ نے فرمایا یہ کہوں کہ اس نے
جو ب دیا کہ اس کے بچہ پر غرت
گرتا ہوں یعنی وہ بچہ نہ ہو
پہلی سے بچہ نہ دیکھتا ہے کہ

ہیں ہزار ہا نہایت کے عرب ہیں جہاں کی تختی اور چھتر تہہ در س میں
 عرب کی سب سے زیادہ رسم سے ہیں کی قرآن اور حدیث میں سختی اور سخت
 کی نسبت اور بھی زیادہ بڑھ گئے کیوں کہ وہ تہہ سے تہہ کیوں کہ تہہ
 در تہہ کرتے تھے اور تہہ کوں کہ تہہ چھوڑ دیتے تھے۔ لیکن عربوں
 کے ہاں اور مل نہ تھوڑوں کی پروردگاریت میں نہ کیوں کی یہ تہہ در تہہ
 بت۔ اس بنا پر عربوں کے ہاں، اس کے ہاں اس کی دو میں دینے
 اسے نہ تھوڑے کیوں اس کی دو میں تہہ کرتے تھے اسے دو سارے اس کے متعلق
 کتابیں تھیں اسے نہ تھوڑے سب گناہیں۔

اسلام شریف

نورث : نہیں کے معنی ہیں کہ دو دہ پانے کے نہ تھیں اپنی تہہ
 سب تہہ کرتے ہیں عرب اس سے حق پر کرتے تھے چھوڑتے تھیں اس
 میں نہ تھیں نہ تھیں۔

خبر بہت جلد میں تھیں اور
 رہی نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں

نورث : نہیں کے معنی ہیں کہ دو دہ پانے کے نہ تھیں اپنی تہہ

نورث : نہیں کے معنی ہیں کہ دو دہ پانے کے نہ تھیں اپنی تہہ

وَمِنْهُمْ مَنْ يَكْفُرُ بِالْآيَاتِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَكْفُرُ بِالْآيَاتِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَكْفُرُ بِالْآيَاتِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَكْفُرُ بِالْآيَاتِ

فہم نے ہیں کہ فہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خائب و شکستہ نہ ملے تھیں جس نے اپنی کتاب
میں رشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے
کچیتوں میں چاہے کچھ بھی لکھ دے وہ سب
میں کی جانب میں ہی طرف سے ہے

میں کی جانب میں کی طرف سے اور اوراد استغفار کی
 پہلی جانب سے ایک حصہ میں اور پھر پانی نہ کی جگہ میں بہت گہرے سے
 اس بات سے کہ میں میں شیش کی جگہ سے پانی نہ اور میں سے پانی ہی
 عورت سے نہ میں میں شیش کی جگہ بہت گہرے سے نہ میں سے پانی ہی
 بہت گہرے میں پہلے میں بہت گہرے سے نہ میں سے پانی ہی
 آج کل بہت سے شہرت پرست مسلمان اس میں مبتلا ہیں
 کہ تو بہ کرنی چاہیے۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰ فرمایا حضرت علیؓ مدنیہ
وہ علم کے پتے ہیں کہ ہر کسے سے علم کے
کے لئے رہیں کہی کہ نہ ہر کسے سے
ہر کسے سے علم کے پتے ہیں کہ ہر کسے سے
ہر کسے سے علم کے پتے ہیں کہ ہر کسے سے

یہ سب کچھ دیکھ کر کہتے ہیں جو انسان کو اس کی ہر غیب سے در
مندی کے خیالات کے خوف سے اور تبدیل ہونے کی لذت میں غرق
ہو جاتا ہے کہ ہر سب سے پہلے اس کی ہر غیب سے در

در پیرانہ ہفت بہ ہفتیں کا مقصود ہے تو یہ منصب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
 خیر کا پورا پورا حق رکھنے کو اور اس کے لئے رکھ دے اور اس چہرہ سے شریعت اپنے
 کو مقصد یہ ہے کہ یہ فعل بہت پر درجہ ہے اور یہ کہ اس قسم کا ہے
 اس کا ذکر کرنا اور زبان پر نہ لانا بھی نہیں۔ مگر چہ روئے کی وجہ سے
 جی ہر ایک کو خیر کا شریعت کے حق ہر ایک کے پاس نہیں اور وہ یہ ہے
 کہ تم اپنی قوموں سے پہلے حسد میں محبت نہ کرو کیوں کہ یہ حرم ہے
 اور جب اپنی قوموں سے حرم ہے تو ترکوں سے غلام اور بھی زیادہ حرم
 ہے۔ جیسے پہلے کا کہنا کہ حرم ہے اور ختم ہو کر اپنی قوم میں
 بس کی نسبت ختم ہو کر سہو کا نام زیادہ حرم ہے۔

مسند خاندان علی مد علیہ
 دوسرے متون ہے وہ بھی جو بدعتی
 کہہ اپنی قوموں سے پانچ کی تک میں
 ہوں کہ اپنی دنیا و دین میں ہوں
 رہت سے دور درند کی پسند
 کے قریب ہے۔ آج کل کے لوگوں
 (روزانہ حمد و بود و)

بہرین منقول فعل میں ہمیشہ یا گاہ بہ گاہ مبتدئ رہتے ہیں۔ ان پر آخرت میں
 بہت ہوتی اور دنیا میں بھی متون و مردود ہیں۔ نیز یہی شریعت شریعت سے
 ہیں یہ فعل نہایت جی مند ہے۔ غرض کہ اس کی ترقی و ترقی میں
 نہایت ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ نہایت ہی کام میں

الحق یہ کہ اگر مرد بزدلیا سے پرہیز میں صاحبِ توانا و دہر کے در
 غریب ثورت اپنی نور ہشت سیکے پردہ کی کرسے میں سریں ہوتا ہے
 کہ غیر مردوں ستان کی آنکھیں ملتی ہیں اور منسوب پر ہوتا ہے
 مانند سدا ایک فی صدری شایر کا سکے سب اس کا ایک نہ غیر ثورت
 کیا کرے اسے اندازہ ہمارے ہیں خناتیت فرما آئینہ اور ہمارے دہر
 کی بھی خناتیت فرما آئینہ۔
 (مسند احمد ابو داؤد شریف)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا تَكُنْ
 كَالْبَيْتِ الْمَدِينِيِّ

(رواہ فی شرح السنہ)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا تَكُنْ
 كَالْبَيْتِ الْمَدِينِيِّ
 فِي الدُّبُرِ

رواہ فی شرح السنہ

یہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کہ بڑے شخص اپنی بیوی سے
 کچھ مقام میں بدلتی کرتا ہے
 نکاح بنائے نہایت کورس سے
 پیسہ لیتے ہیں اللہ کی نافرمانی
 ورنہ اپنی ختم ہو جاتی ہے۔

(۳۹) دوسری روایت میں

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہیں نافر
 کرتے اس شخص پر جو کسی عورت کے
 غور سے نہ دیکھتا ہے نہ جھپٹ کر
 بدلتی کرے۔ چنانچہ اللہ کی نافرمانی
 سے وہ دُور ہوتا ہے۔

یہ کہ ذہن میں اس کی تعبیر اس طرح کرنی چاہیے کہ ایک شخص نے
کئی ترتیب کے موافق پر اپنی تمام برادری کو دعوت دی تاکہ ان کو
اس کے گھر کے در شہر جتنی شہر کرے۔ بس اس موقع پر تمام برادری جمع
ہو جاتی ہیں اور ہر دوری میں سب حرکت کے لوگ ہوتے ہیں یہ ترتیب ہر
س کے نزدیک قابلِ غارت و تہہ و تہہ پرچہ دوست لکھی دشمن اس کا جو
بڑا دوستوں و رفاقتوں سے ہوا یقیناً اپنے دشمن کے ساتھ
دوستی نہیں کرے گا۔ غرض سب کہ دشمنی اتنی شعل غلیظ ہو جاتی ہے
کہ ان حرکت میں اس کے ساتھ یقیناً وہ یہاں سے کہیں ہر کسی کی ذات
و اہل و عیال اس کو سوا میں لے کر لے۔ اس کی بات نہ چاہیے۔
اس کی اس حرکت کا یہ سبب ہے کہ در شہر کا وقت اس کے لئے نہ
نہ اس کے لئے اس قدر لذت و مسرت ہو۔ اس عورت کے لئے
کہ یہاں سب دین و دنیا کی نعمت کے دن جتن ہوں گے۔ تو وہ جسے
نے وہ عورت کو بہت عزت و ریت پر دیکھ کر ان سے عداوت کرے گا۔
ان عداوت کی بنا پر جو اسے ان کی خدمت و عداوت فرمائے گا نہ جی
بہت سے لذت میں داخل ہوئے ہمارے عیش کے سایہ میں جگہ دے گا۔
بہت سے در شہر ان پر لذت کے پس لین کے لئے ہمارے ہمارے ہر روز
ان کے لئے عداوت ہو کر ہوں گے ان کی طرف سے جو وہ دیکھ کر نہ
بہت سے لذت ہوئی نہ عیش کے سایہ میں ان کے ہر روز
ان لذت میں داخل ہوں گے کہ یہ بہت لذت ان کے لئے نہ

تھے۔ نیکے ہیں ملک معرست ہیں بت
 کہ سب سے پہلے ہر غیبی ارٹھ ہے اپنی روت
 مہر رت رہا چڑا اور دیکھو ہر
 اور تھیم سے زیادہ نہیں کیا عریفہ
 ہشتہ ہر کر کے سدا و شہر ہر تھیم
 سے ایک سو گنت ہیں مہر پارت
 بنی ہے۔

۱۰ فرمایا ہیں میں مہر غیبی ارٹھ
 سے تھیم شمس سے اپنی نورت کے
 میں دو تھیم ہر تھیم ہر ایک در
 ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 سے تھیم کر لیا اپنی نورت کے
 ہر تھیم کے اتھیم ہر تھیم

نہیں ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 اب اس ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم

تھیم و سدا و سدا و سدا و سدا
 ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم

۱۰ فرمایا ہیں میں مہر غیبی ارٹھ
 سے تھیم شمس سے اپنی نورت کے

میں دو تھیم ہر تھیم ہر ایک در
 ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 سے تھیم کر لیا اپنی نورت کے
 ہر تھیم کے اتھیم ہر تھیم

نہیں ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 اب اس ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم
 ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم ہر تھیم

جس رشتہ میں عذر فرماتے ہیں
 کہ حضور میں عذر ہے وہ کہتے ہیں
 بنی غوث کے یہاں ہزار خانوں
 کا ہر ایک ایک پر آپ نے فرمایا
 یہ کیا سنت ہے کہ تم نے جو
 دیا کہ حضور میں نے شادی کی ہے
 اس کا ہر ایک ہر ایک کو قرار دیا ہے
 سے ۱۰۰ روپے سے ۱۰۰ روپے ہیں۔ حضور نے
 نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ برکت فرمادے کہ وہ
 ساتھ ہی بنی غوث میں چاندی کی تالیں
 غوث حضور میں اللہ تعالیٰ کے فضل میں
 کے جو خدشات حضور میں کر رہے ہیں
 عزیز و اقرب دوست جن سے بہتر نہ ہو
 شہر و شہر ہونے کے شادی کرتے ہیں
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں کہیں
 میں سادگی پر کون نہ مہربان ہے
 بہت زیادہ نہیں کہیں کہیں
 گوشت میں عورت جو ہر جگہ ہے
 گھر گھر کے ہر گھر میں جن سے

بڑا دلچسپ ہے۔ یہ درود آپ کا دوسرا دلچسپ اور دلکش ہے۔

یہاں پر

سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا يَمُوتُ
عَلَى سِدِّ غَلَبٍ وَسَكَمٍ
خَيْرٌ وَمَكْرٍ يُؤْتِي
بِالْأَيُّمِ الْقِيَامَ بِمَصِيْرِ
فَلْيَحْشَرُوا الْفَيْحَ يُحْشَرُونَ
وَمَا كَانَ فَرْقًا مِّنْ ذُنُوبِهِ
وَلَا حَسْبُهُ وَكَانَ فَرْقًا
إِلَّا أَن يَمُرَّ بِالْأَذَى
فَيُجِيبَهُمْ وَأَن سَأَلَ ثَبَتَ
وَلَا يَخُفُّ وَهُمْ نَضْحَكُونَ

یہاں پر

درود خیر و برکت کا ہے۔ یہ درود آپ کا دوسرا دلچسپ اور دلکش ہے۔
یہاں پر
سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا يَمُوتُ
عَلَى سِدِّ غَلَبٍ وَسَكَمٍ
خَيْرٌ وَمَكْرٍ يُؤْتِي
بِالْأَيُّمِ الْقِيَامَ بِمَصِيْرِ
فَلْيَحْشَرُوا الْفَيْحَ يُحْشَرُونَ
وَمَا كَانَ فَرْقًا مِّنْ ذُنُوبِهِ
وَلَا حَسْبُهُ وَكَانَ فَرْقًا
إِلَّا أَن يَمُرَّ بِالْأَذَى
فَيُجِيبَهُمْ وَأَن سَأَلَ ثَبَتَ
وَلَا يَخُفُّ وَهُمْ نَضْحَكُونَ

یہاں پر
سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا يَمُوتُ
عَلَى سِدِّ غَلَبٍ وَسَكَمٍ
خَيْرٌ وَمَكْرٍ يُؤْتِي
بِالْأَيُّمِ الْقِيَامَ بِمَصِيْرِ
فَلْيَحْشَرُوا الْفَيْحَ يُحْشَرُونَ
وَمَا كَانَ فَرْقًا مِّنْ ذُنُوبِهِ
وَلَا حَسْبُهُ وَكَانَ فَرْقًا
إِلَّا أَن يَمُرَّ بِالْأَذَى
فَيُجِيبَهُمْ وَأَن سَأَلَ ثَبَتَ
وَلَا يَخُفُّ وَهُمْ نَضْحَكُونَ

— ۱۲۸ —

1890

روزگار و سرنوشت

پیشانی و چہرہ

برای سبب و جهت

— 100 —

روز و شب

میں نے اس کے لئے دعا کی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں جو کچھ کرے وہ سب اچھا ہو۔

کتابخانه عمومی مسجد جامع اصفهان

بہارِ قریب کے قریب

بہت سے لوگ ان ہی لوگوں کے بہت سے دوست بن گئے۔

مستور و پنهانی جہود و مسیحت کے ہاں شکر و سپر

سرور کائنات خدایک بزرگوار و سرور ملک زندانی مساجدی که بر اهل زمین

مردمان است: ترکیب کلمات است

نور محمدیہ کتب خانہ اسلامیہ
کراچی

حسن بن مسعود القصباني

کتابخانه مجلس شورای ملی

ان شاء الله

باب فی شرح منہاج

فَتَقَرَّرَ تَسْعُ فِي مَعَامِلِ

بسم الله الرحمن الرحيم

این کتاب در دسترس نیست

نستین - پرشیب - شیرین

تاریخ طبرستان

تیں۔ اور یہ وجہ و مقصد شرکیت کرنا ہے۔ کہ تا مذہوری نہیں اور وہ
 کہ مسعودیاتی و غوثیوں نے مستحب ہیں۔ اگر قبول کرے گا تو بے پروا
 و نہ کوئی اور نہیں۔ اور دعوت کا وجہ یا مستحب کسی وجہ سے مستحب
 نہ جاتا ہے۔ جب کہ کسی شیعہ کا جو جہی اس کے لئے ہرگز کا سبب
 نہ ہو۔ اس کی دعوت میں اس دروں کی خصوصیت ہو۔ اس کی دعوت
 میں یہ شخص شریک ہو کہ اس کے باعث دعوت قبول کرنے والے کو
 ہرگز یہ روئے ازبیت پہنچے گا نہ پیشہ ہو۔ جب دعوت میں ایسے
 ایک شریک ہو جن میں اس کو پہنچنا غیر مناسبت ہو۔ جب کہ
 اس کی دعوت کرنے والے کا مقصد یہ ہو کہ میں جب اس کی دعوت کروں
 تو وہ میری بات پر مدد کریں گے۔ یا جب کہ اس
 نہیں میں کوئی ممنوع چیز ہو مثلاً ناجائز یا فحش وغیرہ اس کو
 میں میں اس زمانہ کی کثرت و بیشتر میں ایسی چیزوں سے بے
 نہیں۔ اگر سب نہیں تو جہت میں ضرور ہوتی ہیں میں اس وقت غرض
 سبب کہ دعوتوں میں شرکت نہ کی جائے۔ نسبتاً اگر کوئی مجلس ان امور سے
 ہرگز اس وقت دعوت قبول کرنے میں ہرگز مستحب ہے۔ ہرگز اس وقت
 میں ہر مسجد کے امام و مولویوں میں اس کی بالکل احتیاط نہیں کی جاتی اور
 ہرگز یہ سبب کہ ہر مسجد کے امام و مولویوں میں اس کی بالکل احتیاط نہیں کی جاتی اور
 نہیں ہرگز مستحب اور نہ پیدا ہوتی جاتی ہے۔ نہ رشوت کا خیال یہاں ہے نہ
 اس کا ہرگز سبب اس کی تیسرے دروں کے یہاں یہ پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ

دریغیوں کے یہاں ہائے میں ن کوں نہیں۔ زنجیروں کے مہمان درویش
کے یہاں حد ہے نہ کوشش نہیں۔ ایسے حقیقتداریسٹم حسیں

کتابخانه مجلس شورای ملی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دعوتِ مسیحیوں سے

نہایت

— 222 —

1891

—

عن أبي عبد الله عليه السلام

حقائق و مسائل

三、

و سہ قوس و جلیقہ

مكتبة

دین و دنیا

زادہ زین العابدین

ازماده کدو پیوسته

Handwritten signature

[Faint handwritten notes or bleed-through from the reverse side of the page.]

وہیست قہر ان کے ہاں ہریت

1990

[Faint, illegible handwritten notes]

...
...
...

... ..

...

... ..

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

... ..

[Faint, illegible handwritten notes]

[Faint, illegible handwritten notes]

[Faint, illegible handwritten notes]

1890

1910

1910

... ..

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

۱- تو در دنیا که امور تجویز می کنند و در دنیا که امور تجویز می کنند
 ۲- در دنیا که امور تجویز می کنند و در دنیا که امور تجویز می کنند
 ۳- در دنیا که امور تجویز می کنند و در دنیا که امور تجویز می کنند
 ۴- در دنیا که امور تجویز می کنند و در دنیا که امور تجویز می کنند
 ۵- در دنیا که امور تجویز می کنند و در دنیا که امور تجویز می کنند

۱- در این کتاب که در این کتاب
 ۲- در این کتاب که در این کتاب
 ۳- در این کتاب که در این کتاب
 ۴- در این کتاب که در این کتاب
 ۵- در این کتاب که در این کتاب
 ۶- در این کتاب که در این کتاب
 ۷- در این کتاب که در این کتاب
 ۸- در این کتاب که در این کتاب
 ۹- در این کتاب که در این کتاب
 ۱۰- در این کتاب که در این کتاب

بہترین کتاب
تاریخ ہندوستان
میں مذکور ہے کہ
یہ کتاب
دستِ تحریر کی گئی ہے
میں نے اسے

[illegible]

حسن بن علی بن ابی طالب
رضی اللہ عنہ

۱۰۰

منہ سے نہ نکلے گا ایسا پہاڑ بڑا مہمور
 شکر ہے کہ میں نے یہ تمہارے ساتھ
 کیا ہے میں نے پہاڑ پہاڑ کو دعوت دی
 لی رہا ہے تمہارے لئے رہا ہے
 دوزخ میں رہا ہے دوزخ میں رہا ہے
 جہنم میں رہا ہے جہنم میں رہا ہے
 جہنم میں رہا ہے جہنم میں رہا ہے

اَبَدِي فِي رَأْيِي نَزَرُ مَدَارُ
 شَرْبِ فِي كَامِيَةِ بَيْتِ
 فَرَجِ قَتْلِ قَتْلِ طَبَقِ
 قَبِيحِ قَسَمِ يَارْمُورِ مَدَارِ
 مَا رَدَّ كَتَبَ رَدَّ بَيْتِ
 وَبَيْتِ كَتَبَ رَدَّ بَيْتِ
 مَدَارِ

[illegible]

تجربہ میں سو لوگوں کو حیرت و رعب و ترس دینا کہ وہ سب سب ایک

جگہ پر اکٹھے ہو کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

وہاں سے اٹھ کر ایک ہی جگہ پر اکٹھے ہو کر

۱۰ دجست

اپنی غور و نظر میں

انصاف کرنا

کہ جب حضور کی ذات مولا پر آپ کی

توجہ میں تھیں جن کے ہر ذکر پر آپ کی

دنیا سے شریف لے گئے در آپ کی میں سے

تھے۔ در وہ سب فرما ہیں: انجاری و مسک

حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت مہاجرہ، حضرت سہیلہ،

حضرت زینب، حضرت صفیہ، حضرت میمنہ، حضرت زینب، حضرت جبریرہ

کی میں سے کچھ کے لیے نوبت در ہر روز کی حضرت سہیلہ سے

بڑھ چکی وہ سے بچوٹی پہنے حقوق حضرت عائشہ کے لئے بھی تھے۔

اس بنا پر ایک عورت اپنی سوتلی کے حق میں درست ہر روز ہو سکتی ہے۔

وہ اس کی رہا مندی کے ساتھ ہر روز پیر و نویست تو پہا حق ہو جاتی کہ

سکتی ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس ایک سے زائد بیویاں ہوں تو اس کے ذمہ

و جب بنے۔ اس میں شاف کرے اور ہر عورت کو ہر روز چھ پنچولے شکر

ایک رات ایک عورت کے ہر سال گزرے در ہر ہی رات در ہر ہی کے ہر

یہ ایک ہفتہ ایک کے یہاں در در ہر ہفتہ در ہر ہی کے یہاں در ہر ہفتہ

کے چھ ہر دن یا چھ ہفتہ جس عورت کے ہستہ میں آئے اس میں ہر روز

اس کے در ہر ہی عورت کے یہاں رات گزرنی یا گزرنی میں ہر

ب

عق و ابو سہیلہ بن ابی سہیلہ

بہن سہیلہ بنت ابی سہیلہ

تھیں جن سے حضور کی

بہن سہیلہ بنت ابی سہیلہ

ابن زری و مسک

دنیا سے شریف لے گئے در آپ کی میں سے

تھے۔ در وہ سب فرما ہیں: انجاری و مسک

حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت مہاجرہ، حضرت سہیلہ،

حضرت زینب، حضرت صفیہ، حضرت میمنہ، حضرت زینب، حضرت جبریرہ

کی میں سے کچھ کے لیے نوبت در ہر روز کی حضرت سہیلہ سے

بڑھ چکی وہ سے بچوٹی پہنے حقوق حضرت عائشہ کے لئے بھی تھے۔

اس بنا پر ایک عورت اپنی سوتلی کے حق میں درست ہر روز ہو سکتی ہے۔

وہ اس کی رہا مندی کے ساتھ ہر روز پیر و نویست تو پہا حق ہو جاتی کہ

سکتی ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس ایک سے زائد بیویاں ہوں تو اس کے ذمہ

و جب بنے۔ اس میں شاف کرے اور ہر عورت کو ہر روز چھ پنچولے شکر

ایک رات ایک عورت کے ہر سال گزرے در ہر ہی رات در ہر ہی کے ہر

یہ ایک ہفتہ ایک کے یہاں در در ہر ہفتہ در ہر ہی کے یہاں در ہر ہفتہ

کے چھ ہر دن یا چھ ہفتہ جس عورت کے ہستہ میں آئے اس میں ہر روز

اس کے در ہر ہی عورت کے یہاں رات گزرنی یا گزرنی میں ہر

ب

رت میں دو عورتوں کا جمع کرنا بھی درست نہیں۔ جتنے مردوں کی رضا مندی
 بزرگ پر مشتمل تھیں۔ اور سفر میں بھی وہاں کو پناہ پاتے ساتھ توڑ کر
 کے پاس کتاب ہے اور دن رات کے توجہ ہوگا۔ یعنی جس کے یہ رت ہے
 کے ساتھ دن بھی ہے۔ اس وقت پناہ کے درمیان میں ممکن ہیں اور توجہ
 میں بربری کر کے رہنا اگرچہ ایک کو بھی ہو۔ مگر یہاں ہے تو دوسری کو
 بھی تنہا ہی دینا ضروری ہے۔ اس میں کمی بیشی ہاں نہیں۔ مگر ایک بڑی کو دوسرے
 دیکھنے کے لیے چھوڑنا ضروری ہے تو دوسری کو بھی کی قیمت ہاں گریہ و زاری ہے
 یہ نہیں کہ ایک کو دیکھنا ہاں کر دیا۔ دوسری کو محسوس ہاں کر کے دیا۔ اگرچہ توجہ
 کے ممکن ہیں بھی۔ چنانچہ ہے اور دوسری کے لیے توجہ میں عورت ہیں تنہا ہو
 ہارنے میں نہ کہ ہے کہ اگر ایک بھڑکی کے چوں مغرب کے بعد آگیا
 دوسری کے یہاں خشتا کے چھو گیا تو یہی عورت ہیں تنہا ہو کر۔ ایک بھڑکی
 کی قیمت میں دوسری سے جو اس کا گنا بھی ہاں نہیں کہ موقع ہاں چاہا کرے۔
 اس طرح ایک کی قیمت میں دوسری کے یہاں رت کو ہاں بھی درست نہیں
 جتنا کہ دوسری بیچارہ ہو تو صرف اس کی پیادت درپار دوسری کے ساتھ سفر
 پاس کتاب ہے۔ اور اگر خاوند پیشہ ہو تو ہر ایک عورت کو اس کی بڑی
 میں ہاں ضروری ہے۔ یہاں کہ ایک بھڑکی سے نہ رت کر کے۔ یہاں کہ
 تنہا میں نہ رت کی وجہ سے یہاں کی محبت ہر گز ہاں کے۔ اور دوسری کی
 جان کے ہاں کے کی اور اس سے بڑی میں فرق چھوٹے کی سماعت مذہب
 ہے۔ (در مختار)

وَرَن شَمْسَتِ مَکَانِ
وَدَارَتِ نَکَتِ نَکَتِ فَرِیَن
دَوَرِ بَکَرِ نَکَتِ نَکَتِ
بَسْمِ وَ سَبْ نَکَتِ نَکَتِ

تیرے پاس قیام کروں اور کی طرح
باقی تیرے پاس کروں تو
مست و سرگرمی کی حالت میں
پاس تین تین مفرات سے مسکن

نہیں نماندہ پر دمبہ نہیں گاتنی یہ جو تیرے پاس ہیں
بنا پر نہیں کہ تیرے پاس کوئی نسبت ہے جو کہ تیرے پاس ہی رہتے
کہ برابر تقسیم کروں۔

سَوَدِ مَکَانِ مَکَانِ
نَکَتِ نَکَتِ نَکَتِ
نَکَتِ نَکَتِ نَکَتِ
نَکَتِ نَکَتِ نَکَتِ

نہیں کی سزا کی نسبت
نہیں کی سزا کی نسبت
نہیں کی سزا کی نسبت
نہیں کی سزا کی نسبت
نہیں کی سزا کی نسبت
نہیں کی سزا کی نسبت

(بخاری و مسلم)

عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ
مَدَنَ سَوَدِ مَکَانِ
بِأَنَّ نَکَتِ نَکَتِ
نَکَتِ نَکَتِ نَکَتِ
نَکَتِ نَکَتِ نَکَتِ

نہیں کی سزا کی نسبت
نہیں کی سزا کی نسبت
نہیں کی سزا کی نسبت
نہیں کی سزا کی نسبت
نہیں کی سزا کی نسبت
نہیں کی سزا کی نسبت

[illegible]

توکل علیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ حقوق میں بھگت کرنے کی بات ہے
 وصیت قبول کرو اس سے کہ شریعت پر
 ہے پھر ان میں درویشی ہے و سب
 درویشی ہے و پھر سب سے زیادہ
 سب سے زیادہ ہے کہ وہ بھگت کرے

کتابخانه عمومی

رت کی سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس وقت میں یہی بات کہ جس وقت کہ
 یہ پہلی بار ہے کہ اس میں اس وقت کہ اس وقت کہ اس وقت کہ
 اس وقت کہ اس وقت کہ اس وقت کہ اس وقت کہ اس وقت کہ
 اس وقت کہ اس وقت کہ اس وقت کہ اس وقت کہ اس وقت کہ

رسالت کریم کی کہیں نہیں کہیں تو اسے ہر جہہ کریم کی کہیں جمع و درست کریم
 در بہت بات پر نہ دس کریم۔ در توحید کی نہ فرما کریم کی۔

عورت کی زیارت
 چہ جبر کی تسبیح

عورت کی زیارت کی تسبیح
 چہ جبر کی تسبیح

س کی نام و رتوں کی دوسری نہ اور اس کو خوش کر دس کی مہربان
 عورت کی تہ و دست و خرقہ پر اس کی گراں فخر اس پرست
 ہیں تو اس کی نہ اور تہ و دست ہیں یہ کہ کر اس کے پہلے خرقہ و رت
 بہرینہ پر اس کی پہلی و رت کی بدست مہربان پر اس کی پہلی و رت
 از قوت و رت و تہ و دست کرنا یہ پہلی و رت کی تہ و دست
 نہ ان کی یہ کہ رت و رت میں اس کی نہ رت و رت کی یہ کہ رت و رت
 نہ ان کی رت و رت ہے و رت و رت کی یہ کہ رت و رت کی یہ کہ رت و رت
 ہمیں نہ رت و رت ہے و رت و رت کی یہ کہ رت و رت کی یہ کہ رت و رت

عورت کی رت و رت کی
 رت و رت کی رت و رت

تو خیر مگر تو ہی نہ آئی نہ

ایسا ہی نہ

کوئی نہ ہو تو ہی نہ آئی نہ
پھر نہ تو ہی نہ آئی نہ

یہ منہ سب نہیں کرتیں کہ سارے دن میں یہ بات ہو اور نہ تو ہی نہ آئی نہ
تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ
سب پتی یہ ہیں کہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ
سب نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ
تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ
تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ
تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ
تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ

تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ
تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ

تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ
تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ

تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ
تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ

تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ
تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ

تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ
تو ہی نہ آئی نہ تو ہی نہ آئی نہ

چنی قسم آپ ہر قسم کے رب کی میں نے عرض کی آپ شک کی طرح بت فرما
 کی قسم ہر قسم سے آپ سے ہر قسم میں ہوں تو صرف آپ کا نام میں یاد فرما
 دیتی ہوں۔ جتنے آپ کی محبت سے دل ہمیشہ پر غریب رہتا ہے اور ان میں کسی
 قسم کا فرق نہیں آتا۔ یہ حدیث آپ کی ہے کہ تمہاری ہر بات کو آج سے میری
 پرہیز میں ہر قسم کی دعا میں آپ کی قسم کا ہے کہ میں نے آپ کی ہر بات کو
 ہونا نہ دیکھا اور نہ ہی سنا ہے۔ جب حضورؐ بیت المقدس اور حضرت عائشہؓ
 حبیبی تھے اور میں ہر قسم کی بات پر ہر قسم سے غمزدار تھا یہ حدیث
 قسم کی شہادت پر دونوں میں ہر قسم کی کوئی نہ کرنا چاہیے۔

آنحضرت کی جگہ کی عظمت

عن عائشة انہا كانت مع
 رسول الله صلى الله عليه
 وسلم في غزوة فوجدت
 سبباً من رجليه فحباها
 فحفظت به بعدة سبباً من
 هذا بدن سبباً

وہی ہیں کہ حضورؐ کے
 ساتھ سفر میں تھی۔ مجھے آپ کے رگوں
 کے ساتھ دیکھنا پڑا اور میں نے
 حضورؐ کے لئے اس کے بعد

حبیب میں ہر قسم کی ہر قسم کی

کبھی میں ہر قسم کی ہر قسم کی
 نے فرمایا یہ ہر قسم کی ہر قسم کی
 نکل لی تھی۔ آپ میں ہر قسم کی

اس حدیث سے جہی آپ کا سن تھا اور میں نے اس کا

کہ سنت سید بن علیہ السلام کے گھروں کے پر جوتے تھے۔ میں پتہ خود کو بہت
بھنسنی کی رہتا ہوں۔ آپ کے مذکر کے دانت نخر آتے۔

میں حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اپنی بیویوں سے دل کی کڑوا
ن سے ہنستا ہوں۔ مزاح کرنا اور ن کی ہانپنا خوب سے دلچسپی میں سنت ہے
ن کے سامنے خود بخود ہی منہ چیرتا کر بیٹھتا۔ گھر میں ہا کر چپ چاپ رہنا
تاکہ بیوی پر غصہ نہ پڑے۔ لیکن نہیں۔ بلکہ جہاں تک ہر کے اس کے
پتے سے بہت گھٹ پاتے۔ تو سنہن کی کوئی پتا ہے۔

اسی حدیث سے
بہتر انسان
نہیں ملتا۔ وہ کہ فریبہ میں بہت
وہ بہت تر پتہ بیوی بچوں کے ساتھ
اچھا سلوک دیتا دیکھتے۔ کیوں کہ میں
تم سب میں زیادہ بہتر ہوں اپنی بیوی
بچوں کے ساتھ۔ یعنی میرا سلوک اپنی بیویوں کے ساتھ تم سب میں بہت
ور تم پر میری بیوی اور تمہارا خورق ہے۔ (ترمذی)

بنی ہجرت
بچوں کے ساتھ۔ یعنی میرا سلوک اپنی بیویوں کے ساتھ تم سب میں بہت
ور تم پر میری بیوی اور تمہارا خورق ہے۔ (ترمذی)

کمال و مروت کی پہچان
سنت سے سنت کی کمال
میں سے سنت کی کمال
وہ کہ فریبہ میں بہت
بچوں کے ساتھ۔ یعنی میرا سلوک اپنی بیویوں کے ساتھ تم سب میں بہت
ور تم پر میری بیوی اور تمہارا خورق ہے۔ (ترمذی)

سید بن کرم در دست و شوق سبب ہے

والتحفة الكافية

۱۔ اور اپنی بیوی کے ساتھ سب سے زیادہ نرمی اور نرمی و مروت سے
 کیونکہ کہ عین عین ہوں۔ اس قدر ہی باطنی و زہریلے خلق ہوں۔
 اور اپنے دل و عیون پر سرور و شہر کے ساتھ ہی جہاں پر وہ درویش
 کرتے ہیں۔

۱۰۸

بسم الله الرحمن الرحيم

پہلے پڑھیں پھر لکھیں

سازمان بهاء و باطنی و روحانی

سید محمد باقر

کتابخانه عمومی

تاریخ و جغرافیہ

— 100 —

... ..

[Faint handwritten notes]

[Faint handwritten text]

نہایت پرستش و تعظیم کے ساتھ

سید محمد تقی میر

سن ۱۲۰۰

فصل اول در بیان کلیات

مجلس ۱۲۸

تاریخ طبرستان

١٠٠

کتابخانه شخصی

یہ نبی وندیں ہر گھنٹہ تو اس کو صدق دیتے
کیوں کہ تیرے شکایت سے محسوس ہوتا ہے
کہ تو اس کی ذہنی پرورش نہیں کر سکتا
تو اسے شکایت میں اس کا صدق دیتا ہے

بیشمار غلاموں کو اس کا صدق دیتا ہے
مختار فستقین و زعفران
نفسا نادر ہر گھنٹہ

من سب بہت میں پر ہونے کا عیش کیا رخصت ہو کر اس کے چہرے کا عیش
دوسرے ایک مدت تک وہ میرے پاس رہی رہی ہے میں یہ
کرتے ہوئے نہیں ہوتا اس پر پڑنے سے فریبیدہ ہوں تو ہر گھنٹہ اس کی
کی شہادت کروں کہ میں کچھ بھی نہیں جانتا تو وہ بھی کہتا ہے کہ میں
تیری شہادت پر نہیں کرتا کیونکہ میں اس کو یہ انداز کی بات دیتا ہوں
بروز

۱۔ حضرت میں دیکھتا ہوں کہ
ذہانت میں اس کے شہادت
میں رخصت کیا رہتا ہوں کہ اس کی
عدیہ و تکرار یہ تو جانتے ہیں کہ ہر گھنٹہ
تو اس کی ذہانت کے یہاں ہوتا ہے
تو اس کے ذہانت میں ہر گھنٹہ
تو اس کے ذہانت میں ہر گھنٹہ
تو اس کے ذہانت میں ہر گھنٹہ
تو اس کے ذہانت میں ہر گھنٹہ

۲۔ حضرت میں دیکھتا ہوں کہ
ذہانت میں اس کے شہادت
میں رخصت کیا رہتا ہوں کہ اس کی
عدیہ و تکرار یہ تو جانتے ہیں کہ ہر گھنٹہ
تو اس کی ذہانت کے یہاں ہوتا ہے
تو اس کے ذہانت میں ہر گھنٹہ
تو اس کے ذہانت میں ہر گھنٹہ
تو اس کے ذہانت میں ہر گھنٹہ
تو اس کے ذہانت میں ہر گھنٹہ

کے نام پیش ہوتا ہیں اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بندگی کے رہنے سے
 کتنی کمزور ہو کر رہے ہیں اور یہی بڑی کمزوری کے رہنے سے کمزور ہو کر رہے ہیں
 کیوں کہ جو شخص اپنی بڑی کوتاہی سے فوٹو لے کر دیکھ کر رہے ہیں
 ہے اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ کتنی کمزور ہیں اور یہی
 بڑی کمزوری کے رہنے سے کمزور ہو کر رہے ہیں اور یہی
 کمزور ہو کر رہے ہیں اور یہی کمزور ہو کر رہے ہیں اور یہی
 کمزور ہو کر رہے ہیں اور یہی کمزور ہو کر رہے ہیں اور یہی

جس سے سنوڑنے میں سخت فزائی۔ اگر تم نے اپنی مرضی سے کر ہی یا تو خود
 رہا ہی نیست۔ اب اس کو بکتر و رقیق۔ ساقی باغ نامہ مذکور است ہر
 بات ہے۔ مرتبہ کسی کے ہر کرنے سے ترقی اس سے یا شہید اس ہر
 ہر و رقیق اس کے ساتھ ترقی اسے ورنہ اسے اس کے ورنہ اسے
 سونے و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔

ایک دفعہ میر تقی میر نے فرمایا کہ
 سونے و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔

بنا پیرا نہ ہے یہ۔ سونے و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 کو ایک دفعہ میر تقی میر نے فرمایا کہ
 سونے و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونے و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونے و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونے و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونے و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔

سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔

سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔

سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔
 سونا و سونے سے ترقی نہیں پڑتی۔

ان دو جہت ہمارے نام عظیم و ضیفہ کے نزدیک کھٹی ہیں حقائق دینی و دنیوی
پرست ہے اور متصرف حقائق مختلف وقت میں دیتے کہ تا مدتہا یہ ہے کہ شہید
حق دین کے بعد شہید و مذکورہ دین کی طرف دوبارہ واپس جاتا ہے اور وہ
پھر ایک نئے کیونکہ کہ عین وقت میں پھر جاتا ہے اور یہی ہے
آپ کو یہ قوت ہے کہ یہاں سے ایک حقیقت اور حقائق کے بعد کوئی
انتخاب نہیں رہتا۔ بلکہ اگرچہ یہاں سے بھی تو بڑی شکوت کا سامنا پڑتا ہے۔ لیکن
آپ نے شہادت کے خلاف دین میں کتنا کھانا پڑا ہے۔ خدا جانتا ہے
ہمیں انتہائی ہی باتا رہا۔ آج کل کے خاوند اس کی پروا نہیں کرتے بلکہ اس
مذہب کی جہت کے باعث یا غصہ میں آکر نیت بد دین کے باعث بدعت
پر جانے کے باعث نہایت میں پیش کیا ہے۔ اس سے ہمیشہ نہیں رہے
کہ حقائق کے بغیر نہ رہا اور نہ ہی ہمیشہ حقائق سے غافل رہے۔

عن ابن عباس عن رسول اللہ
ﷺ قال من أحب
الحق أحب الله

الحق

عبد بن عمر
فرماتے ہیں کہ

طریق دینی اللہ
کو پسند نہیں

اور داہرہ

مذہب کا یہ دینہ ہے کہ یہی وہ ہے

فرمایا جانے پہنچے لوں میں اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے حقیقت میں کہ جب
اللہ نے دین کے موقع پر اس کو مستحق کرنے کی بات نہ کرے کہ وہ دین
کو یہ فعل پسند نہیں جیسے کسی کی منہ سے زمین میں نماز پڑھنے سے نماز کو
ہے لیکن خدا کے نزدیک پسند نہیں بلکہ اگر وہ جوئی ہے اور وہ شہید

اس کا کیا کیا ہے کہ وہ نماز کے پابند نہیں ہوئے۔
 جس کو نماز کے پابند نہ ہو، وہ نماز کے پابند نہیں ہوئے۔
 جو نماز کے پابند نہ ہو، وہ نماز کے پابند نہیں ہوئے۔
 دنیا کی مشاغل سے بے رغبتی ہو کر اللہ کے لیے جہاد کرے۔
 یہ سب وہ چیزیں ہیں جو نماز کے پابند ہونے کے لیے ضروری ہیں۔

فہم

اس کا کیا کیا ہے کہ وہ نماز کے پابند نہیں ہوئے۔
 جس کو نماز کے پابند نہ ہو، وہ نماز کے پابند نہیں ہوئے۔
 جو نماز کے پابند نہ ہو، وہ نماز کے پابند نہیں ہوئے۔
 دنیا کی مشاغل سے بے رغبتی ہو کر اللہ کے لیے جہاد کرے۔
 یہ سب وہ چیزیں ہیں جو نماز کے پابند ہونے کے لیے ضروری ہیں۔
 اس کا کیا کیا ہے کہ وہ نماز کے پابند نہیں ہوئے۔
 جس کو نماز کے پابند نہ ہو، وہ نماز کے پابند نہیں ہوئے۔
 جو نماز کے پابند نہ ہو، وہ نماز کے پابند نہیں ہوئے۔
 دنیا کی مشاغل سے بے رغبتی ہو کر اللہ کے لیے جہاد کرے۔
 یہ سب وہ چیزیں ہیں جو نماز کے پابند ہونے کے لیے ضروری ہیں۔
 اس کا کیا کیا ہے کہ وہ نماز کے پابند نہیں ہوئے۔
 جس کو نماز کے پابند نہ ہو، وہ نماز کے پابند نہیں ہوئے۔
 جو نماز کے پابند نہ ہو، وہ نماز کے پابند نہیں ہوئے۔
 دنیا کی مشاغل سے بے رغبتی ہو کر اللہ کے لیے جہاد کرے۔
 یہ سب وہ چیزیں ہیں جو نماز کے پابند ہونے کے لیے ضروری ہیں۔

سید محمد علی بن ابی طالب علیه السلام

[illegible]

عن ابن عمر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا
تأكلوا من ثمره حتى
يخرج منه الحلو
عن أبي هريرة قال قال رسول الله

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲

ببیند که در این عالم چه میسر می آید
ببیند که در این عالم چه میسر می آید

۱- در صورتی که در وقت مرگ
 در آنجا باشد و در آنجا
 در آنجا باشد و در آنجا
 در آنجا باشد و در آنجا
 در آنجا باشد و در آنجا
 در آنجا باشد و در آنجا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

نیز بسے کی اوت بسوں کے
نیز بسوں کے بسوں کے
نیز بسوں کے بسوں کے

حسن و حسنات سے ملنے کے لئے ہرگز ہٹتا نہیں
اس کے ساتھ کہ وہ کسی اور کو نہ دے
وہ جو اس سے ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے
نہ اس کے لئے ہے۔

وَسَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ
وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ
وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ
وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے
وہ جو اس سے ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے
نہ اس کے لئے ہے۔
یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے
وہ جو اس سے ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے
نہ اس کے لئے ہے۔
یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے
وہ جو اس سے ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے
نہ اس کے لئے ہے۔
یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے
وہ جو اس سے ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے
نہ اس کے لئے ہے۔
یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے
وہ جو اس سے ملتا ہے وہ اس کے لئے ہے
نہ اس کے لئے ہے۔

سب سے بڑا وقت گناہ
وہ ہے جس میں گناہ
وہ ہے جس میں گناہ
وہ ہے جس میں گناہ

وَسَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ
وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ
وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ
وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ فَضْلِهِ

کے لیے یہ بات کافی ہے جو اپنے پیچھے
اور غم سے ان کا کھانا روکے اور

رویت میں یہ ہے کہ انسان کے گناہ

وَقَدْ رَوَايَةٌ كَفَى بِالْمَرْءِ تَمًا
أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَلْقَا

(رواد مسہ)

ہونے کے لیے کافی ہے کہ اس کے ذمہ ہے اس کو غم کر دے۔ بندہ

کے ناقص خیال میں اس حدیث کے ذیل میں دو غم و تدبیر بہت سے ہیں جو پڑھنے میں

کو پڑھنے میں ہیں کہ جب تک ہم نہ تمہیں تمہیں نہ کہ اور غم و تدبیر صاحب کبھی

تو ہی گئے ہونے کے بعد سے ہیں اور بھی مزارا۔ ان نواب بہت ہیں اس

سے بیرونی کو اس معاملہ میں ضروری ہوتی ہے کہ جب تک کہ جو لوگ

کتابت و تدبیر نہ کرتے۔

مذہب کو مارنے کی تہمید اور بدعت
مذہب کو مارنے کی تہمید اور بدعت

مذہب کو مارنے کی تہمید اور بدعت

مذہب کو مارنے کی تہمید اور بدعت

مذہب کو مارنے کی تہمید اور بدعت

مذہب کو مارنے کی تہمید اور بدعت

مذہب کو مارنے کی تہمید اور بدعت

مذہب کو مارنے کی تہمید اور بدعت

مذہب کو مارنے کی تہمید اور بدعت

مذہب کو مارنے کی تہمید اور بدعت

سَمِيعُ أَبِي مَسْعُودٍ الرَّضَايَ

تَنْ كُنْتُ غَرِيبٌ شَدِيدًا

فِي قَسَمَاتٍ مِنْ خَيْرِي صَوْتُ

رَحْمَتِ أَبِي مَسْعُودٍ رَحْمَةً

حَبِيبَةً مِنْ غَيْرِ تَقَاتُ

فِي الشُّرُوفِ سَوَّلَ اللَّهُ صَوِي

لَهُ عَيْنُهُ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا

رَسُولَ اللَّهِ هُوَ رَجُلٌ رَجِي

لَهُ قَدْرٌ أَمَّا لِي لَمْ تَنْعَلْ

سَفَحَتُ نَدَارًا وَأَمْسَكَ

انکار کرو روز و موسم

میں پر آپ نے فرمایا کرو یہاں کرتا تو
تہنمہ سید بہتار۔ مکہ شریف

اس حدیث کو پیش نظر رکھ کر ہر مسکن و مسکن چنانچہ بخوبی اندازہ لگاتے
ہیں کہ جب نماز کے بارے میں یہ وعید ثبت و ثبات کو سامنے رکھ کر کیا حشر
ہو گا نہ کہ وہ غم کی ترس لگائے نہیں۔

تَمَنُّونَ بِأَن تَكُونَ الْفَرَاسِقَ
وَلَا يَسْتَوِي الْكَافِرُ وَالْمُؤْمِنُ
وَلَا يُنْفَخُ عَنْهُمْ أَوُّهُمْ
وَلَا جِدَارٌ لَهُمْ فِيهِمْ
وَلَا يَسْمَعُونَ
يُنْفَخُ عَنْهُمْ أَوُّهُمْ

نمازی کو روکنے کی ممانعت

ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ یہ نصیحت
و تمہارے ساتھ علی کو کہ اللہ و جہد و یک نماز
نہایت فرمایا۔ و روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا
کہ اسے کسی کی نماز کو نہ روکنا۔ پھر فرمایا کہ
معد کی طرف سے ہمارے پڑھنے والوں کے بارے میں سخت ہے۔

وَأَنَّ الْمُحِبِّينَ أَكْثَرُ
الْمُحِبِّينَ أَكْثَرُ
مَنْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَتَرْجُوهُمُ الْمُحِبِّينَ أَوْشَقَ

۱۷۱ حضرت عمر فاروق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ
نے نمازی مرد و زن کی صورتوں کے بارے
کی ممانعت فرمائی ہے۔ و یہ ممانعت
نمازی کی شرافت و برتری کی عاقبت کی وجہ سے ہے کہ وہ مسلمانوں کے نزدیک
شریف ہیں۔ ہذا کہ چوں کہ عزت و حرور۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں کے جہاد پر نمازی کو

پس کی یہ بات ہوئی تھی کہ اس کی مر
س کے پیٹ سے ایک نئی چیز نکلتی تھی

اور ہر جہز زیادہ دل دہا تھا کہ اس کو

تجلی سے کہنے کو نہیں ملتا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ

اس کے نیکو زبان بنو اور اس کے منہ میں پس نہ پڑے کہ وہ بیکار

اس کی حالت دیکھتے ہوئے اس کے لئے چنانچہ پورے

پس جانوروں پر نہ تھا بلکہ چرخہ پر بیٹھ کر اس کی نیکو سنت فرماتا

ورنہ نہ پڑے دوسو روپے کی کوئی چیز نہ تھی کہ اس پر سے جانور

زبان سے نہیں کہہ سکتے اور نہ کوئی دوسرے کو بھی مدد دیتا تھا کہ وہ

جانوروں کی رعایت نہ کرے بلکہ اس کے لئے یہ فرمایا کہ وہ جانور

پرستی اور بادیہ کو مڑنا کون کی رعایت نہ کرے۔

پس اس کی خدمت میں ہے

بن مرقا فرماتے ہیں کہ ایک عورت مسکون

نسی کے عین و کون کے منت میں نہ ہو

کشت میں بزرگ نہ ہو یہ کہ ایک مدت تک

میرے پیٹ میں رہا اور مدت تک میرے

پیشہ رہا اور ایک عرصہ تک میری وادی پر رہا

میں نے اس کو دیکھا کہ اس کے پیٹ میں

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

کچھ چیزیں تھیں اور اس کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العالمین

سید بابا علی دشتی کاتب

میرزا کا بیٹا کرچہ پور

تتمة

حضرت ابوبکر صدیقؓ

بہارِ ناز و خورشید

بیت: در این برکتی که میسر

نہایت حقیقت سے درجہ بیکار

مجلس ۱۲۸۸

پیشہ کے لئے وقت چاہیے

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

... ..

— 100 —

... ..

1911

[illegible]

... ..

1890

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

ابو داہد و یزید و

بے خبری و پریشانی

نہیں کی چیزوں کو جاننا

مؤلفه و مؤلف

تاریخ طبرستان

1892

نیکی و قیامت

مجلس

بسم الله الرحمن الرحيم

... ..

١٠

1. *Chlorophyll a* (Chl *a*)

1990

—

— 1998 —

[illegible]

زبردستی کوئی سے چہ مراد
چشمِ بینا بڑ بڑ ہے

خودست اور پربندارِ خورست
کہ میں نے خودی سے مدد سے
خودست۔ آپ فرماتے ہیں

کئی آنی کوئی کوئی
رسولِ مہرِ مہر
و سہم بیوں میں خورست
و لای و لای کوئی
بینا و بینا چہ کوئی

۱ دو : مژدہ

ہاں درک کے بہتے زمین چوٹی کوئی
درک کے تختیوں میں درختوں میں بہتے
یہ روزِ نئے سے پہلے تو اس کے بہتے
خودست سے کہ زبردستی اس سے کہ چہ بینا چہ

خودست ہیں کیا بینا چہ بینا
۱ پہلی مستند

سب سے زیادہ ہم روزِ نئے میں کہ
نہ ہوں نہ ہوں کہ میں خیریت کوئی
پہلے ہی میں کہ غصہ میں خیریت کوئی
و اس کے ہر روزِ نئے میں کہ
زبردستی میں کہ میں کہ میں کہ
میں کہ میں کہ میں کہ میں کہ
میں کہ میں کہ میں کہ میں کہ

نکاح سے پہلے ہی عورت کی دیندارگی معلوم کر لیں۔ نہ اندھے
 عورتوں سے نکاح کریں۔ نہ بدترین سے نکاح کر دیں۔ نہ خرابیاں پہنچانے والی۔
 کہ جب بدترین عورت کو کتنی ہی خوبصورت حسین اور ماہ جہیں ہو سکیں فائدہ
 کے لئے ہر ایک وہاں جان دریاں دیکھ رہے ہیں۔ یہی بڑی کوتاہی دینی بنتی ہے۔
 چنانچہ اس کے ساتھ اس کا بڑا ہر وقت ساتھ نہ دے۔

ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں نے
 کی شہادت کرنے کے لئے کہ اس کا پاس میں صلیک نہیں۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔
 اس کو صلیک دے دے۔ حضور نے عرض کی حضور مجھے اس عورت سے
 بہت زیادہ محبت ہے۔ صلیک دے دوں۔ اس پر آپ نے فرمایا تو
 آپ کو پہنچا دے کہ وہ صلیک نہ دے کیوں کہ اگر تو اس کو صلیک دے
 تو وہ اس کے ساتھ چلے جائے گا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔ ہر شخص اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح
 کرتا ہے۔ اور دونوں سے شادی کرتا ہے۔ اور جو دیندار کی وجہ سے
 بہتر اس کو دیا جاتا ہے کہ وہ اس کے ساتھ رہے گا۔

دوسری نکتہ یہ ہے کہ اس کی عادت مزاج اچھے ہوں خوش
 خلق و رہنمائی ہو۔ کیونکہ ہر مزاج عورت کا شکریہ نہ دے سکتا ہے
 یہ بات بات پر یاد رکھنی ہے۔ اور ہر ایک کہتا شروع کر دیتی ہے اور فرائض
 میں دیکھتا ہے کہ مرد کی سہا اور اس کی زندگی میں اور اس کے دین میں
 کو خراب کر ڈالتی ہے۔

عورت کی تہذیبی صفت یہ ہے کہ وہ خوبصورت اور حسین ہوگیوں کہ عورت
 جتنی حسین ہوگی مرد کو اتنی ہی اس کے ساتھ محبت اور سنت ہوگی۔ اور یہی
 وجہ ہے کہ نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا سنت ہے۔ ہر عورت کے لیے
 سعادت میں ایک حدیث سننے کی ہے کہ جو کچھ خیر رکھتا ہے اس کا ہر
 ہتھیار اور رشتہ دھمکتا ہے اور جو حدیث میں یہ ہے کہ عورت نے
 مکان دین کی وجہ سے گناہ کیا ہے، خوبصورتی کی وجہ سے نہیں۔ سبب
 یہ ہے کہ عورت کی فتنہ خوبصورتی پر منحصر ہوتی ہے جیسے کہ خوبصورتی کی بنا پر
 اور چیز جیسی دیکھنی پڑتی ہے۔ درحقیقت شہسوار کی نکاح سے صرف یہی غرض ہو کہ وہ
 پیارا ہو، بہت وہ عورت جتنی ہی ہے یہ اس کی پرستش ہوگی ہے۔

چوتھی صفت یہ ہے کہ اس کو مہم نہ ہو کہ وہ کون سا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے رشتہ فرمایا کہ عورتوں میں وہ عورت بہت چھٹی ہے جس کا مہم نہ ہو کہ وہ
 جس میں بڑھی ہوئی یعنی وہ خود خوبصورتی کے اس کو مہم نہ ہو۔
 پہلی صفت یہ ہے کہ وہ عورت یا بچہ نہ ہو کہ وہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے رشتہ فرمایا کہ پھر نابالغ جو شہسوار کے گھر میں پڑے ہوئے ہوں یا بچہ
 عورت سے زیادہ ہوتا ہے۔

چھٹی صفت یہ ہے کہ عورت زچہ اور عورتی ہوگیوں کہ عورت
 سے خدائے عز و جل بہت ہوگی اور جو عورت بچہ یا عورت ہوگی، عورت
 کہیں گناہ نہیں کرتی اور نہ ہی اس کی طرف نگاہ رہے گا اور بات بات پر اس کی
 یاد اس کو ستائے گی۔

حضرت جابر نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کر لیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کہ اس بیوہ عورت سے نکاح کیوں نہ کیا کہ وہ تیرے ساتھ
 کھیتی کرتی اور تو اس کے ساتھ کھیتا۔

ساتویں صفت یہ ہے کہ وہ عورت چاہے اور دیندار نہ ہو۔
 کیوں کہ ہر دین گھرنے کی عورت کے خدائی عادت اور چال چلن اپنے آپ
 ہوتے ہیں اور وہ عورت سے بڑے فی حدیث یہ ہے کہ عید کرنی چاہیے کہ اس کے
 بڑے خدائی اس کے اور میں ہیں اور گویا کے

اٹھویں صفت یہ ہے کہ عورت اپنے کنبہ دروہ اور شہدہ دروہ میں
 سے نہ ہو کہ ایسی عورت سے وہ دنیایت کمزور و رنجیدہ ہوتا ہے۔ وہ
 خدائی اس حدیث کو سن کر کے تریر فرماتے ہیں۔ شاید اس کا سبب یہ ہو
 کہ بن کنبہ کی عورت اس کے حق میں شہوت نہایت نفیس ہوتی ہے اور
 اس بنا پر اس کا دھرم اور پرہیز گاری سے عورتوں کی یہ کچھ صفت ہیں جو ان میں
 دیکھنی چاہیے۔

آٹھویں صفت یہ ہے کہ عورت کو چاہیے کہ بڑی کی بڑی و بھوکا بنیوں کے لیے
 اس کے لیے ایسے شوہر کی تلاش کریں جو ان میں وہ جو اور بد خدائی
 پرستی و بد نفسی اور ایسا عیب سے پرہیزگاری نہ ہو کہ ان سے نہ دے سکے
 اور بدین شکر و شہرہ پر بد چہین سے اپنی بڑی کا علاج نہ کرے
 نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے اپنی بڑی کا کھنکھانہ
 وہ دین سے مرد دنیا تو اس کا شمع کہ ہو کہ وہ فرمایا کہ اپنی بڑی سے

نے یہ نکاح لڑائی بناتا ہے۔ تجھے خیال ہوئے یا نہیں کہ میں اپنی لڑائی لڑ کر
لڑائی بناتا ہوں۔

و استم

بندہ محمد ادریس انصاری

مولانا محترم الیاس اور ان کی دینی تحریکات

یہ کتاب داعی الی سنیہ حضرت مولانا محمد الیاس کی سوانح حیات
ہے۔ بچپن سے وراثت تک کے فیصلے، عادت، خاندان، اعمال
اشہار و نما، تعلیم و تربیت، سلوک و تزکیہ، تلمیذ باطن اور بیرونی، محبت
و امتیازات کے بارے میں وراثت اور بعد کی تحریکات و عمل و خیال
سے پیش کیا گیا ہے۔ جو بدشہ عہد حاضر کی سبب سے بڑی اور سب سے
زیادہ گہری دینی تحریک۔

قیمت : ۱۰ روپے

مکتبہ دینیات رائے ونڈ ضلع لاہور فون ۲۲

آپ کا اپنا ادارہ ہے اس سے جو کتابیں شائع ہو رہی ہیں ان
سے آخرت کا فکر دنیا میں امن، چین، مثبت و بہتر دی، علمی
عملی اور ایمانی زندگی کا فروغ ہو رہا ہے۔ اسکی کتابوں کو
مدرسوں، مکتبوں، لائبریریوں اور کتب خانوں میں ذوق شائق
سے قیوں کیا جا رہا ہے۔ آپ کو جن کتابوں کی ضرورت ہے اپنا
صحیح، صاف اور خوشخط پتہ اردو، انگریزی کے کمر فوراً تحریر
کر لیں۔ زیادہ کتابیں درکار ہوں تو اپنے قریبی ریو سے
اسٹیشن بنگلہ، ممبئی، صاف اور خوشخط کہیں، نیز اگر دیکھو
اپنے دوست، احباب کے مکمل چٹائی ارسال کرنے کی
نرمٹ کرار فرما کر فلاح دارین حاصل کریں۔

محمد طارق مسعود

هٰذَا لِبَاسُ الْكُفْرِ وَانْتَهَ لِبَاسُ الْإِيمَانِ
وہ تمہاری پوشاک کفر کی ہے تم ان کی پوشاک نہ ہو۔

مسلمانانِ ہندو کی

انصاف و شہادت پر مبنی اپنی اپنی

عورتوں کو پہننے کی فرمائشوں کی فرمائشوں اور ان کی
اساعت کرنے ان کے گھروں کی حفاظت کرنے بچوں کی
پرورش کرنا اور ان کے گھروں میں نباہ کرنے کی ترقیب
اور ان کی فرمائشوں کو کرنے اور اس کے خلاف جانے کے
تربیبی مسئلہ ہیں نہایت اہم اور یہ سب کچھ ہیں
مگر سب سے پہلے یہ عورت کو اپنی زندگی کا پورا اہتمام کرنا ہے

مولانا محمد ادریس صاحب انصاری

نشر: مکتبہ دینیہ بیرون تبلیغی مرکز راسٹہ ڈنڈہ ضلع اہمور۔ فون ۶۲

فہرست مرفعات

مضمون

دولت و شرف

تلاوت

غیبت و سب

بازار و شہر و دوس کے مقصد

پوری کہ میں کے ساتھ زندگی گزارنے کا طریقہ

تجربہ پرندہ کا داب

اولیٰ دے پرور و شرف و سب کا طریقہ

کھانا کھانے کا طریقہ

مغش میرا اپنے پیچھے کہ پڑا

سسرال و اس سے تہہ و تاب میں شرف

اشک و شرف و شرف

چند و شرف و شرف و شرف

عزت و شرف و شرف

بعض و شرف و شرف و شرف

بعض و شرف و شرف و شرف

زنا کا داب

بعض و شرف و شرف و شرف

بعض و شرف و شرف و شرف

بعض و شرف و شرف و شرف

بعض و شرف و شرف و شرف

بعض و شرف و شرف و شرف

صفحہ

۳

۵

۷

۲۰

۲۲

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

کے اصول کے تحت لپٹ لئے۔ ٹھیک اسی طرح ہماری دنیا کی فلاح
اور صحت بھی آپ کی غلامی اور اتباع پر منحصر ہے کیونکہ منہجہ ہماری
بدعتوں کیوں کے ایک یہ بھی ہے کہ ہماری عورتیں تقیید دین سے نا آشنا
ہونے کے باعث نہایت ہی پروردگار پر ناچاہی بنا رہی ہیں اس لیے ان کے
واسطے چاہیے کہ شیواں کا یہ نمونہ تیار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات
سے قومی مسیحہ کہ ایک مسلمان عورت اس نمونہ کو پڑھ کر صحیح معنی
میں مسلمان بن سکتی ہے۔ اسی لیے اس کی زبان بھی زمانہ اور مقام
سادہ رہی کہ سب تک عورتیں اپنی طرح سمجھ سکیں اور ہر گھر میں پڑھی کہی
ہر عورت اس کو خود پڑھے اور جو پڑھتی ہوئی نہیں ہیں ان کو سنائے اس
سنائے کو سنائے وانی عورت کو قیامت کے روز بائبل کے ساتھ
لکھا جائے گا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم وعدہ فرماتے ہیں کہ تیری
عورت کی تصویق شہادت کروں گا۔ جو میرے حکموں کو دوسروں تک
پہنچائے۔ اب تک یہ کتاب سیکھو پڑھتی رہی گئی اور بہت سے پڑھنے
پہنچنے لیکن اب کسی طباعت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ
اس کو پہلے سے زیادہ قبولیت عطا فرمائے۔

والسلام

طارق سعید

رَحْمَةُ اللهِ وَنَسِيهِ عَمِّي رَسُوْلُهُ رَاكُوْلِيْمُهُ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پیشکش فرمایا حضور علیؑ مدظلہ
فرمایا جس نے اسے پڑھ لیا
اس کا اجر بڑھتی اور منہاں شریف
کے دوزخ سے اسے اور پست کیلئے
اسے بیکس جہنم برکات کی نہیں
کی اور چند شورش کی اس وقت کی اور اس کا گناہ ایسی عورت کو قبیح
ہے۔ بہت کے جس اور دوزخ سے پست و نعل ہو جائے۔

پیشکش فرمایا حضور علیؑ مدظلہ
جس نے اسے پڑھ لیا
اس کا اجر بڑھتی اور منہاں شریف
کے دوزخ سے اسے اور پست کیلئے
اسے بیکس جہنم برکات کی نہیں

دوسرے میں دو پروردگار کی چیز ہے۔

پیشکش فرمایا حضور علیؑ مدظلہ
جس نے اسے پڑھ لیا
اس کا اجر بڑھتی اور منہاں شریف
کے دوزخ سے اسے اور پست کیلئے
اسے بیکس جہنم برکات کی نہیں

اس کو شہید و شہادت پانے و ن موت کے محضرِ قرب سے یاد کیا جاتا

حدیث : فریاد غمگینان مدد طلب

ہمسلم نے جس غارت کو شہرہء حبیب

وہ جس کی طرف اشارہ کیا ہے وہ ہے۔

نہ ہستی کے لئے اور نہ ناستغنیہ

نہر مہارگے۔ یعنی نہر کی دھڑکت

ذمت : میں کو سزا دیتے ہیں ۔

... ..

در حقیقت این کتاب را می توان به عنوان یک اثر تاریخی و علمی در نظر گرفت که به دلیل جامعیت و عمق مطالب، به عنوان یکی از مهم ترین منابع برای مطالعه تاریخ و جغرافیه ایران و منطقه خاور میانه شناخته می شود.

... ..

... ..

تاریخ ہندوستان

پیشانی و سر و گردن و دست و پا و تن و
پای و تن و سر و گردن و دست و پا و تن و

تاریخ و جغرافیہ

[illegible]

بہت تر وید سے زیادہ ہے

متر ۱ -

حدیث : در بیان

وہ جسے چاہتا ہے اس کو دے

نہ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ

خوش رہا وہ بد شہر جنت میں داخل ہو کر۔

خدا رحمت : فرمایا حضور علی اللہ
صلیہ وسلم نے اسے عورت دیکھ کر
تیری جنت و رزق تیرا خزانہ

ہے۔ یعنی عورت اپنے خاوند خوشی میں جنت و رزق کی خوشی میں
ہم میں چوسے گی۔

خدا رحمت : فرمایا حضور علی اللہ
صلیہ وسلم نے عورتیں سب سے
بہتر عورت رزق پرست خاوند
کو خوش کرتی ہے عیب و نقص
و دیکھتا ہے رزق کا کھانا

۔۔۔ جب وہ کوئی حکم کرتا ہے وہ اپنے ہاں و بیٹن میں اس کے خلاف
نہیں کرتی اس سے اس کو رزق پہنچتا ہے عورت رزق پرست عیب و نقص
سے اپنے خاوند کے خوش کرنے میں عیب و نقص اس کے ہونے
سے بڑا عیب و سب سے بڑی عورت ہے۔

خدا رحمت : فرمایا حضور علی اللہ
صلیہ وسلم نے جو عورت عیب و نقص
نہیں عورت رزق کے خاوند

سے درمیان بگاڑ دے وہ ہمارے قتل سے نجات ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النِّسَاءُ فَرَقَتُنَا هُوَ جَنَّتِي أَوْ ذَرَكْتُ
الْمَلَائِكَةُ بَنِ سَعْدٍ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْرُ نِسَاءٍ مَن تَسَرَّزَ وَجَرَ ذَا نَسْرٍ
وَتَبَيَّنَ ذَا مَرُورٍ تَعْرِفُ ذَا
نَسْبٍ وَارْقِيَا بِنَا يَكْرَاهُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ نِسَاءٍ مِّنْ خَيْرٍ أَمْرًا عَسَى
ذَوِجِي (ابو داؤد)

پس عورتیں خوب سمجھیں کیونکہ یہ بیوی عادت بہت ہی عورتوں
 میں پائی جاتی ہے۔ یہی عورت کو حضور پتی اُفت سے بہرہ بخش
 دیں گے۔ لہذا سب بہنوں کو اس بڑے فعل سے خوب پرانی پابندی ہے۔
 حدیث : فرمایا حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جو عورت خوشبو لگا کر
 مردوں کے پاس سے مر رہی ہے
 یہی عورت بد بکارت ہے۔
 ذرا نیچے
 تہ مذنی

کتنے بڑے فسوس کی بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اس عورت کو خوشبو لگا کر بارہوں کی کوچوں و رہنماؤں میں جائے
 اس کو بدکار فرماتے ہیں اور تم پر بھی اس حرکت سے باز رہو میں نے
 یہ دھڑک بناؤ سننا کہ اس کے اپنے گھروں سے باہر نہیں۔
 حدیث : فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک دفعہ میں نے
 ایک ناخوش جوڑن مرد و زور بن عورت کو ایک جگہ دیکھا۔ پس مجھ کو ان
 دونوں پر شدید تکان دیا۔ نہ بیشہ بہ کہ وہ حضور اس موقع سے نہ ہو
 ٹھانے کہ یعنی شہرت و زور کے چار پان کر کے اس کا اور
 عورت کی عزت کو شک میں نہ دے گا۔

حدیث : فرمایا حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ جو عورتوں
 کے پاس آئے جائے پورا ایک
 کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ان کے لئے جو ان کے لئے
 یہ سن کر کہ عورتیں

نہ پانی نہ آتش نہ پیر مسوا نہ
 تیرا ہے کیا شکر برکے ہیں کی یعنی دیور ہیتی ہے تکلف پنی کہ وہی
 کے پوس آتا سکتے ہیں فرمایا ورنہ موت کے یہ موت ہیں۔
 یعنی جس طرح زمین نے سے دنیا کی موت ہر جانی ہے
 ات دیور تیرا کی جہاں موت کے یوں کے یہ نہ ہے درخت
 کی پرانی ہے۔

نہ پانی نہ آتش نہ پیر مسوا نہ
 تیرا ہے کیا شکر برکے ہیں کی یعنی دیور ہیتی ہے تکلف پنی کہ وہی
 کے پوس آتا سکتے ہیں فرمایا ورنہ موت کے یہ موت ہیں۔
 یعنی جس طرح زمین نے سے دنیا کی موت ہر جانی ہے
 ات دیور تیرا کی جہاں موت کے یوں کے یہ نہ ہے درخت
 کی پرانی ہے۔
 نہ پانی نہ آتش نہ پیر مسوا نہ
 تیرا ہے کیا شکر برکے ہیں کی یعنی دیور ہیتی ہے تکلف پنی کہ وہی
 کے پوس آتا سکتے ہیں فرمایا ورنہ موت کے یہ موت ہیں۔
 یعنی جس طرح زمین نے سے دنیا کی موت ہر جانی ہے
 ات دیور تیرا کی جہاں موت کے یوں کے یہ نہ ہے درخت
 کی پرانی ہے۔

نہ پانی نہ آتش نہ پیر مسوا نہ
 تیرا ہے کیا شکر برکے ہیں کی یعنی دیور ہیتی ہے تکلف پنی کہ وہی
 کے پوس آتا سکتے ہیں فرمایا ورنہ موت کے یہ موت ہیں۔
 یعنی جس طرح زمین نے سے دنیا کی موت ہر جانی ہے
 ات دیور تیرا کی جہاں موت کے یوں کے یہ نہ ہے درخت
 کی پرانی ہے۔

یہ ہیں کہ درجن سے سب سے چاروں کو صبر ہے۔ ایسی عورت کو تین
جنت کا سب سے غنیٰ فرمایا گیا۔

حدیث: فرمایا کہ جو عورت
عید و سہ ماہی اس عورت کو پانچ
روز صبر تہوار کی روزہ رکھنا
اور ذکر و شکر واجب
خوش پوش پرہیزگار رہے یا روزہ
انگیوں پر پے شک یہ نکمیاں
سور کی باریکی کی باریکی کی اور عید کی یاد تہوار
نہ اس کی رحمت سے مراد روزہ

حدیث: فرمایا کہ جو عورت
عید و سہ ماہی اس عورت کو پانچ
روز صبر تہوار کی روزہ رکھنا
اور ذکر و شکر واجب
خوش پوش پرہیزگار رہے یا روزہ
انگیوں پر پے شک یہ نکمیاں
سور کی باریکی کی باریکی کی اور عید کی یاد تہوار
نہ اس کی رحمت سے مراد روزہ

حدیث: فرمایا کہ جو عورت
عید و سہ ماہی اس عورت کو پانچ
روز صبر تہوار کی روزہ رکھنا
اور ذکر و شکر واجب
خوش پوش پرہیزگار رہے یا روزہ
انگیوں پر پے شک یہ نکمیاں
سور کی باریکی کی باریکی کی اور عید کی یاد تہوار
نہ اس کی رحمت سے مراد روزہ

یہاں ایک بڑی دلچسپ بات ہوئی
تو کہ اس سے بہتر کوئی اور
نہیں تھا۔ یہی خبری خبر کے لکھ کر گئے

تو کہ اس سے بہتر کوئی اور
نہیں تھا۔ یہی خبری خبر کے لکھ کر گئے
تو کہ اس سے بہتر کوئی اور
نہیں تھا۔ یہی خبری خبر کے لکھ کر گئے

تو کہ اس سے بہتر کوئی اور
نہیں تھا۔ یہی خبری خبر کے لکھ کر گئے
تو کہ اس سے بہتر کوئی اور
نہیں تھا۔ یہی خبری خبر کے لکھ کر گئے

الی قواشہ فبیت غصبات
لغنتہا المسند حتی تصبح
ایچا ری شریف

تو کہ اس سے بہتر کوئی اور
نہیں تھا۔ یہی خبری خبر کے لکھ کر گئے
تو کہ اس سے بہتر کوئی اور
نہیں تھا۔ یہی خبری خبر کے لکھ کر گئے

(رواد لیبیہ)

تو کہ اس سے بہتر کوئی اور
نہیں تھا۔ یہی خبری خبر کے لکھ کر گئے
تو کہ اس سے بہتر کوئی اور
نہیں تھا۔ یہی خبری خبر کے لکھ کر گئے

تو کہ اس سے بہتر کوئی اور
نہیں تھا۔ یہی خبری خبر کے لکھ کر گئے
تو کہ اس سے بہتر کوئی اور
نہیں تھا۔ یہی خبری خبر کے لکھ کر گئے

فرمان کیا کہ ہر مرد صلی اللہ علیہ وسلم
 ہر ماہ چار بار شہر کی پادشاہی
 تشریف رکھنے کے لئے
 ہیں یہ وقت یہ درپاؤ ہے
 کیا اس پر آپ کے صلی اللہ علیہ وسلم
 عرض کیا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 جب ہر در درخت بھی سجود
 کرتے ہیں تو ہم زیادہ حق رکھتے
 ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں اس پر
 آپ نے فرمایا یہ شرب و
 عبادت کرو اور میری تعظیم کرو
 زمین کی بات سجدہ کرنے کا
 حکم دینا زمین شریعت کو کہتا کہ

وہ اپنے خداوند کو سجدہ کرتا ہو
 خداوند کا حق ہے کہ زمین اپنے
 پہاڑ پر چار بار شہر کی پادشاہی
 ہے کہ اس کے لئے زمین کی پادشاہی
 زمین شہر کے لئے زمین کی پادشاہی
 ہے کہ اس کے لئے زمین کی پادشاہی

اللہ علیہ وسلم کان فی ثلث من
 امہد جبین و انفسہ جبین
 فسجد لہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 و انفسہ جبین حق ان سجد
 کان قال صلی اللہ علیہ وسلم
 انما انا و اولیاء انما انا
 یسجد لہ انما انا انما انا
 ان سجد لہ و انفسہ جبین
 ان تنفس من جبین انفسہ جبین
 جبین انفسہ جبین جبین
 ان جبین انفسہ جبین
 ان تفعلہ

(رواہ احمد)
 خداوند کا حق ہے کہ زمین اپنے
 پہاڑ پر چار بار شہر کی پادشاہی
 ہے کہ اس کے لئے زمین کی پادشاہی
 زمین شہر کے لئے زمین کی پادشاہی
 ہے کہ اس کے لئے زمین کی پادشاہی

نسیہ و سمنے نہ سوان کی سے کسی
شخص سے کسی کی تیری کے
صدق دیتے کہ تمہارے

وَسَيُؤْتِيكَ مِنْهَا مِثْلًا ضِعْفًا
مِمَّا تَبْتَغِي مِنْهَا وَكَذَلِكَ
أَكْمَلْنَا لَكَ ذِكْرَكَ وَالْأُولَىٰ مِثْلُ
هَذِهِ

کے نام کی پہلے دے گا کہ اس کے فیوض سے نکاح کر لے گی کہ اس
کو وہی پڑے کہ اس کی تدبیر میں ہے فقہ کی شخص کے نکاح میں
وہی نکاح ہے ورنہ دوسرے نکاح سے نکاح کرنا چاہتا ہے اس
پر وہ نکاح پر کئی سے پہلے تیری تیری کے نکاح پر پہلے تیری سے
نکاح کروا کر دے گا کہ ایک شخص کے نکاح پر پہلے تیری سے
پہلے ہی پہلے تیری سے نکاح کرے تو یہ تیری سے نکاح کرے
وہی نہیں اس کے نکاح کے متعلق ہے کہ تیری سے نکاح پر پہلے
پہلے سے نکاح کرے تیری سے نکاح کرے

وَمِنْ أَشْرَارِكُمْ
عَدُوٌّ لَكُمْ فَكُنْ بِمَنْ
وَعَدَ اللَّهُ لَكَ ذِكْرًا

وَمِنْ أَشْرَارِكُمْ
عَدُوٌّ لَكُمْ فَكُنْ بِمَنْ
وَعَدَ اللَّهُ لَكَ ذِكْرًا

وَمِنْ أَشْرَارِكُمْ
عَدُوٌّ لَكُمْ فَكُنْ بِمَنْ
وَعَدَ اللَّهُ لَكَ ذِكْرًا

وَمِنْ أَشْرَارِكُمْ
عَدُوٌّ لَكُمْ فَكُنْ بِمَنْ
وَعَدَ اللَّهُ لَكَ ذِكْرًا

چاہیے۔

حدیث: فریادِ حقیر کی
 تاجیہ و شہادتِ شہیدانِ یاس
 جزا کوئی کسی جہنمی عورت سے

قَالَ يَسْمَعُونَ لَكَ عَلَى الْمَاءِ
 الْيَسْمَعُونَ لَكَ عَلَى الْمَاءِ
 الْيَسْمَعُونَ لَكَ عَلَى الْمَاءِ

سب کلمات و قیاسات و این شایانان و نه در بابا جبهه - این شایانان و در در باب
 بایشان پیوسته است - و در این در باب که در این شایانان است -
 در این شایانان و در این شایانان -
 در این شایانان و در این شایانان -

کتابخانه عمومی
شماره ثبت کتابخانه
تاریخ ثبت کتابخانه

بہارِ شریعت - باب اول

یعنی بیخیزوں سے محفوظ رہنے پر دو کرنے کی ہر بیت فرمائی ہے
وہ پردہ کرنے میں مردوں کی حرکت ہیں۔ اس زمانہ میں کٹر بیگانہ کی سی
ہے جیب کسی جگہ کوئی چہ پیرا ہوتا ہے تو یہ کہ تخت ہے تخت پر
درختوں میں سے آتے ہیں درختوں میں بنو پودوں سے پہنچتی
نہیں کہ یہ مرد تو ہیں نہیں کہ پھر ان سے پردہ کہ ہے کہ یہ تخت نہیں ہے
مذا اٹھانے سے لپٹے ان سے تو بہ کمر کی چاہیے۔

تاریخ: فرید خورشید
ضیہ و کمال پروردگار
مومنین حضرت مسموم فراتی
ہیں کہ میں نے حضور و خدمت

قَدْ رَسَدَ رَسَدًا رَاسِيًا
 اِخْتَرَجَ مِنْهُ قَسَمٌ يَرَسُوهُ
 اَيْتُ مَوْا اَنْ اَلَا يَسْبِرُوهُ
 رَسُوهُ اَنْهَ صَحِيٌّ مَدَّ عَيْنَهُ وَرَسُوهُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ وَرَحْمَةِ رَسُوْلِكَ
وَبِكُنُوْتِكَ وَبِكُنُوْثِكَ وَبِكُنُوْثِكَ وَبِكُنُوْثِكَ

میں عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں ہمہ گیر دیکھتے دیکھتے ہیں۔

میں پرہیز کرنے فرمایا کہ اگر وہ درست ہے تو اندھی نہیں۔ بعض عورتیں
 نزدیکوں سے پردہ نہیں کرتیں کہ یہ تو مذہب ہے اس سے کیا پردہ۔ لیکن
 اس مذہب سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح مرد کو عورت کی طرف دیکھنا
 درست نہیں اسی طرح عورت کی طرف مرد کو دیکھنا بھی
 درست نہیں۔

[illegible]

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَمَّا إِذَا عَمِدَ إِلَى فِرَاقِ أَخِيهِ
فَلْيَسْتَشْفِقْهُ أَشْبَهَ أَنْ (نَوْمِي)

[illegible]

تجربہ کیا ہے کہ ہر قوم پر خوب کوشش کی گئی ہے۔ شکار
کے لیے خوب پریشانی ہے۔ تاہم یہ کمزور مردوں کی تخریب ہے۔
نہ نہ ہر قوم پر یہ کام کیا ہے اور یہ کمزوریت ہے۔

بنالیں کس قدر غصی کی بات ہے۔ اس طرح پیر سینکڑوں غور تپ مجاہدوں
ورغزلیوں سے غائب ہو گئیں۔ در لوگ ان کے جا کر زور خست کرتے
ہیں اور ان کی بے عزتی کرتے ہیں۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے شریعت کی باتوں
پر نہیں نہ کرنے سے بڑا ہے۔

حدیث : فریاد مشہور ہے
اللہ عیب و رسم نے سب سے
زیادہ برکت در وہ نکاح ہے
جو شقت میں آسان ہو یعنی بک

روزہ برہنہ فی معبایہ
پاکستان ہو۔ نہ زیادہ نہ کم۔ نہ چاروں طرف نہ ایک طرف۔ نہ
کل ہر می چری جہیز کی رسومات سے ہر سے نکاحوں کو کٹا کر
ہے۔ اسی واسطے آج کل ہر سے یہاں برکت نہیں رہی۔ ان ہی غصوں
رسوئی کی وجہ سے بہت سے غریب آدمی اپنی زریروں کی تمام جہیز
ختم کر دیتے ہیں۔ نہ ان کے پاس دینے کو ہوتا ہے۔ نہ وہ بغیر جہیز کے
کرتے ہیں۔ کیوں کہ اس سے ان کی پردہ کی میں ناک کٹی ہے۔ اس جہ
کو اپنے نکاحوں کے بہرست بنانے کے لیے ان وجہ سے رسوئی نہ
چھوڑ دینا چاہیے۔

حدیث : فریاد مشہور ہے
اللہ عیب و رسم نے سب سے
جب تم آپس میں غور توں سے

قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تباہوا ما آتاكم من الثمن والنفق
کائناتہ یفسد لکم

سے متعلق نہیں جیسا کہ وہ تو کسی عورت کا دل اپنی تازہ نگاہ سے سامنے اس طرح بین نہ کر دے کہ ہاتھ لگے۔ اس عورت کا اپنے فیوض کے سامنے نقشہ کشی کر دے کہ وہ کہہ دے کہ یہ ہے۔ ایسی بات ہے۔ یہی باتیں ہیں۔ ایسا قد ہے۔ اس سے حضورؐ نے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ شاید اس کا دل اس عورت سے بہت چاہے۔ اور پھر تو روتی پھڑکتی قربت چاہے حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیسی کیسی فیوض کی باتیں ہم کو بتلا میں۔

حضرت : قرآن مجید و سنت کے تحت کر کے مردان عورتوں پر جو صورت بناتی ہیں۔ دونوں کی اور سنت کر کے مردان مردوں پر جو صورت بناتی ہیں۔ عورتوں کی۔ یعنی عورتوں کو مردوں کی وضع نقشے سے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے ہم کو اپنے باتوں وغیرہ میں اس کا نہ درخیاب کرنا چاہیے۔

خصیت کیا ہے؟

جو شخص کسی نے اپنے کسی بہتے درخت کی خاصیت سے کہے ہیں۔ یا کسی نے کسی کی طرح اور کسی کی خوب جاننے ہیں۔ یہاں سے یہی خصیت ہے۔ کہ جس شخص کو کسی نے کہا ہے کہ یہ شخص کی بات ہے۔ کہ وہ بہت بات کرتا ہے۔ یا کہ وہ کسی نے کہا ہے کہ یہ شخص کی بات ہے۔ کہ وہ بہت بات کرتا ہے۔ یا کہ وہ کسی نے کہا ہے کہ یہ شخص کی بات ہے۔ کہ وہ بہت بات کرتا ہے۔

چند حدیثیں مکرروں کے مستحق

بیوی کے ساتھ سلوک کرنے کے بارے میں

حدیث : ایک صحابی نے
منصور علی مدنی سے دریافت
کیا یہ رسول اللہ پر ان کے
کے مشورہ پر کیا حق ہے۔ آپ
نے فرمایا جب تو گھر سے
بہن بچہ یا حبیب تو پر پٹنے سے نہ
بہن بچہ یا حبیب تو پر پٹنے سے نہ
بہن بچہ یا حبیب تو پر پٹنے سے نہ
بہن بچہ یا حبیب تو پر پٹنے سے نہ
بہن بچہ یا حبیب تو پر پٹنے سے نہ
بہن بچہ یا حبیب تو پر پٹنے سے نہ
بہن بچہ یا حبیب تو پر پٹنے سے نہ

نارنگی پر اس کے ہاں چپا دے۔

حدیث : فرین منصور علی مدنی
عبدیہ و سلم نے سکھ و تہذیبی اور
کو سورہ نور پارہ ۱۰ کیوں کہ

سے سورت میں اللہ تعالیٰ نے ثروت و مردے کی باقیی تعلقات اور
عنایت و پاک و مٹی کی باقیی شرافتیں۔

سورۃ یوسف: ۱۰۱-۱۰۲
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَيِّدُ الْمَلَائِكَةِ مَنْ كَرِهَ خَيْرَ نَفْسٍ
كَفَرِيَّتْ كَبِيرَةٍ بِهَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ
تَكَرَّرَ بَيْنَهُمَا نَفْسٌ كَبِيرَةٌ
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَيِّدُ الْمَلَائِكَةِ مَنْ كَرِهَ خَيْرَ نَفْسٍ
كَفَرِيَّتْ كَبِيرَةٍ بِهَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ
تَكَرَّرَ بَيْنَهُمَا نَفْسٌ كَبِيرَةٌ

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَيِّدُ الْمَلَائِكَةِ مَنْ كَرِهَ خَيْرَ نَفْسٍ
كَفَرِيَّتْ كَبِيرَةٍ بِهَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ
تَكَرَّرَ بَيْنَهُمَا نَفْسٌ كَبِيرَةٌ
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَيِّدُ الْمَلَائِكَةِ مَنْ كَرِهَ خَيْرَ نَفْسٍ
كَفَرِيَّتْ كَبِيرَةٍ بِهَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ
تَكَرَّرَ بَيْنَهُمَا نَفْسٌ كَبِيرَةٌ

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَيِّدُ الْمَلَائِكَةِ مَنْ كَرِهَ خَيْرَ نَفْسٍ
كَفَرِيَّتْ كَبِيرَةٍ بِهَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ
تَكَرَّرَ بَيْنَهُمَا نَفْسٌ كَبِيرَةٌ
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَيِّدُ الْمَلَائِكَةِ مَنْ كَرِهَ خَيْرَ نَفْسٍ
كَفَرِيَّتْ كَبِيرَةٍ بِهَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ
تَكَرَّرَ بَيْنَهُمَا نَفْسٌ كَبِيرَةٌ

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَيِّدُ الْمَلَائِكَةِ مَنْ كَرِهَ خَيْرَ نَفْسٍ
كَفَرِيَّتْ كَبِيرَةٍ بِهَا بَيْنَ رَجُلَيْنِ
تَكَرَّرَ بَيْنَهُمَا نَفْسٌ كَبِيرَةٌ

و سب سے زیادہ نرم سب سے زیادہ کریم و زیادہ خوش خلق
 زیادہ مستم کوٹ والے، حتیٰ کہ اگر بہت سے بڑے بزرگوں کے ہونے
 ہیں و خود اپنے دست مبارک سے اپنی دھیتے، مثلاً اگر کوئی بزرگ
 ہوتا ہے تو آپ اپنی زکریا دیتے دیتے دیتے دیتے دیتے دیتے
 چار پانی کو میں دیکھ کر پانی سے گشت غرض کہ پتہ گھر کے بار بار
 دونوں جہان کے بادشاہ ہونے کے پتی تیز ہیں کے ساتھ ہر گز
 خود کر رہا کرتے تھے۔ ہمہ جہان کے امتی میں ہمہ جہان کی سب سے

حَلِيمٌ وَ سَدِيقٌ اِذَا اُخِي بِسَاتٍ
 اَلَيْسَ اَتَا هِيَ وَاَلَا مَا تَرَى
 ضَعْفًا كَا تَبَشَّهْ
 (شعرا فی ہنس و ہنس)

سنتوں پر چب پچا ہے۔
 ۳۳
 عیاریت : فرمایا حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم نے نہ ہر دست کے کوئی
 مسکن نہ ہو چکی مسکن ہو کہتے کہ
 ایک بیت کی بزرگی ہوئی و دوسری بیت
 سے تم جو پیش بھی ہو رہو گے۔ کیوں کہ جو بزرگ سے تم سے ہیں
 غصہ ہو جاتی ہے۔ مگر اس سے جو بزرگوں سے پیش ہو رہو گے اس
 کو مسکن کر دینا ہرگز کی مسکنیت ہے۔ ملک زیادہ بزرگ سے پیش ہو رہی

قُلْ اَسْمِعْ لَكُمْ قَوْلِي
 وَ سَمِعْتُ اَكْثَرَ مِمَّنْ يَدْعُونَ
 اَنْ يَكُونَ لِي خَلْفٌ رَّحْمٰى مِنْهَا
 (مسند)

میں تم کو سنو۔ میں نے سنا کہ تم نے کہا کہ میں نے سنا کہ تم نے کہا کہ
 غصہ ہو جاتی ہے۔ مگر اس سے جو بزرگوں سے پیش ہو رہو گے اس
 کو مسکن کر دینا ہرگز کی مسکنیت ہے۔ ملک زیادہ بزرگ سے پیش ہو رہی

در پست شریک فساد و بدعتی سے بہت سے گمراہ ہو گئے ہیں۔
تہذیب پر کیا ہے کہ شیعان حبیب عورت مرد کے بگاڑ سے خوش
ہوتے ہیں۔ اس پر بہت کچھ خوش نہیں ہوتے۔ اس پر ہم وہاں سے کہ شیعان
کاوش کرتے ہیں کہ ذریعہ نہ بنیں۔

ہم شیعہ و فریاد حشر علی اللہ
سید زکریا کے چہرہ کی خوشیوں
کائنات کی خوشی پر یعنی ان کی

دیں چاہتی چیزوں پر یہ نہیں کہ کجاح و شوق میں گمراہ ہیں۔ بے س
بے چاری کے نہ کئے کی پردہ در نہ پہننے کا نہیں۔ بکھڑوت کی ہر قسم
کی دل داری کرنے پر بھیجے۔ بے درد کی چوڑی اور بکھڑوت کی شہرت
میں نہ کہہ سکیں کہ خیر میں کیا ہے۔ یہاں پہننے کا جو بے دین ہوگا۔

ہم شیعہ و فریاد حشر علی اللہ
سید زکریا کے چہرہ کی خوشیوں
کائنات کی خوشی پر یعنی ان کی

کڑبڑ سے بہت ہے۔ در خوب سمجھو کہ بیوی کی دل داری کرنا بہت بڑے
نقص ہے۔ کسی عورت کو بھی نہ دے کہ خوشی کا خیال رکھنا چاہیے اپنے ہاتھ
سے نہ دے نہ کہ خیر سے ہیں محبت بڑھتی ہے۔

ہمو کی کامیاں کے ساتھ

زندگی گزارنے کا طریقہ

(۱) یہ خوب سمجھو کہ دنیا بیتی کا ایک یہ سہنہ ہے کہ ساری عمر میں بے سہرہ رہا ہے۔ اگر دونوں کا دل نہ ہو تب تو اس سے بہتر نہ کوئی نعمت نہیں۔ اور اگر خدا خواستہ دونوں کے دلوں میں فرق آگیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مفیبت نہیں۔ اس سے بہتر نہ ہو سکے میاں کا دل ہاتھ میں لیے رہو اور اس کی آنکھ کے اشارے پر چلا کرو۔ مثلاً اگر وہ کہے کہ رات بھر بات نہ کرو۔ اگر وہ کہے کہ دنیا در آخرت کی بھلائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف کو بڑھ کر آخرت کی بھلائی اور سرخروئی کا عمل کرنا۔

(۲) کسی وقت کوئی ایسی بات نہ کہو جس کے مزاج کے خلاف ہو۔ مثلاً اگر وہ دن و رات ہنسے تو تم بھی دن و رات کہنے لگو۔

(۳) کہہ دیجیے کہ ہم نے جو چاہنے کی وجہ سے جہنم میں

۱۰۔ اگر بھی زندہ ہو پھر پسند نہ کر شوہر کے پاس توجہ نہ ہو اس کی ذرا لٹش نہ کرو اور نہ اس کے ہاتھ پر حسرت اور افسوس کرو اور بائیں اس کو اپنے منہ سے نہ نکالو خود سوچو کہ اگر تم نے کہا تو تمہارا غریب خاوند اپنے دل میں کہے گا کہ یہ کہہ رہی پریشانی کہ بگڑ چکی نہیں کہ ایسی یہ موتی ذرا لٹش کر دے۔ سب سے بڑے امر میں یہ مرتب بھی جہاں تک ہو سکے خود بھی کسی بات کی ذرا ششیں نہ کرو۔ اپنے اکروں خود تم سے پرچہ کہہ کر دے کہ کیا دوسرے خیر ہو دو۔ یہاں کہہ کر ششیں کرنے سے یہ کہہ کر اپنے خاوند کی ششوں سے کہہ دینی ہے۔ اور اس کی بات ہمیشہ بڑی پریشانی سے کہہ دے۔ کسی بات پر ہندو رہت مت کرو۔ اگر وہ بات کسی نے نہ دیکھی ہو تو اس وقت جانے دو۔ پھر اس وقت سے وقت سے سب طریقہ سے نہ کرینا۔

۱۱۔ اگر میں اس کے یہاں تکلیف سے نہ کرے تو کسی سے کہنے اس کو بھی نہ دے۔ ہر روز اور ہمیشہ خوشی نہ کر کر دے۔ اگر وہ نہ پسند دے تو اس سے اس قسم سے طریقہ سے اس کو نہ لے کر کسی میں ہو جہاں سے کہہ۔

۱۲۔ اگر تمہارے یہاں کوئی چیز دوسرے کو پسند آئے یا نہ آئے ہمیشہ اس پر خوشی نہ کر دے۔ یہ نہ کہ یہ چیز بڑی بات نہ ہو پسند نہیں ہے۔ اس سے اس کا دل کھلے ہو جائے گا۔ اور پھر

نہیں رہے دوستے کبھی بھی کوئی چیز دینے کو اس کا دل نہ پہنچے گا۔
وہ اگر اس کی تعریف کر کے شوق سے اسے دے گا تو اس کا دل اور

بڑھ جائے گا اور چیز اس سے زیادہ بہتر چیز دے گا۔ کبھی بھی غصہ میں
نہیں آئے گا اور شکریہ نہ کرے گا۔ اور پس نہ کہنے لگے گا کہ تم بخت

نہیں کر کے یہاں آکر میں نے یہ دیکھا۔ اس سے اس کی طبیعت

بہتر ہو جاتی ہے۔ اس کا دل پاپ سے بھر جاتا ہے۔ قسمت بدلتی ہے کہ

پسے جاتی ہے۔ یہ پاپ اس میں بڑھ جاتا ہے۔ اس میں آجوں تک دینے کی بات

ہی رہتی ہے۔ اس سے اس کے دل میں بگڑ نہیں رہتی۔

حدیث شریف میں ہے: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ یہ ہے دولت میں غور میں رہنا۔ دیکھیں۔ کسی نے

پہنچا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہے۔ یہ بات ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ یہ بات ہے کہ حضرت بات کیا کرتی ہیں اور

پسے نہ کرتی۔ شکریہ بہت کیا کرتی ہیں۔ قرآن پا کر وہ خداوند

کی تعریف کرتی ہیں۔ یہ ہے اور کسی پر عظمت کر دینے کہ یہ کہہ

کہانی پر خدا کی بار بڑھ جائے۔ اس پر اس کی پہچان نہ ہو۔ اس کی پہچان

بہتر ہو۔ یہ عزت بڑھ جاتی ہے۔ یہ بات ہے کہ حضرت پڑھتی ہیں۔

خوبصورتی کی بات پر غصہ آگیا تو یہی بات مت کہو

نہیں کہ اس کو غصہ دے دو۔ جو اس سے ہر وقت مزاج دیکھو کہ

بہتر ہو۔ اگر وہ کسی وقت غصہ دے گا تو اس میں غور سے غور رہی

دل کی گرد اور نہیں تو اس سے جتنی دس کی نہ کر دے بیب مزاج دیکھو
 ویسی باتیں کر دے کسی بات پر تو سے نہ رخ ہر مرد کا یہ تو تمہاری منزل
 بچل کر نہ بیٹھ رہا بلکہ خوشامد کر کے خدمت کر کے پاتھ چڑھ گئے ہیں
 عورت بھی بنے اس زمانہ میں وہ پاسبان بھی را تصور ہو پانہ ہر شوہر کی کا
 تصور بڑھتا ہی ہے ہرگز نہ دیکھو اور ہر چہرہ پر اپنا قصہ درمیان کرانے
 کو پہنا کر اور غارت بھگدور۔

۱۳۱۔ خوب سمجھو کہ میاں بیوی کا مدد پختہ فی دین کوئی محبت
 سے نہیں ہوتا۔ بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا دھب بھی کرنا ضروری
 ہے۔ میاں کو اپنے ہر درجہ میں سمجھنا بہت بڑی نعمت ہے۔
 ۱۳۲۔ میاں سے ہرگز بھی اپنی کوئی خدمت نہ کرنا
 محبت میں کرنا بھی تم سے باتوں پاؤں پر سر دبا کر نہ کرنا
 دور کھلا سوچو تو سہی کہ کرتی رہا باپ یہ کہ سے تو یہ مورو
 میرا۔ کچھ شوہر کہ رہا باپ سے بھی زیادہ ہے۔ اپنے بیٹے میں
 بات چیت کرنے میں غرض کہ ہر بات میں دھب تمیز کا پاک
 ورنہ نہیں رکھو۔ اور اگر خود تمہاری تصور ہو تو ایسے وقت نہ
 کر کہ بڑھنا نہ ہو بھی پھر اس سے رنجانی اور رانی ہے۔ یہی
 باتوں سے خاندان کو دل پھٹ جاتا ہے۔

۱۳۳۔ تمہاری خدمت بیب بھی پر دین سے اسے تو اس
 کہ مزاج پر چھوڑا نہ ہو کہ اسے دیکھ کر کہ وہاں آپ اس عورت

رہے۔ آپ کو کوئی تعریف تو نہیں ہوئی۔ باقی پڑوں بچو کو کہ آپ
 تمہارے منہ سے اور چہرے سب سے پتہ نہ سے کہی کے کو پوچھو
 کہ آپ کو جوک ہو تو مالا مالوں۔ کر دو کہ نہ کہے تو سب
 سے پہلے پانی کا بنا لیں اس کے باقی دھندلو اور جو کہہ کے ان کے
 سامنے رکھ دو اور کہیں ظہر رسا تو ہی پانی میں رکھ دو۔ سب وہ دھا
 پی کر لیتے ہیں ان کے باقی پڑوں بچو اور ان سے یہ کہہ لیتے
 آپ کو بہت دیر لیں۔ آپ منہ کی وجہ سے تمہارے منہ سے ورنہ
 اگر کوئی کام ہو تو پوچھ لیتے تھے کہ میں جو باریک دیکھ رہی ہوں اس کی رخصت و
 کر دے کی باتیں کر دے اس سے رپ پیسے کی باتیں نہ کر دے کہ کہ
 تو سے یہ کہہ کر کہہ رہے تھے۔ کہ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ اس کی
 بہت بے عزتی ہو رہی ہے اس کے چہرے کی حالت دیکھ کر یہ کہہ رہی ہوں کہ
 جو کہہ رہے ہیں ان کے منہ سے کہہ رہے ہیں۔ جب وہ خود دیر سے تو
 سے یہ کہہ رہے ہیں کہ پوچھو کہ تو بہت سے تھے مینوں میں اس
 انہی ہی کے ساتھ بہت خوش کر رہے تھے تو انہی کے ساتھ کہہ رہے
 ہیں کہ یہ کہہ کر کہہ رہے ہیں کہ تو بہت سبقت کے ساتھ
 باتیں باتیں کر رہے ہیں ان کے کوئی حرج نہیں۔

انہی کے ساتھ کہہ رہے ہیں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کہہ رہے ہیں
 یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کہہ رہے ہیں
 کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ کہہ رہے ہیں

نہ دور اور یہ کہ نہ ان ہی کو دیکھتے تھے کہ میں کس سرکار کا تھیں یہی صرف
 سے وہ مسلمان نہ ہوئے اور تم کو بڑے نہ کہیں کہ ہمارے بڑے کے کو اپنے ہی
 پھندہ میں کر لیا اور جب تک اس کس سرکار میں رہیں ان کی
 خدمت و ران کی جہد میں تو اپنا فرض جو نہ وہی تھا اپنی
 حالت سمجھو ورسا میں نندوں سے کہ جو کہ رہنے کی ہرگز فکر نہ
 کرو کہ میں نندوں سے بگاڑ ہو جائے کی یہی چیز ہے خود کو بگاڑ
 کہ ماں باپ سے اسے پورے پرورش کیا اور اب بڑھاپہ میں اس
 میسر پر اس کی شادی ہو گئی کہ تم کو کہہ رہا ہے وہ جب بہو
 کی توڑوٹ سے مرتے ہی یہ فکر کرنے لگی کہ میرا حق ہے
 ماں باپ کو پہنچا دیں کیونکہ پھر جب خاندان کے دھن بھن
 ہوتا ہے کہ یہ بہو سے بیٹے کو جو سے چھڑاتی ہے تو فساد چھپتا ہے
 میں اسے تم کہنے کے ساتھ میں جہل کر رہا ہوں۔

اب اپنا معاملہ ٹھہرا ہے دس لاکھ کا رونا چہرہ
 پر ہمسریانی، خبروں کو ادب کیا کرو۔ اپنا کوئی کام دوسروں سے
 ذمہ نہ رکھو اور اپنی کوئی چیز سب سے بگڑ جائے نہ رہے دو کہ فانی
 ہیں کو رائی گئے۔

اب جو کام میں نندیں کرتی ہیں تم اس سے بڑے
 سے شرم ورنہ نہ کرو تم خود سے کہے ان سے کہ دور ہو
 اس سے کس سرکار وادوں کے دونوں میں تمہاری محبت پر سید

بڑے بڑے گے۔

۱۰۔ جب دو آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو ان سے کب بڑے بڑے اور کب کبھی نہ بڑے کہ باتیں کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ اور خود بخود یہ بھی نہ خیال کرو کہ کچھ ہماری باتیں ہوں گی۔

۱۱۔ یہ بھی غور نہیں رکھو کہ کس سے باتیں کر رہی ہو۔ مت رہو کہ یہ باتیں کسی سے نہ ہونے کی وجہ سے نہ ہوں۔ لیکن جو باتیں نہ کہ وہاں رہنے سے بیٹھ جاؤ اور جب دیکھو تو یہی باتیں کہہ رہے ہو۔ باتیں میری اور اسے کہتے نہ شروع کر دیا۔

۱۲۔ بات چیت میں خیال رکھو۔ نہ تو آپ ہی آپ باتیں کرنا شروع کر دو اور نہ ہی کہہ کر منہ نہ کھولنا۔

۱۳۔ سسرال میں کوئی بات نہ گوارا اور نہ ہونے کے دیکھنے میں نہ کہ سسرال کی ذرا ذرا سی بات آکر ہاتھ نہ لگنا اور نہ ہی سسرال کی باتیں کہہ کر پڑھنا۔ بڑی بات سنا۔ اس سے پس میں نہ آتی۔ جیسے پڑھتے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

۱۴۔ شوہر کی باتوں کو خوب سمیٹنا اور نہیں سے رکھنا۔

رہنے کا کرو صاف رکھو۔ گندہ نہ رہنے دو۔ سفر میں کچھ نہ
 مرنے پڑے۔ تنگ نہ رہیں ڈور۔ کبیہ میں جو گیا ہو نہ نہ ہوں
 دور نہ ہو تو سی ڈور۔ جب خاندان کے کئے پڑے کیا تو اس میں
 کیا بات رہی۔ سنت تو اسی میں ہے کہ بٹ کے سب باتیں
 ٹھیک کر دو۔ جو چیزیں نکھارے پاس رہیں ہوں ان کو نہ نہ
 سے رکھو۔ کپڑے ہوں تو نہ کر کے رکھو۔ ہوں ہی سے
 دھو دھو نہ ڈور۔ بلکہ قرینے سے ہی معذرت و غبرا میں رکھو۔ ہوں
 ہی کاہ میں حیدر ہاٹ نہ کرو۔ نہ ہی تھوڑی باتیں بناؤ کہ اس سے
 غبر جاتا رہتا ہے۔ پھر سچی بات کا بھی نہیں کہتا۔

(۲۴) گریز وند تم کو غصہ میں بھی پھنسا کر بھڑکے تو تم غبر
 کرو۔ اور بائیں خوب نہ دو۔ بکری کی بخش ہو تو ڈور۔ چاہے دو
 بھی کتا رہے۔ تم چپکلی بیٹھی رہو۔ غصہ کرتا ہے کہ بھڑکیں
 وہ خود شرمندہ ہوگا۔ ورتہ سے کتا خوش رہے گا۔ اور پھر بھی
 نہ نہ نہ تم پر غصہ نہ کرے گا۔ ورتہ تم بھی ہوں گے
 تو بات پڑے جانے کی۔ پھر نہ دھوکاں تک نہ بت پہنچے۔

(۲۵) ذر ذر سے کتب پر قیمت نہ کرنا۔ لکائی کے
 ساتھ بہت بہت کیتے۔ اور وہاں زیادہ بیا کیتے ہوں۔ وہاں
 بیٹھے کیا کرتے ہو کہ اس میں درد کر سب تصور ہو تو مرقی ہو تو
 کہ اس کو کتنا بڑا ہے۔ ورتہ گریز اس کی حدت کی غراب

سے تیری خیال کر دکھائی رہے غصہ کرنے اور بکے بکے سے یا اور
 کوئی دباؤ توں کو زبردستی کرنے سے تمہارا ہی نقصان ہے۔ اپنی
 طرف سے دل میں کرنا ہو تو کہہ دو ان باتوں سے کہیں عادت جیا
 کرتی ہے عادت چھڑانا ہو تو غش مند کی سے رہو۔ تنہائی میں
 چپکے چپکے سمجھاؤ بکھاؤ۔ اگر سمجھانے اور تنہائی میں غیرت والے
 سے بھی عادت نہ چھوڑے تو شیر مہر کرنے بیٹھی رہو۔ لوگوں کے
 سامنے کاتی نہ پھرو اور سن کر بدنامہ در رسوا نہ کر دو۔ تیر ہو کر اس
 کو مت دباؤ کہ اس طریقہ سے مند نہ پودہ پڑھ جاتی ہے۔ در غصہ
 میں گروہ کر مند پودہ کرتے کہتا ہے۔ اگر غصہ کر دانی در لوگوں
 کے سامنے بک تھیک کر رسوا کر دانی تو جتنہ تم سے بدلتا تھا تنہا بھی
 نہ رہے گا۔ پھر اس وقت روتی پھڑکی اور یہ خوب یاد رکھو کہ
 مردان کو خورنے شیر بنایا ہے۔ دباؤ اور زبردستی سے ہرگز زبرد
 نہیں ہو سکتے۔ ان کے زیر کرنے کی بہت آسان ترکیب خوب شمار
 دینا۔ ہر کسی سے۔ ان پر غصہ گرمی کر کے دباؤ نہ پڑی سکتی
 دباؤ نہ ہے۔ اگرچہ اس کا انجام بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ لیکن
 بہت فائدہ دیتی ہے۔ پڑی تو بھی دیکھی ضرور اس کا خراب نتیجہ پیدا
 ہوگا۔

کھنڈ میں ایک بی بی کے میاں بڑے پریشان تھے۔ دن
 رات بھرتی باز رہتی عورت کے پاس رہا کرتے تھے۔ گھر میں

بالکل نہیں آتے۔ اور طرہ یہ کہ بزاری عورت لڑائشیں کرتی رہتی
 کہ آج پلوڈ پکے آج فداں چیز پکے۔ اور وہ بے چاری دم نہیں
 رہتی۔ جو بچے میاں کھلا بھیجتے تھے۔ روز مرہ پر پرچا کر کھانا بہر
 بھیج دیتی اور کبھی کبھار سانس نہیں دیتی۔ دیکھو سارے خلقت اس
 بیانی کی کیسی داد داد کرتی ہے۔ درخند کے یہاں خود اس کو رتبہ
 سے کہ وہ الگ رہا۔ اور جس دن میں کو اندھنوں نے ہریت
 دی اور بدین چھوڑ دی اس دن بس بی بی کے غم ہی ہو رہا ہے۔

جھوٹے پردہ خدا کا عذاب

بنیاد کی ایک حدیث میں ہے آنحضرتؐ نے فرمایا میں نے دیکھا ہے کہ
 کو خواب میں۔ شب بیاں کی سیر کرتے ہوئے دیکھ جن میں ایک کھڑا تھا اور ایک
 بیٹھا تھا۔ پھر شخص کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں تیرہ کا ایک بڑا ٹکڑا تھا وہ کھڑا
 بیٹھے پر تھے۔ وہی کے منہ میں ڈال کر اس کا ایک طرف کا کھنڈہ لگا کر ہر دینے
 پہ اس انکڑہ کو دوسرے کھنڈے میں ڈکھائی دے کر اسی طرح کرتا تھا۔ اس شنائیں پہ کھنڈہ
 ہوتا تھا اور پہلے وہ اسے پہناتا تھا۔ اس کے بعد دوسرے کھنڈے کی طرح پہناتا تھا۔
 نے حضرت جبریلؑ کو دیکھا کہ اس نے یہ بیان کیا کہ یہ کون سا ہے۔ وہ کہہ رہا
 عذاب کیوں دیا جا رہا ہے۔ انھوں نے اسی بیانات کی تشریح کرتے ہوئے بیان کیا
 یہ شخص جھوٹا ہے یہ جھوٹی بات کہتا تھا۔ اس کی جھوٹی بات صرف۔ ہم میں مشہور
 ہوتا تھا۔ تھی قیامت تک اس کو اسی طرح عذاب ہوتا رہے گا۔

اولاد کے پرورش کرنے کا طریقہ

ہمارے چاہیے کہ بہت بہت ہی خیر رکھنے کی ہے کہ
بچپن میں جو عادت میں بزرگی پہنچے ہو جاتی ہے وہ عذر نہیں
ہو سکتی۔ اس لیے بچپن سے جو عادتیں نکالیں ان باتوں کا ترتیب
و رد کر دیا جائے۔

۱۔ نیک بخت دین و عورت کا دوست پارہاں۔ دوست کا
بڑا اثر ہوتا ہے۔

۲۔ عورتوں کی عادت ہے کہ بچوں کو کہیں سپاہی
سے ڈراتی ہیں کہ وہ ڈر کر روتے ہیں اس سے سو بڑی بات
ہوتی ہے۔ اس سے بچے کا دل کمزور ہوتا ہے۔

۳۔ اس کے دوست پارہاں کے لیے درجہ رکھنے
کے لیے وقت مقرر رکھتا کہ وہ تندرست رہے۔

۴۔ اس کو صحت سترا رکھو اور گرمی میں ان کو ڈالنا

نہا یا کرو اور سردی میں گرمی کی سے دوپہر کے وقت روزہ نہ منہا
کر دو کہ اس سے تندرستی قائم رہتی ہے۔

۱۵۔ اس کا بہت بناؤ سنگار نہ کرو۔

۱۶۔ گر گرہ ہڈیوں کے سر پہ نہ بڑھو۔

۱۷۔ رات کے وقت روزہ نہ اس کی کھجکوں میں نہ کرو۔

لگایا کرو۔

۱۸۔ گر بڑی ہے اس کو جب تک پہنچے اس کے

لٹق نہ ہو جائے نہ پھر نہ پھنڈو۔ اس سے ایک ٹون کی بات

کا شہر ہے۔ دوسرے بچپن ہی سے زہر کا شوق دیکھ کر

چلی نہیں۔

۱۹۔ بچوں کے ہاتھ سے غریبوں کو نہ کچھ پیسہ دے

یہی چیزیں دوا ہو کر۔ کسی طرح کی شے کی چیز ان کے

مہمانی ہاتھوں کو یہ روز بچوں کو نصیب کرنا روزگار کی کوتاہی

کی مدد ہو مگر یہ دیکھ کر کہ تم اپنی ہی چیزیں ان کے ہاتھ

ست دے دیا کرو۔ خود چیز ہیز شروع سے ان کی ہر شے کو

سکی کو درست نہیں۔

۲۰۔ زیادہ کھانے اور پینے کی بات اس کے سامنے

کر دو مگر کسی کو نہ ملے کہ نہیں بکھڑا اس طرح کہ بڑی بہت

کھانا ہے۔ اس کو حبشی سمجھتے ہیں۔ اس کو تین ہاتھ

۱۲۰۔ اگر مرد کا جو سفید پیر سے کی غایت اس کے دس میں
پیدا کرو۔ اور زمین اور کھیت کے لباس سے اس کو نفرت دروڑ
کہ اپنے پیر کے رنگ سے پہنتی ہیں۔ تو مائیں اور عورتیں ہمیشہ
اس کے ساتھ ایسی باتیں کرتی ہیں۔

۱۲۱۔ اگر مرد کی ہوجیب بھی زیادہ رنگ چرائی بہت عذر
پاس دینا کھیت کے پیروں کی عادت دروڑ۔
۱۲۲۔ اس کی سب عورتیں پیر کی نہ کر دے اس سے مزاج
بگڑ جاتا ہے۔

۱۲۳۔ چنانچہ بہت سے دروڑ خاں اس کر گروہ کی ہوجیب پہنے
پہنوب کو انور اور پیر کی ہوجیب کی عادت ہوجیب و س کی۔
۱۲۴۔ جن بکڑوں کی عادتیں غریب ہیں یا پڑھنے سے
پہنتے ہیں۔ یا کھیت کے کھانے پیر سے عذر ہیں۔
۱۲۵۔ اس پیر کے بیٹے اور ان کے ساتھی کھیت سے نہ کر پیر۔
۱۲۶۔ ان بکڑوں سے نہ کر نفرت دانی۔ جو ہوجیب و س
پہنتے ہیں۔ کسی کو ایک کر عذر یا پیر کی ہوجیب کی عادت
۱۲۷۔ ان بکڑوں کو سکو رہا ہے تو بہت باتیں کہنا ہے بات
پہنتے ہیں وہ بہت دروڑ دینا۔ پیر کی ہوجیب کا نہ سوچنا۔ درجیب
۱۲۸۔ ان باتوں میں سے کوئی بات ہوجیب و س کو دے کر اس کو دروڑ
پہنتے ہیں۔ دروڑ نہ کر سکتے ہیں۔ پیر کی ہوجیب کا نہ سوچنا۔

۱۷۱ اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ سے یا کسی کو زبردستی منسوب
منسوب نہ کرے۔ ایسی باتوں میں رڈ پیا۔ ہمیشہ کے لیے
بچہ کو غور دینا ہے۔

۱۸۱ بہت سویرے نہ سوئے دو۔

۱۹۱ سویرے جاگنے کی عادت ڈالو۔

۲۰۱ جب سات برس کی عمر پہنچے تو اسے ناز کی عادت

ڈالو۔

۲۱۱ جب کتب خانے کے قریب میں مریاوسے۔ توں

قرآن شریف پڑھو۔

۲۲۱ چوبیس تک ہر گزے دین دو۔ اس وقت پڑھو۔

۲۳۱ کتب خانے میں کچھ دن بیت نہ کرو۔

۲۴۱ کسی کسی وقت ن کو نیک لوگوں کی صحبت میں

وقت سنایا کرو۔

۲۵۱ ن کو جیسا کہ ہیں مست دیکھ دو۔ باتیں مانگنی

معتداتی کی باتیں یا شرع کے خلاف مضمون نہ لکھو۔

وقت یا غریبوں وغیرہ میں۔

۲۶۱ اس کی کتابیں پڑھو۔ جس میں دین کی باتیں

دنیا کی ضروری کارروائی آجائے۔

۲۷۱ کتب خانے کے کسی قدر دل بہانے کے لیے

نہ کر سکتے ہیں نہ جانت دیتا کہ اس کی طبیعت کدو نہ ہو جس سے کہیں کھیل ایسا ہو
تیس ہیں کہ کدو نہ ہو نہ چوڑا گتے کا اندیشہ نہ ہو۔

۲۸۱۔ آتش بازی یا جب فصول پھیر رہے ہوں اپنے لیے پیسہ نہ دو۔
۲۸۲۔ کھیل کرنا شے دھندلے کی عادت نہ دو۔

۲۸۳۔ در در نظر رکھوئی ہنس سکو دو جس سے ضرورت اور مصیبت

کے وقت پر پیسے کی فصل کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا کر دیتے۔

۲۸۴۔ چریوں کو تھکا دینا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ در ہنر حساب کتاب

کام کے۔

۲۸۵۔ بچوں کی عادت ڈالو کہ ہر کام اپنے ہاتھ سے کیا کریں۔ پانچ

دیکھتے نہ ہوں۔ ان سے کہہ دے کہ رات کو بچو نہ اپنے ہاتھ سے

بکری دیں۔ صبح کو سویرے کچھ کر تمہارے حقیقت سے بھلا دیں۔ پتوں کی

کھڑکی پٹ نہ مٹ رہیں۔ آدھری پٹ خود ہی کیا کریں۔ پٹ کے خواہ

میں پٹ یا سب سے پہلے یہی جگہ ہیں جہاں بیٹے نہ ہوں۔ ان کو

کو خود ہی کر دینا اور یہی اور گتے کو چھان کر کے ہیں۔

۲۸۶۔ رزمیوں کو یہ کہہ دے کہ جو رزمیہ سے بدن پر ہے رت کو

سونے سے پہلے درجہ کو جب کھڑا دیکھیں یہ رزمیہ

۲۸۷۔ رزمیوں سے کہہ دے کہ جو کام کرنے پکانے، سینے پر ہونے،

باز کر کے، چیزیں کا گھر میں جو کرے اس میں گھر کر کے دیکھا کر دے کہ

باز کر دے کہ دیکھنے سے ذہن نشین ہوتا ہے۔

۱۳۵) جب بچہ سے کوئی بات غلطی کی تھی ہر ہمت پر خوب شاہد
 دو۔ پیہ کر دیکھ اس کو کچھ غم دوتا کہ اس کا دل بڑست۔ جب اس کی بڑی
 بات دیکھو۔ اس قدر ہی ہیں اس کو سمجھو کہ دیکھو بڑی بات ہے۔ دیکھنے
 والے کی کہتے ہوں گے اور اس جس کو خبر ہوگی وہ اس میں کیا کہے گا۔ خبر دے
 پھر نہ کرنا۔ سخت دیکھو یہاں نہیں کیا کرتے۔ یہ کرکے ہی ہو کر
 تو مٹا سب سزا دے۔

۱۳۶) اس کو چاہیے کہ بچہ کو پاپ سے ڈرائی رہے۔
 ۱۳۷) بچہ کو کوئی کام چاہا کر نہ کرنے دو۔ کہیں ہو یا نہ ہو۔ کوئی
 اور شخص ہو۔ جو کام چاہا کر کرے۔ سمجھو ہمارے وہ اس کو برا بھلا سے روکو
 وہ برا ہے تو اس سے چھڑو اور اگر چاہا ہے جیسے کہ مینا کو اس سے کہو
 کہ سب کے سامنے حالت پٹ۔

۱۳۸) کوئی کام محنت درد زرش کا اس کے ذمہ مقرر ہوا ہے اس سے
 محنت در محنت رہے۔ کہتی نہ آئے۔ پس وہ۔ مثال دیکھو کہ بچہ کو
 ایک آدمی مسکین چھینا اور دیکھو اس کے لیے چھینا چھینا ہو گیا۔ اس
 میں یہ بچہ ہی نہ دیکھو۔ اس کو مٹا کر غریب نہ کہیں۔
 ۱۳۹) چھینے میں تاکو کہ بچہ کو بات ہو ماری نہ پے۔ نہ کر دے ہر حال کو

نہ پھینکے۔

۱۴۰) اس کو بڑی سختی کرنے کی غرض تو یہ ہے کہ اس سے
 چپ سے نہ بڑھو۔ اس کی نہ بکھڑے پائے۔ یہاں تک کہ پھینکے ہو ہو

ہیں بیچید کر اپنے کپڑے یا مکان یا خاندان یا کتاب یا رقم و عورات و خجینہ کی

100

۱۔ ہم کہیں بھی اس کو دوپار پیسے دے دیا کرتے تھے کہ پھر پھر کے
موانع نہ بن کر کیا کرتے بلکہ اس کو یہ عزت دے کر کہ وہ چیز تم سے چھپا کر نہ

موانع خرافات کیا کرے بھگتوں کو یہ غارت قرار کہ توف جہیز تہ سے چھپا کر نہ

ختم شد۔

۱۴۰۰ء میں کراچی میں ایک مسٹر علی محمد نے اپنے بیٹے کا سر لقیہ
سکھانے کا تجربہ کیا۔

کتابخانه شخصی حضرت مولانا

کتابخانه کاغذی

درست است که هر دو در این باب

کتابخانه عمومی مسجد جامع کاشان

کرامت مذکور بہ بہت پہری پہری نہ کہ خوب چہا چہا کہ کہ جب

نیک اختر ناس روز مرہ انظمہ منویں نہ یکسر بسا من تمیز کے ساتھ لکھیں گے

یہ کہ مشہور بادشاہوں کے ہر وزیر کے پاس ایک خاص فن ہوتا ہے اور ان کی تعلیم اور تربیت کے لئے ایک خاص فن ہوتا ہے اور ان کی تعلیم اور تربیت کے لئے ایک خاص فن ہوتا ہے

پس از آنکه در وقت بیرون رفتن از کلاس

نہ نے پہلے نہ کہ جس کے بعد پانچویں نہ پانی سپر سے پانچویں نہ

نہیں سناں یہی پیچہ۔ کی نے کے بعد اللہ کا شکریہ کر۔

محفل میں

اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ

جس سے مراد دُوب سے ملے نرمی سے بدھو محفل میں تھوڑے نہیں
 وہاں تاک صاف نہ کرے۔ اگر ایسی ضرورت ہو وہاں سے اٹھ چلی جائے
 وہاں اگر حمایت یا چھینک آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے۔ اور پست کر دے۔ کسی
 کی طرف پشت نہ کرے۔ تھوڑی کے نیچے یا تھوڑے کے نہ بیٹھو۔ ٹکلیوں کو
 نہ چٹنی ڈالے۔ بد ضرورت یا کسی کی طرف نہ دیکھو۔ دُوب سے بیٹھتی رہو۔
 بہت نہ بدلو۔ بات بات میں قسم نہ لے۔ وہاں تک ممکن ہو خود کو نہ
 شرماتے کرے۔ جب دوسرا شخص بات کرے شرب ترقی سے سنو تاکہ
 کام نہ بچے۔ بدلتے کرنا کی بات نہ سنو۔ یا منع کر دو یا دُوب سے اٹھ
 جاؤ۔ جب تک کہ کوئی شخص بات پوری نہ کرے درمیان میں نہ بدلو۔ جب
 کوئی اٹھے اور محفل میں جگہ نہ ہو تو اپنی جگہ سے کھسک جاؤ۔ میں میں
 بیٹھو جو تاکہ جگہ بد جاوے۔ جب کسی سے عیب یا خفت ہوئے تو اس سے
 کہو اور جواب میں وہ سیکھواتے کہ کہو۔ اور عذر عذر کے سنو نہ
 کہو۔

مسائل والوں کیساتھ ادب و معاشرت

خونہ من کو جب بیویاں ہیں مثل اپنی والدہ شفیقہ کے مرنے پر
 وفات کی خبر مندی کر مقررہ عید پر خواہ تم کو تکلیف ہو یا رحمت میں
 ان کی مددگی کے خلاف ایک قدم بھی نہ چلو۔ زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکالو
 جس سے ان کو کھشت ہو۔ جب غصے میں پکڑو یا کوئی بات کہو تو
 ایسے الفاظ استعمال کرو جن سے ان کے استعمال کیے جانے میں ہنش
 و دامن نہ آئے کسی مد میں تنبیہ کریں ترقی پیش سے سن دو کہ ہنرش محال
 ورنہ اگر درستی بات بھی کہیں ترقی پیش رہو پیٹ کر جواب نہ دو۔ ان
 کی خدمت میں اپنی امداد کے کرور کسی کام کو دوسرے سے کہیں تو
 ان کو اپنی طرف سے جب دو بخشہ کی تنبیہ ہو۔ تخریش پسند والدہ مدد
 کے کرور جن مرتبہ نے غرض من کے ساتھ کرور کہنے میں جب کا بیان
 کیا ہے اس طرح یہاں بھی لیا نہ رکھو۔ غصہ کوئی دریافت کرے کہ وہ کہاں
 گئے ہیں۔ جواب میں کہہ کر ان کو جگہ نشینیت لے گئے ہیں۔ اگر کوئی دریافت
 کرے کہ وہ کہاں ہیں انہوں نے کیا کیا ہے تو تم جواب میں کہہ کر کسی
 طرح فرمایا ہے جتنی ممکن نہ کہے کہ ہم پہنچائے ہیں ان کی خدمت کرنے
 میں کوشش کرتی رہو۔ ان کی تشریف و غیرت میں جانا ہو تو اپنی شوہر یا شہرینہ
 سے اس سے پہلے کہے کہ وہ جانتے ہیں تو یہاں وہ نہ مت جاؤ۔

اور بیوی جتنی دے سکتی ہے سب کچھ اپنی بہنوں کے لئے کر دے اور چھوٹی بھائی اور چھوٹی
 بہنوں کی طرح بڑا کرے کیونکہ جیسا کہ میں نے بتا دیا ہے وہ بڑا کر دے اور
 تمہارے ساتھ ساتھ کرے۔ اگر وہ ایک دوسرے کے لئے نہ کر دے تو کسی ایک
 کو دیکھو۔ یہ بڑا کر دے اور دوسرے سے اس کا ذکر نہ کر دے کسی دوسری کے
 لئے۔ یہی چیز ہے کہ غیبت نہ کرنا۔ غیبت بہت برا کام ہے۔ غیبت ہی سے
 آپس میں کینہ اور نا اہمیت پیدا ہوتی ہے۔ غیبت غور میں نہ کرنا۔ یہی چیز ہے
 کوئی خاص کلمہ نہ کہہ دے۔ اس میں وہ بڑا کر دے اور دوسرے کو غیبت نہ
 اس کا نام نہ لے۔ اس کے لئے یہ چیز ہے کہ اس کی بڑائی کا ذکر کیا جائے اور نہ اس
 میں اور بڑائی نہ کہے۔ اور بڑائی پائے تو وہ بہت بڑا ہو جائے گا۔ اور یہ غیبت
 سے بچنا زیادہ اہم ہے۔ چونکہ تمہاری سہیلی کی بات سے تو یہی رشتہ داروں
 کی اور دوسروں کے ساتھ نہایت شفقت کرنا۔ ہائی سے پیش کرنا۔
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بڑوں کا رعب نہ کرے
 اور چھوٹوں پر شتم نہ کرے وہ جہنم میں سے نہیں ہے۔
 جہاں تک بڑے سے اس کا کیا معاملہ ہو اور اس پر شفقت
 اور بڑوں کی تعظیم ان کے سب پر کرنی چاہیے۔ اور اس کی طرف بڑے
 سے ہر وقت توجہ زیادہ کرے۔ اور نہ تو اس کی طرف سے کسی چیز کی ہمت
 نہ کرے۔ اس کی مدد کرے۔ چاہے وہ کس سے نہ ہو۔ اس کے لئے یہ چیز ہے
 کہ وہ دنیا میں بڑا ہو۔ اور اس کی تعظیم اور تکریم کرے۔ اور اس کی طرف
 احترام کرے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ بڑے کی تعظیم کرے۔ اور اس کے لئے یہ چیز ہے

[illegible]

انتظام خانہ واری

[illegible]

نوبت پہنچے۔ اس وقت سے لے کر کمپاس میں زیادہ خرچ کرنے والوں کی اور
 کچھ سی کرنے والوں کی دولتوں کی مذمت فرمائی ہے۔ وہ اس سے اتنی محبت
 ہو کہ ایک ایک پیسے کو تھوک لگا کر رکے اور اپنی ضرورت پر کچھ خرچ نہ کرے
 نہ اتنی فراخ دلی کرے کہ پیسے کی جگہ دو پیسے خرچ کر دے۔ غرض جتنی ضرورت ہو
 اتنا خرچ کرے۔ جتنی چادر ہو اتنے پیر کھیلے۔ اپنے سے بڑوں کی ترس
 نہ کرے۔ اگر روز نہ کا حساب لگا لیا کرو تو بہت بات ہے کہ بعد میں مارنے ورنے
 ہوتے رہیں۔ جس وقت یہ ہو دیکھو اور اگر کبھی کسی شہر پر دیکھ دو کہ وہ شہر میں
 اطمینان رہے۔ اگر کسی کو مرض دولت اس کو کبھی تکرر ہو کر لیا کرو تو حسیب لوتہ
 اس وقت بھی دیکھ کر لڑا کہ کھسول نہ پڑے۔ وہ بھی دیکھ دو کہ وہ شہر
 ہر شے کی تعداد دیکھ کر لڑا کہ لیتے وقت سے پہلے منہ لے میں بہت
 ہو کر کوئی چیز کہ ہر روز اور ہر لمحہ میں ہر شے کہ خدا پر نہیں آتا۔ اس پر ہر
 اس سے کہ ہر شے کہ اس طرح کہ تمام طرح کی چیزوں کی یہ نہ کہ ہر شے کہ ہر
 تو اس میں بہت فائدہ ہوتا ہے کہ کیا کہ چیز ہے اور جتنی سبب۔ ہر شے کہ ہر
 کوئی چیز کہ ہر روز اور ہر لمحہ میں ہر شے کہ خدا پر نہیں آتا۔ اس پر ہر
 ہے واپس نہیں آتی۔ اس طرح ہر شے کہ ہر لمحہ میں ہر شے کہ ہر شے کہ ہر
 ٹھکانے رکھو۔ جو چیزیں یا چیزیں ہر وقت کی ضرورت کی ہوں وہی ہر شے کہ ہر
 باقی چیزوں کو نہ رکھو۔ وقت ضرورت نہ کہ میں۔ ضرورت ہو کہ ہر شے کہ ہر
 کے بعد اسی جگہ رکھ دو۔ کوئی اور جگہ نہ رکھو۔ اس طرح ہر شے کہ ہر
 چیزیں کہ ہر شے کہ ہر شے کہ ہر شے کہ ہر شے کہ ہر شے کہ ہر شے کہ ہر

پڑے رہیں۔ اور فی رشتہ کی چیزوں کی خبر لیری رکھو۔ خاص کر برسات سے پہلے
 اور برسات میں کبھی جس روز بارش نہ ہو وہ روز پھوپھو کی ہوئی ہو اس روز
 کپڑوں کو دھوپ لگا کر ٹرنک یا بکس میں بند کر دو۔ نیمہ کے پتے یا نقرات کی
 گولیاں ان میں رکھ کر بیکریں نہ لے۔

ہم نے یہ چند نصیحتیں بیان کر دی ہیں۔ مگر تفصیل دینی ہو تو یہ ہے
 رسالے "مسند بیہوش" حتمہ دوم میں درج فرمائی ہیں۔ اگر آپ ان ہدایات
 پر عمل کریں گی تو اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں کامیابی نصیب فرمے۔
 دنیا میں بھی بہت درخشندہ ہیں جی بہت نصیب ہوگی۔

چھوٹی قسم کھانے پر خدا کا غصہ

فرمایا ہے کہ جس نے کھانے کی لذت قیامت کے دن تین آدمیوں سے
 کھانے کی جگہ پر تین کی جانب رحمت کی نسبت دیکھ لے گا۔
 وہ شخص جو اپنے وسیلے پر احسان پہنچائے اس کے ساتھ کھانے کی لذت
 کرنے کے بعد احسان چاہنے والے (۲۱) وہ شخص جو کھانے کے بعد احسان
 نہ کرے اور کھانے کے بعد احسان نہ کرے (۲۲) وہ مرد جو اپنے پانچ گنا
 سے زیادہ کھانے کھائے۔

مسلمہ
 اف۔ مگر عورتوں کو چاہیے کہ وہ پانچ گنا کھانے سے بچیں۔

مسلمان بیوی

حقہ دوم

پندرہ لاکھ روپے کا ہزار ہا شکر ہے کہ مسلمان بیوی
 کو دوسرے مسئلہ میں چونکہ کشتہ کی طرف غور نہ کیا گیا
 ہے اور وہاں روز بہ روز کہ پست و بدین کی طرف بڑھ رہی
 ہے اس لئے اس پر اپنی تعلیم و تربیت اور عزت و شرف درست
 کرنے کی ترغیب اور دوسرے رشتہ داروں کے حقوق اور
 شہریتوں کے شہریتوں کے ساتھ برتاؤ کرنے اور
 جس میں تباہ کرنے کے خطر ہے اگر یہ کی حفاظت اور
 بچانے کی پرورش اور ان کی تعلیم و تربیت کے وسیع
 غریب و کمزیر کی باتوں کے انتہائی سیدھے اور سیدھے
 کی باتوں کے لئے اگر یہ اور تعلیم کی نو بہرہ نہ ہو
 اور ان کے لئے اگر یہ تعلیم کے لئے اگر یہ تعلیم کے لئے
 کہ اس کی اور اپنی زندگی کے لئے اگر یہ تعلیم کے لئے
 سے نہ ہو کہ ہندو قوم کے لئے اگر یہ تعلیم کے لئے

باپ اس کے ساتھ شرف اور احسان کرتے ہوں یا نہ شرف اور احسان

کرتے ہوں۔ پھر رشاد فرمایا:

وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا احْسَنُوا إِلَىٰ آبَائِكُمْ
كَمَا احْسَنَ إِلَيْكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ
تَعْلَمُونَ ۚ قُلْ نَحْنُ عَابِدُونَ اللَّهَ ۖ إِنَّا كَانُوا
عَلَيْهِ قَوْمًا مُّسْلِمِينَ

اپنے والدین کے ساتھ ہمیشہ اچھا
کیا کرتے ہیں۔ ساتھ یہ دونوں یا
ان میں سے کوئی ایک بڑھا تو

بانت تو انہیں اچھرا اور تنہا
بھجوا کر گھسیٹ کر لے کر آئے ہیں

پیر ۱۵ آیت ۲

نہیں جو کہ ان سے کشتہ ہمیشہ اب انہیں سے کرتا۔

حدیث شریف میں ہے: باپ سے پیسہ نہیں پڑا، اگرچہ ماں باپ
اس پر غم کریں۔ اگرچہ ماں باپ اس پر غم کریں۔ اگرچہ ماں باپ اس پر
غم کریں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے رشاد فرمائی کہ:

موسیٰ پر مسلمان ہونے سے باپ کے ساتھ احسان کرے۔ وہی کی نافرمانی
کے پھر وہ برے تر سے تر میں شکریہ گزرا اور چھوٹی کرے وہ ان کوں کا۔

وہ جو میری فرزند برادر کی کرے۔ وہاں باپ کی نافرمانی کرے اور یہ تو
بھی کرے تب بھی میں اس کو نافرمان کہوں گا۔ اگرچہ یہ حق عبد رب ہے

اور حق عبد رب نہ تھا اسے معاف نہ فرمائیے گا۔

مشورہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشاد فرمائی: ماں کی زبان
کے حق میں بہت تیز کیستے ہیں ہوتی ہے۔ اور ایک بچہ رشاد ہے کہ

ہاں کی خدمت کر دیوں کہ اس کے تہ مول کے نیچے بہت ہے اس قسم
 کی بہت سی حدیثیں ہیں زہدین کی خدمت اور ان کی فرہاد برداری کی تاکید
 ہے۔ یہاں ہے اس سے کہ انہوں نے تمہارے خاتمہ میں مٹی کی گلیاں بڑھت
 ہیں تمہاری خاطر مٹی لافین باب باب کے گزاریں رقم ذرا بہار ہو گلیں۔
 در ذرا ہے پھر گشتوں تمہاری خدمت کرنے میں گشت سے رقم ذرا ہی
 تکلیف ہیں بہرہ بریں اور وہ ہے پار سے تمہاری اس تکلیف کو دور کرنے
 کے لیے شروع ہوں تکلیفیں گشت کے کوئی ہو گئے۔ انہوں نے تم سے
 کہہ کی خاطر ہی دن دن درازت کر تے ہیں۔ انہوں نے تمہیں خوش
 خدمت کرنے کے لیے شروع کیا ہے۔ یہ شروع ہوا ہے کہ تمہاری ذرا ہی
 ہر شبانی انہیں اس قدر پریشان کر دیتی تھی۔ تمہاری ذرا ہی تکلیف سے
 نہیں اس قدر حدیث پہنچتی تھی۔ تمہیں سب سے کہہ کی باتوں نے ان کی
 تہ خدمتوں کو کمزور کر دیا ہے۔ یہ شروع ہوا ہے کہ انہوں سے کہہ
 بہرہ بریں کے دن پر تو ہونے لگی ہیں۔ یہاں گرا دیا تھا۔ اور بکلی وہ
 تمہاری عہدہ و تربیت کے ہر وقت خود امش مشدہاں اور ان کی ذرا ہی
 خود ہی ہے کہ تمہاری ہر شے میں رک رک ایک یہ شروع ہوا ہے کہ وہ

تغیر آپ ہو۔

انہوں نے کہا کہ میں اپنے سے چھوٹے اور پختہ چاہا اور یہاں
تک کہ خدق و کارب کی خوبیوں سے وہاں کے لوگ بھی پابستہ ہیں اور ان کی
پیشانی پر نورانی شے ہے کہ تمہاری تعلیم ان پر بہت آگے گزر رہی ہے۔

جَنَاحِ الْاِيْمَانِ سَبْعَةٌ وَقَالَ
رَبِّ دَعَاهُمَا كَمَا رَتَّبْنَاهُنَّ
صَغِيرًا

۱۰۰۰

پانچ بیویوں کوں کے "بھوت"
تک نہ کہنا ورنہ ان کو جبرگنا اور ان
سے خوب گدب اور ترمست
بات کرنا اور ان کے ساتھ شفقت
سے انکساری کے ساتھ چلے رہنا

اور ان کے سینہ پہ ہاتھ کرتے رہنا کہ اسے میرے پروردگار ان دونوں پر
رحمت فرما دے کہ انہوں نے مجھ کو بچپن میں پرورش کیا۔
اس آیت میں پروردگار ہر انسان کو تائید فرماتے ہیں کہ سب سے
بڑے برادر میں پروردگار کے ساتھ یہ سب سے بڑے سوا کسی کی بندگی نہ کرے
یعنی اس کے ساتھ کسی دشمن نہ کرے۔ یوں کہ تعلق اس سے
کو پیدا کیسے۔ بچپن میں باپ کا حق ہے حب ماں کے پریت سے بچہ
پرید ہوتا ہے تو اس کی ہر حرکت پرورش و تربیت دیتے ہیں ماں باپ
کرتے ہیں۔ اس لیے ان کو برادری و شکرگزاری کی امید ہوتی ہے۔
وَعَلَيْكَ اِيْمَانٌ رَاسِدٌ
حَصْنَتُ الْاِيْمَانِ وَشَنْعُ الْاِيْمَانِ
وَفِيهِ مَعْنَى اِيْمَانٍ اَنْتَ سَائِرُ
وَرَبُّكَ اَعْلَمُ

دوسری جگہ ایشیاء :
ہم نے انسان کو اس کے ماں
باپ کے متعلق تائید کیا۔ اس کی
ماں کے مختلف پریشانیوں سے
اس کو تربیت میں رکھ کر اور بڑے
میں اس کو اور بڑے چاہتے ہیں تو میری

اور اپنے ماں باپ کی شکریہ ادا کرنا اور یہ میری طرف سے ہے۔
 اس آیت میں ماں کا حق باپ سے زیادہ نمایاں ہے۔
 حبیب تک پریت میں لیے پھرتی تھی اور تک تک میری تھی۔
 تنہا ہی کے ساتھ اس کو بہت دیر پہلے میں اپنی چھٹی سے دو دو پڑیا
 اور اس کی ختیاریں اور کھینچیں تھیں کہ سچے کی تہ پریت فریادی اور اپنے آرام
 پہ اس کے گرد تھیں وہی اس لیے اس کا انسان اور اس کی شکریہ ادا کرنا
 باپ سے زیادہ تھی۔

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
 إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَ
 رَضَعَتْهُ إِهْدًا وَحَنَانًا
 فَكُنْ ذَا شُكْرًا شَجَرًا رَبِّ
 أَنْزَلْنَاهُ أَنْ نَسْأَلُكَ الْبَلَاءَ
 نَعْمَةً عَمَّا وَاعَى وَابْنًا
 حَمَلَتْهُ تَحَنُّنًا وَابْنًا
 رَبِّ شُكْرًا رَبِّ شُكْرًا
 اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

یہ سورۃ یوسف

یہ سورۃ یوسف میں ہے کہ باپ پر شکریہ ادا کرنا ہے
 یہ سورۃ یوسف میں ہے کہ باپ پر شکریہ ادا کرنا ہے

تھا کہ جس میں ہے کہ تم زندگی کی راہ میں کس منزل سے گزر رہی ہو اور کس
 میں مغرب میں قدم رکھنے والی ہو۔ کیا تم جانتی ہو کہ تمہاری دنیا اب تک چر
 پے چھین گئی وہ آئینہ دنیا بھرتے والی ہے۔ آج تم جو بے لکڑی کی زندگی گزار
 رہی ہو آئینہ گئے دیں منزل میں تمہیں ہر قدم پہنچو نہ گھر سے کہہ دینا ہو گی۔
 اب تک تم جو رزمہ دارانہ طور پر کام کرتی رہی ہو۔ آئینہ تمہیں ہر کام کے سلسلے
 میں اپنی ذمہ داری کی نشان دہی کر رہا ہے کہ اب تمہاری تمام رز د میں اور
 نعمت میں انجام کی نگرانی سے یہ یاد رہیں۔ آئینہ تمہیں ہر رز د میں خواہش کے
 خلاف سے ہٹانے کے نتیجہ پر گاہ رکھتی ہو گی۔ اب تم اپنی تجویزوں کو دراصل
 سے منور کی ہو رہی ہو۔ آئینہ تمہیں دوسروں کی تجویزوں کو ماننا پڑے گا۔ غرضیکہ
 حسب تمہاری دنیا ہی پر کیا ہے۔ تمہیں جس طریقہ سے اب کام کر رہی
 ہو یہ طریقہ آئینہ ثابت پتہ پر کیا ہے۔ اب تمہیں اپنی امور پر چرچہ
 اور پڑتا ہے۔ ہر کام میں سے بہت سے امور ہوں گے کہ ترک کرنا پڑے گا اور بہت
 کاموں میں ترمیم کرنی پڑے گی۔ اس وقت تمہاری زندگی کو ہر شعبہ ایک
 نئے درجہ سے لے رہا ہے کہ تمہیں بعض وقت ذرا سی بات پر اس قدر منہ پھیر
 گئی ہو کہ تمہاری دنیا تمہیں سمجھتی ہو کہ تمہیں مانیں۔ اب انی تمہیں ہر کام
 دیکھتے ہیں تمہیں تسلیم نہیں کرتے۔ اب تمہاری خوشنودی سے تمہاری سمجھ میں
 نہیں آتی۔ اب تمہیں سمجھنے کے لیے تمہاری دنیا اور دنیا میں ہر کام
 یہ بات کہ تمہاری دنیا میں ہر کام کرنے پر لگتی ہے۔ کہ یہ بات تسلیم
 ہے کہ یہ بات تمہیں سمجھتی ہو کہ دنیا میں ہر کام کرنے پر لگتی ہے۔ کہ یہ بات

کہیں زیادہ دوسروں کی مرضی پر چل کر گئی پھر اس کی مرضی میں اپنی مرضی سے
 زیادہ دوسروں کی مرضی کا خیال رکھنا پڑے گا۔ تقیہ یعنی منہ پر ہارنے
 سے پہلے یہ سوچنا پڑے گا کہ میں سے کتنی حیات اور ان کے عزیز اقرب
 تک کی سائنس کو درس دینا کا کون سا کام ہے اور کتنا ہے۔

یہ زندگی کا کس قدر غریب انسان ہے۔ بڑا گریا تھا۔ اس لیے
 زندگی گزارنے کا طریقہ ہی بدل گیا ہے کہ کتنا ہے۔ یہ سب تقیہ ہے کہ
 انکو یہاں میں گئے۔ اس کے احساسات میں مختلف قسم کی تبدیلیاں
 کی۔ کتنا ہے۔ یہ سب تقیہ ہے کہ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔
 تبدیلیاں ہوں گی کہ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔
 کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔
 کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔
 کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔
 کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔
 کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔
 کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔

یہ تقیہ ہے کہ اپنے عزیزاں و رشتہ داران و صہبائے
 کرام و اہل بیت کی شادی شدہ زندگیوں پر غور کیا جائے اور ان کے
 بچے پڑھ لکھ رہے ہوں۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔
 کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔
 کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔
 کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔ کتنا ہے۔

پہلے وقت حقیقت کی طرف غور کر رہے ہیں۔ اور اس وقت تمہاری
 بیوی میں نہیں اور ہمیں یہ خبر وقت سے کہیں کی طرح تمہارے ساتھ ساتھ
 رہتی ہیں۔ مگر وہ میں ساتھ رہیں ہیں۔ تھک، جان کے حساب سے اور
 یہاں تک کہ اس وقت اس کی کیفیت کو ساتھ دیکھ کر کشتی
 کرتے ہیں۔ تھک رہے ہیں اور ان کے چہرے کے رنگ بدلتے رہتے ہیں
 تو ان پر دوسرے وقت کی ان کے چہرے پر تھک رہے ہیں اور ان پر
 یہاں تک کہ ان کے دل میں کچھ بھی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ یہ
 سب یہاں تک کہ اس قدر کہ وہ یہاں تک کہ ان کے دل میں
 یہاں تک کہ ان کے دل میں کچھ بھی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ یہ
 یہاں تک کہ ان کے دل میں کچھ بھی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ یہ
 یہاں تک کہ ان کے دل میں کچھ بھی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ یہ
 یہاں تک کہ ان کے دل میں کچھ بھی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ یہ
 یہاں تک کہ ان کے دل میں کچھ بھی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ یہ
 یہاں تک کہ ان کے دل میں کچھ بھی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ یہ

وہ سب یہاں تک کہ ان کے دل میں کچھ بھی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ یہ
 یہاں تک کہ ان کے دل میں کچھ بھی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ یہ
 یہاں تک کہ ان کے دل میں کچھ بھی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ یہ
 یہاں تک کہ ان کے دل میں کچھ بھی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ یہ

کہیں کچھ یاد دیا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے ہوتا ہے کہ تم ہی سے ہر روز وہ
سے ملتی رہیں۔ جب وہ منتظر نہیں ہو سکتے ہیں کہ اور تم ان کو دیکھ سکو، تو
کچھ تمہاری یاد دہانی کس کس طرح سے چلی کرے گی اور تمہاری ہدایتیں
کس کس موقع پر محسوس ہوں گی۔ شاید تم اس وقت اس کا عین اندازہ نہ کر سکو۔ وہ
شاید تم سمجھ رہی ہو کہ یہ محسوس کی جاتی ہوگی کہ ایک گھر کو چھوڑ کر دوسرے گھر پر
جاء بڑا دل دہکاتا ہے۔ مگر صرف اتنی ہی بات نہیں بلکہ تمہاری زندگی کو بہت بڑا
انتخاب ہوگا۔ سہی لیے تمہاری زندگی کی اس جہم ترین تبدیلی کے وقت سے
پہلے تمہیں آگاہ کرنا پڑتا ہے تاکہ تم نے والے اور حیات میں تم سے کہہ
آئیں اور حیات کو مدد نہ رکھ کر تم اپنی زندگی کو ایسی لچکدار سے مٹھو نہ رکھ سکو۔
اکثر ان لڑکیوں کی زندگیاں تباہ ہوتی ہیں جو شادی کے بعد نے والے وقت
کی عاقبت اندیشی اور سمجھ بڑی سے کام نہیں لیتی۔

میں سمجھتا ہوں کہ تم شاید شادی کے بعد دارم رہو۔ میں یہ بھی بات نہ کر رہا
جو بھی قدم اٹھاتی ہو کہ فی سورت سمجھ کر اٹھاتی ہو۔ مگر کچھ بھی تمہیں چاہیے۔
تو یہ ضروری ہیں جن سے تم اپنے حیات کے مستقبل کو مدد دے سکو۔ اس
سلسلہ میں سب سے پہلی بات جو ذہن نشین کرنے کے قابل ہے وہ یہ ہے
کہ شادی دراصل سب سے زیادہ حقیقت میں شادی کسی کی خدائی نہیں ہے بلکہ
خدا رسوں کے حکم کے مطابق شادی کا عمل ہے۔

شادی کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ لڑکے اور لڑکی جو فی مرد و عورت ہوں ایک
نفس و عمل کے تحت زندگیاں گزارنے کا رازہ کہتے ہیں جس میں درج ذیل

دوسرے سے نسبتاً مخصوص اور محدود، درکار رہتی ہے۔ دونوں اس قدر
عمل کو اپنی اپنی حدود و طریقہ کے مطابق کرتی ہیں۔ ممکن مسرت گنجہ در اطمینان
بجائے بندے ہیں۔ اس کو دیباہ بنانے کے لیے قدم قدم پر دوزخ پاک دوسرے
کی غم میں مغمومیت اور ہمدردی کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔

اس میں ایک چیز یہ ہے کہ زندگی کے ہر لمحہ میں زندگی کے ہر لمحہ میں
مگر یہ حکومت سے ان کو کوئی گرفت کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مراد حکومت
کی سرپرستی اور نگہبانی ہے جو حکومت کی زندگی میں زیادہ سے زیادہ پیدا کر کے
کوئی نہ ہو تو وہیں پیدا ہونے کے لیے شوق و اشتیاق کا ذکر نہ کیا جائے۔ جس کو مختصر
کتاب سے پتہ چلتا ہے۔ یہ زندگی بھر کی ہر بات کہ جس میں ہر لمحہ کی اس
قدیریت کا پورا پورا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ یاں ہر لمحہ کی شریک حیات
تو ہیں۔ مگر مومن و مسکونہ زندگی ہے۔ کسی طرح غم و غم کے بھی بہت
سے فاصلے ہیں۔ یہ نہیں مومن کی زندگی کی رات کوئی لمحہ کے لیے جو مومن
پڑتے ہیں۔ یہ سب زندگی کی ایک لمحہ کی شریک ہے۔ ایک باہمی وابستگی ہے۔ ہر
بے گناہ زندگی کے چہرہ پر شادی سے پہلے وہ اپنی زندگی کے مستقبل جو نہ عمل
پر ہر لمحہ درستی کی گنجہ مطلق انداز میں بنا دیتا ہے۔ اس کے متعلق
ایک بار مومن کی زندگی میں ہر لمحہ کی شریک کی زندگی کے لیے ہر لمحہ
در اطمینان سے اپنی زندگی گزار سکیں۔ اس تمام کے بنانے میں ایک لمحہ کی

درستی کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔ اس تمام کے بنانے میں ایک لمحہ کی

موت پرست کی ساری میں شک نہیں تھا کہ انھوں نے جو دردِ مہر سے اپنے خاندان کی
 بہت سی لڑکیوں کو دھن دھن سے ہوتے ہوئے دیکھیں سب سے زیادہ خوب سمجھتی ہو کہ وہیں نہ
 تھوڑی کے بندائی نہ رہیں اس طرح نہایت ہی شہرہ رسی اور چہرہ رسی سے
 کہ لیں پڑ جائیں۔ اس لیے مجھے پورا کچھ دوسرے کے کہ تم ان دنوں کو نہایت
 اس لڑکی سے گزر رہی درویشی بات یہی نہ کرنا کہ شادی میں شریک
 ہونے والے ہوں تو اس کے متعلق سب کا تنقید کرنے کا موقع ہے۔

سب سے پہلے یہی کہان سے تھی اور سب سے پہلے وہ تھوڑے
 مترات تھے۔ شریک بہت درختوں کی زندگی کا ساکنی ہو کر اسی ہستی
 کے۔ شریک میں ہی زندگی کے دن گزر رہے تھے۔ اسی ہستی سے
 تھوڑے مستقبل پر بستر ہو کر اسی ہستی سے تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی
 کہیں بڑی کی۔ گریہ ہی ہستی پہلے کی تو تھوڑی مہر توں کی
 تھوڑے سندن کی ہستی کی اور نہ پڑتے کی تو تھوڑی زندگی تھوڑی
 درویشی کی کہ تھوڑے سندن کی ہستی کی۔ تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے
 زندگی کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی
 میں یہ تھوڑے سندن کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی
 تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی
 میں کی تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی
 وراثتی وراثتی کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی ہستی کی
 تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی تھوڑے ہی

آج ہمارے سامنے ہزاروں مثالیں ہیں کہ صرف اس
وجہ سے میاں بیزاری کی زندگیوں میں وہ تہ گتیاں کہ دونوں کے مزاجوں میں
تشدید رہا نہ دونوں ایک دوسرے کی عقلوں اور فہمیتوں کو نہ سمجھ سکے۔
میں کہتا ہوں کہ یہ واقعہ شواہد ہے ہمارے پڑوس میں ایک صاحب
آکر رہا ہے۔ وہ کسی دفتر میں اچھی پوسٹ پر ملازم ہے۔ تندرہ کوئی تھی۔ مگر
ایک چار سے بہت کم ہونے پر اس پریشان، مفصل سے نظر آتے تھے جیسے
کوئی بڑوں کے درمیان میں معذرت ہو کہ بے پروا کی بیوی نہ تھی بدتر
اور وہیں پر۔ مگر دونوں میں سے ایک کچھ دراصل یہ نہ تھی۔ شہر اور اس
بچہ بہت سے خوش تھے۔ یہ وہی تھی کہ کوئی تہ گتیاں نہ تھی۔ گھر میں کھانے
پینے میں کئی بڑی سونہ تھی۔ پڑوس میں بھی کوئی نہ تھی۔ مگر وہ
سب پڑوس تھا۔ کمری تھی ورنہ یہ چیز کی۔ وہ یہ کہ میاں بیزاری میں شہر
در تہ گتیاں۔ دونوں کے خیالات ہر محبت میں جو تھے دونوں کی رہائی
کی۔ مگر میں بھی متحیر نہ ہوتی تھیں۔ ایک دن دو دو ہفتہ رات ایک
کتاب پر پڑوس دوسرے ہفتہ پڑوس ہفتہ رات پر ہی تھیں۔ تہ گتیاں۔ میاں اپنی
سند پر تہ گتیاں تھے۔ بیزاری اپنی ہفتہ پڑوس تھیں۔ تندرہ کوئی تھی۔
تندرہ کوئی تھی اور تہ گتیاں کی وجہ سے یہ تھی کہ دونوں کے تھی ایک
دوسرے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ اس کی فکر نہ دونوں کی تھی کہ بیزاری
بہت تھی نہ بیزاری تھیں۔ مگر اس کا تہ گتیاں کی تہ گتیاں تھی۔
تندرہ کوئی تھی۔

نئی - مردی میں بات کو تھوڑا سیدھ کرتی ہے کہ شہر و شہر میں ن کا شہر
 ن سے ہے نہ محبت کرتا تھا۔ لیکن شہر کی مدد سے ن کی محبت کی قدر کی
 نہ کہ ہمیشہ شہر کی رشتے کے خلاف کہہ رہے تھے تو معلوم ہے کہ یہاں
 نہ کہیں یہ شہر کے بھی کافی برداشت کی مگر شہر کے ن دست نہ بدی نہ
 بہتر نہ یہاں کے تھے۔ یہاں تک کہ میں بھوی کا ایک بگہ رہنا دو فہر
 بھویا۔

میں یہ نہیں کہتا کہ میں مہمان ہیں میں شہر کی گفتی نہیں
 ہے۔ لیکن ن کی طرف سے بھی زیادتی ہوگی۔ مگر مجھے اس وقت
 نہ تو وہ نصیب نہ تھا کہ میں شہر کے دور پر کیوں کی طرف سے ہوں
 یہاں تک کہ شہر کی کسی کا ذکر نہ ہو کہ شہر کے ن سے ذرا سے مدد
 میں اس قدر شہر اختیار کی۔ شہر کی بیچ بیچ یہ شہر کے راستے دی
 لیکن شہر کی کوڑا لگتے کرتی نہ دیتی تھی۔ شہر کی یہ کہتی ہے کہ وہ رڈ اسی
 بات کو کہتے تھے جو میری طبیعت کے خلاف نہ ہوتی تھیں۔ درود کے جانے
 سے یہ اس قسم کی عورتیں پیدا کرتے رہتے تھے جس سے مجھے تکلیف
 پہنچتی تھی۔ مگر یہ بات سن کر دور رسان کی کہ میں نہیں کہتی۔ کوئی
 شہر بہت ہی رڈ اسی باتیں نہیں کہہ سکتا۔ شہر کی کوڑا لگتے پہنچنے والی
 ہیں۔ یہ شخص اپنے آرم، نمپن اور شہر کے سے یہ شہر کی شہر سے
 کہ مقتدر شہر کی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی شہر کی حیات کو پریشان
 کرنے کے لیے شہر کی کرے۔ کوئی بھی یہ نہ چاہتا کہ شہر کی باتوں

سے خود اپنی بھی زندگی تباہ کرے۔ درمیان متعینین کی بھی زندگی برباد
 کرے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ آپس کا اختلاف، بڑھ کر ہو، عورت اختیار
 کرے کہ ہر بات میں فی سخت کو پہلے نکلے۔ اور مرد مہر چھوڑ دے۔
 مرنے والے۔

غرض یہ بھی صورت ہو کہ دست کی حرکت دران کے شوہر
 کے درمیان بڑی کھینچ دوڑوں کی دوسری طرف کے مہر، در حقیقت درمیان
 آجے۔ اور انھوں نے سمجھنے کی کوشش کی۔ نتیجہ یہ ہو کہ بات بات میں
 جھگڑا ہوتے لگے۔ آخر کار عورت کے شوہر سے پیدا ہو گیا۔ اب درمیان
 دلپ کی کوئی تدبیر نظر آتی ہے نہ بیوی کی کوئی عورت اس کی دہائی سے
 دیکھتے شوہر کو کچھ بھی نہ دے۔ وہ پاپ درخت کی جھجک سے اس کے
 نہ بھی کرے تو اسے اس قسم کی شکایات کا سامن کرنا نہ چاہیے کہ عورت
 برداشت کر رہی ہے۔ مشکل تو زندگی ہے۔ ہاں کہہ سکتے ہیں کہ عورت
 برداشت کر رہی ہے۔ بد امن سے بھی نہیں بچتی۔ جس نے شوہر کو بتا
 کو ہم نہ سمجھ رہے ہیں کہ بات کی پیروی نہ کرے گی۔ اس عورت کو یہ پتا چلے
 بھی تباہ ہوا اور بڑے کمپنوں کا سامن بھی کرنا پڑا۔

ان مشاغل سے بچنے کے لیے عورت کی کہ یہ یہ محاسب ہے۔ میں نے نہیں
 کہہ کہ بیوی کو ہر جگہ با علم کی تعلیم کرنا چاہیے مگر یہ ضرور کہ وہ
 عورت کی ذرا سی دانش مندی سے کام لے۔ درمیان شوہر کے مرنے اور
 درمیان عورت کے مرنے کی نہ چاہیے۔ نہ مرد مہر کو کھینچ کر دیتی ہے

میرے خیال میں اگر کوئی بچہ درجہ اولیٰ میں ترقی نہ کرے تو اسے دوسرے درجہ میں
 کھینچ کر دے۔ درجہ اولیٰ میں نہ صرف نوکری کی تعلیم ہوگی بلکہ بچہ
 بزرگ کر کے شاد ہوگا۔ اور اگر وہاں درجہ اولیٰ میں نہ ترقی کرے
 اور خود ہی اپنی زندگی میں کوئی کام نہ کرے تو اس میں مایوس کر دے۔

مرد کی سب سے بڑی ذمہ داریاں خصوصیت پرست کر دے اپنی بات
 کی نفاذ کر دے۔ اور اگر وہ خصوصیت پرست نہ ہو تو اس کی بچہ کی کوئی
 سب سے بڑی ذمہ داریاں نہ ہوگی۔ اس لیے کہ اگر وہ بچہ کی پرست
 کر دے تو اس کے بعد اس کی زندگی میں کوئی چیز نہ ہوگی۔ اس لیے
 کہ اگر وہ بچہ کی پرست کر دے تو اس کی زندگی میں کوئی چیز نہ ہوگی۔
 اس لیے کہ اگر وہ بچہ کی پرست کر دے تو اس کی زندگی میں کوئی چیز نہ ہوگی۔
 اس لیے کہ اگر وہ بچہ کی پرست کر دے تو اس کی زندگی میں کوئی چیز نہ ہوگی۔

حققت یہ ہے کہ اگر کوئی بچہ کوئی کام نہ کرے تو اسے دوسرے درجہ میں
 کھینچ کر دے۔ درجہ اولیٰ میں نہ صرف نوکری کی تعلیم ہوگی بلکہ بچہ
 بزرگ کر کے شاد ہوگا۔ اور اگر وہاں درجہ اولیٰ میں نہ ترقی کرے
 اور خود ہی اپنی زندگی میں کوئی کام نہ کرے تو اس میں مایوس کر دے۔

ایک شخص نے کہا کہ اگر کوئی بچہ کوئی کام نہ کرے تو اسے دوسرے درجہ میں
 کھینچ کر دے۔ درجہ اولیٰ میں نہ صرف نوکری کی تعلیم ہوگی بلکہ بچہ
 بزرگ کر کے شاد ہوگا۔ اور اگر وہاں درجہ اولیٰ میں نہ ترقی کرے
 اور خود ہی اپنی زندگی میں کوئی کام نہ کرے تو اس میں مایوس کر دے۔

میں جب کہ قدم رکھا تو ایک ہی دین نظر آیا۔ چہندون تازیانہ کو کھڑکھٹاتے ہیں
 نذر سہ نہ اچھٹ کی شہزادہ بڑے کی۔ اور کھینچیں بندھتے ہیں مگر کھینچتے ہیں تو
 درزیب سنا لی دیتی تھیں۔ رشتہ رشتہ شہرہ حاصل تو دیکھ سب صبر و تہدیب بھٹی ہو
 ہر کا رنگ ڈھنگ بھی نہ رہا۔ سب سے دراز میاں تو روز دھن کی لالہ شہزادہ
 سے زیدہ متوجہ ہو کر رہا۔ اس کے کی شیر خد ابھی ہتھ پاتا ہتھ کہ چپوں نیلے
 کی۔ امریں سس الاریمہ بیگم کے عہد و قیام میں تھیں بڑی کا نام سہیلہ نہ
 بہرہ پائی ہوئی تھیں معدوم ہو کر چلی بدھن تھی اس کے سبب شہزادہ سے نہ بڑے
 کوئی تھی یہاں سے اس کے پاس پہنچی دیکھ کر تھیں نہ بڑے کا نام وہ بدھن تھی اس کے
 قابل تھیں مگر یہ بھی کوئی تھیں اور چھوٹی تھیں کا نام رشیہ تھی بڑے کی سات
 تھی بڑے کی تھی۔

عزیز نے سہ ماہی کا رنگ دیکھ کر پتے ہی پتے یہ کہہ کر پڑی تھی
 مریح کی مریح کے دن میں بی بیوں کے بیٹے سے بھی جلد پہ پہلی مریح
 سے بڑی نند کی تو کنگ کا ٹیکہ ہو گیا کہ سہ ماہی نہیں ٹیکہ کی سبب
 ہی تو ایک مریح آگئی تھی جو دیکھتے ہیں خوش مزاج سہ ماہی مریح کی تھی
 یہی آگئی تھی تو دل تڑپا کہ اس نے مریح کی تھی کہ پتا چلتی رہا یہاں
 پہلے ہی کو پہلے بنیہ درجہ پہلے مریح کہتا ہی تھا کہ سہ ماہی مریح کی تھی
 سہ ماہی پہلے مریح مریح درجہ پہلے مریح کی تھی مریح کی تھی
 یہ نند مریح مریح کی تھی مریح کی تھی مریح کی تھی مریح کی تھی
 مریح کی تھی مریح کی تھی مریح کی تھی مریح کی تھی مریح کی تھی

نکندہ ماں میں گھر میں ایک چھوڑا اور تھیں مگر سب فی حق سپرد فرماست ج
 گھر کی۔ رستہ میں دیکھ کر کہ زبردست درمند زور، عکسوں کی وہ سب
 سنتے۔ ایک کھتی کھیتی تھیں تھیں تھیں۔ غرض کہ یہاں تھیں تھیں
 تھیں اور تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 کمرہ معمولی عکسوں میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 کام تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

غریبوں کے لیے یہ ممکن نہ تھا کہ کسی کھیتی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 ایک دم عکسوں پر تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 دیکھ کر تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 بات جیت تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 وہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 دیکھ کر تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 جاتی تھیں۔

رہیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 کھیتی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 نہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 روئے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 سے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 بنائی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

کہ جب کہو پرچہ صاف مکرانی تھیں کہ قریب قریب یہ بات
 کہیں کہیں کہ تو ذکر کر رہی ہو وہ بات تو فدا کی تھی اور نواز بردستی پہنے پہ
 کوئی دوسرے سے تو اس کا یہ صفت کہنے کے ساتھ کہ کھوئی اس سے
 کہ کچھ دیکھ پڑی کہ یہ خوب اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ساتھ کوئی
 بات بھی نہ کرے۔ پھر منہ ہی ہیں۔ سب سے بڑا جب کہ صبر رکھیں
 جب یہ کی باتیں کرنا۔ یہ کمر کوئی مختار نہیں۔ بے میری ماہ ہے۔ غزیرہ
 نند کی یہ سب باتیں بزرگشت کرتی۔ ایک کون سنتی دوسرے کون نہ دیتی
 وہ جانتی تھی کہ کچھوں سے ساتھ کچھ نہ کرنا کماں ہیں بلکہ بڑوں کے ساتھ
 کچھ نہ کرنا کماں ہے۔ وہ جانتی تھی کہ پھر بزرگوار سے اپنے ہندوں کی
 منیت میں ایک یہ نسبت بھی بتائی ہے۔ *وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي سَمِيعٌ عَلِيمٌ*
وَإِنِّي أَنزَلْتُ إِلَيْكَ الْقُرْآنَ فَاسْمِعْ لَهُمْ قُرْآنِي هُوَ الْحَقُّ عَلَىٰ كُلِّ لَاحِظٍ
 غزیرہ سننے میں تو اس سے عتہ نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ
 ہاں سے ساتھ تھی۔ یا تو اس سے ساتھ نہ پڑے نہ ہوں سے
 نہیں جانتے۔

حدیث میں ہے کہ جو بڑی بات سن کر کچھ کہتے ہیں اور اس
 جواب نہ دے تو دیکھنے اس کے بدلے میں جواب دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ
 جواب دے دے وہ پسند فرماتے ہیں اور اس کے دربارت ہند فرماتے ہیں۔
 غزیرہ بڑوں کی باتیں سن کر بڑی جواب نہ دیتی اور سمجھتی کہ جواب دینے
 میں بات بڑے کی رائے پھر نہ ہو کہ جواب نہ دینے میں فیصلہ ہی

فائدہ ہے

رہتی تھی زندہ کی جتنی مسکمی جتنی مڑ چھو تھی تیسی پہاڑی بڑی
 زبان زور سے کار بات بات ہیں جن میں کہیں کہیں غریبوں سے
 مزاج در عبیعت سے وقت ہوئی تھی۔ وہ ان کو یہاں سے لے کر وہاں
 کھلی کر دینے بیٹے کی تربیت کے۔ مگر دوری دور سے رہا نہ ہوئی
 رہتی تھی۔ مگر عزیز دینے میں خدق سے سب کو برداشت کریتی تھی اور
 اپنے دل کو بچھڑاتی کہ زور سے ساتھ دینا تھا۔ سب سے ناپاک
 پانی سے ناپاک اور نہ ہوئی بلکہ پاک پانی سے ناپاک اور نہ ہوئی بلکہ پاک
 پانی سے تھی۔ کھنکھاتی تھی کہ چھائی سے دلت کر رہا بد خدق اور
 خدق سے زور کر رہا

خندہ رنی کر پھر مکی سے عیدہ دینے سے نہیں بدد و نہ نہیں ہے
 بہر بہت زیادہ زور دینے کے بعد بہر بہت سے چھڑنے لگتا کہ وہاں سے
 دوسری جگہ سے۔ چھڑنے میں نہ ہفت دن کی بات کو برداشت کر رہا وہ
 بہ زور سے۔ رہتی تھی چھوٹی خندہ چونکہ اس کے عزیز دینے تھے وہاں سے
 گانٹھ کے ساتھ وہاں دینے کی تربیت تھی۔

ب سب سے دور وہاں کی بات بہر تھوڑی تھوڑی بہت کہ وہاں سے
 عیدہ جلد وہ بات نہ رہی۔ کھنکھاتی تھی کہ وہاں سے وہاں سے وہاں سے
 کے اپنی خود زوری کی دینہ سے اس کی تربیت تھی۔ اس کے دیکھ کر وہاں سے
 میں بیوی کو کھنکھاتی تھی کہ وہاں سے وہاں سے وہاں سے وہاں سے

[illegible][illegible][illegible]

دیہ سے لڑنے کے نہیں سوچ رہے تھے۔ لڑنے کے بعد وہ تو خیر نہ لڑنے کے
شہر کی کسی بات کا میں پر شہر کی نہیں جوتا۔ لیکن بیوی قدرتی طور پر منسوب
گوانڈر ہی تھی اور میں صرف بتدریج تدبیر یہ کہہ رہی تھی کہ کسی بڑے فوجی کمانڈر
نہ ہوتی۔

دن بھر وہیں گھر میں قدم ہی نہ دھکتا تھا اور وہی رستہ بہرہ
آفرین میں گزرتا دیتا تھا۔ دربار کی کاپیوں سے لے کر بیٹے بیٹے کے بارے
میں جاتا تھا۔ انہی پتہ سینا سے بھی۔ لیکن وہی کتاب پڑھنے کی۔ یہ
میں سے لے کر شہر میں دروازہ پر پہنچا ہوا تھا۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن
نہیں یہاں تھوڑے ہی دن سے متعلق تھی۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن
کی بہت بڑی کہ جسٹس کے شہر کی بڑی۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن
گرمیوں سے لے کر پتہ ہی دینے والی ہیں۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن
نہ ہوتا ہے۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن
پہنچا جاتا ہے۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن
گرمیوں سے لے کر پتہ ہی دینے والی ہیں۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن
جب کہ اس کے گھر میں سنا کہ رستہ تھا۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن
تھی۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن
یہ سچی میں لیکن۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن
میں رہتی تھی۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن
اور یہاں نہ ہوتا تھا۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن وہی رستہ۔ لیکن

[illegible]

ہوئی یہ بات اچھی کہ ان میں سے کسی کو ٹھیکے تک بھی
پانچ گنت ہیں اور سینما، تھیٹر، تماشے، بینے، جیرو، انعام بن گئی ہے۔

عزیزو! یہی ہے دولتِ مذمتی کہ ستمیہ پر سرسوں جھاتی۔ اور میاں
سے دست و گریب ہر جہتی اور زور ہی نہ ہوں کی جواب بھی کرتا۔ اگر
یہ کہہ دیجئے تو پھر یہاں سے بات کہی دھڑکتی اور ہاسہ بھی نہ لگتی اٹھ جاتا۔
بہتر کہہ دیجئے کہ پڑ سے یعنی چوری چھپ ہو رہا تھا پھر وہ نہ دیکھے
کی پورے ہر سے لگا۔ بیوی تیل دیکھتا ہے کہ دھار موقوف محل کی توش میں
ہوتی۔ وہ سمجھتی تھی کہ دیر پید درست کیا، جو دیر کو چہتا ہے وہی گرتا بھی ہے
اور یہ موقوف محل بات کہی نہ لگتی نظروں پر نہ رہتی تھی فڈ سے کہ
نقصان ہوگا اور میاں کو درد پابند بھی کرنا نہ رہتی تھی نہ کہ ایک دم بند۔
وہ بے لوث بات نہ کرتی تھی۔ اور زبان پر نہیں کہ کبھی حرف شکنیت نہ رہتی
تھی۔ وہ ایسی بھوتی اور زبان بن گئی تھی کہ وہ میاں سے موقوف کی سے
کہہ نہ سکتی تھیں۔ اس نے بل نہ لگتا تھا اور نہ ہی ملتی تھی۔ وہ یہ موقوف
کی مقرر نہ تھی کہ بات کہیں موقوف نہ جاسے۔ وہ باتوں ہی باتوں میں میاں
کو شائبہ و فز نہ لگتی تھی۔ اس طرح کہ موقوف دیکھتا تھا کہ وہ ہمہ
بھی نہ ہو کہ شائبہ نہ لگتا کہ کوئی شائبہ نہ ہو کہ وہ موقوف دیکھتا تھا کہ وہ ہمہ
نہیں کرے۔

ایک دن موقوف پا کر کہنے لگی یہ بچنے تم سے پرہیز اور دوست
کہہ دیتے ہیں پھر نہ ماننا یہ سب ہو کہے سے لگتی ہیں۔ جیسے یہ شائبہ،

دیکھئے، شیخی نور سے، گھر کھواؤ ورنہ پتھر تو غارت کھو، برادر ہاں میں۔ ن
 کی صحبت متھارت حق میں سمجھ تو اس سے یعنی بیک کرنے، واسطے نہ ہو کہ حرج
 اور ڈسٹے واسطے سانپ کی حرج ہیں جن کو متعدی شرمیندہ بڑی بڑی
 خرمیاں نے واسطے یہ سب خود غرض، مستحب پرست، موت چہ
 ہیں۔ شورشہ کی اپنی پتی ردی پردن گھسیٹنے واسطے میں رتی پر بڑی رد
 تیر نور ہی ن خیشوں میں سے کسی کے دیا نہیں ہے۔ میں جانتی ہوں
 اس وقت میں یہ کشتاں گریز رہا ہوں۔ تم ذکی علم، تیر دور در دور
 نیر میں جو مل مسقط کندہ تراش عورت ہوں۔ تم سے کچھ کھانا شوق نہ
 نکلت سکتا، درچاند کے سامنے چرخ چنانہ ہے۔ لیکن کیا کہوں مجبور
 نہیں، وہ نہیں جانتا کہ کوہ رہ چلتے، بڑی صحبت ہیں، جیتے دیکھیں
 دور نگہیں بند کروں۔ یہ پیار کیو کہ میری دس خوش موہکتا ہے کہ یہ نیر
 جانی درہ کی صفحہ ہرے دیکھوں اور شہر چوٹی کران۔ مجھ سے پتی کہیں
 بند نہیں کی جا سکتیں۔ یاد رکھئے درمیان کی بات کی گرد ہانہ تھپتھپا کر کہ
 فرخو کستہ نامہ ہرین آپ کے دشمنوں پر ذر کی بات کہ پارسہ نیر
 آج آپ کی دوستی کو دم بھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ تیر سپینہ
 گریے کے بدخون ہونے کو تیرا ہیں یہ سب جہن کاٹوں کے ساتھ ہیں
 ہر تیر کو کاشخ ہر تیر سے دھراں کہ میں کاشخ ہر تیر سے در کو ذر
 بڑی تیر کو دیکھتے پیر کی چڑیاں ہیں، ایک کبھی تیر کی شہ پیر کی
 ساری غم تحفیں غم میں گزری بنی سے ہرے در ب بھی غم کی کاشخ

میر سو رہا۔ خود نہیں پڑتے تو دوسروں کو پڑھاتے ہو۔ بات تو ایک ہی
 ہے یعنی سے تو وہی مشغول وہی تین بیسی کے ساتھ۔ کیا تم جیت آدمی کو
 سیرت تعلیم و تہذیب کے ور کوئی مشغول رکھ رہے ہو۔ بد رہتے پڑتے ہو
 لوگ تم کو یہی بات سن کر تعجب میں دیکھ کر کہہ سکتے ہوں گے۔ گوتم
 منہ دیکھ کر یہ لکھتے کہ تم بھی اس سے سست کر لی پھر نہ کہ مگر پانی پیتے تو غمزدار
 ہا۔ امت کیست ہوں گے۔

سنے پڑتے آدمیوں کو کتب بینی سے زیادہ دن سنا سنا رہا
 وہ چھپ شغل ہو سکتا ہے مگر آپ اپنے عزیز وقت کو غریب کی صحبتوں
 میں ضائع کرنے کے بجائے اپنے غریب بیٹھ کر کتابوں کا مطالعہ کیا کریں
 نہ یہی بات ہے۔ تمہارے دل بھی جمل جائے گا۔ اور ان کم بخت
 سنگدلوں کا بھی منہ کا کہہ دو۔ آپ یہ نہ کہتے کہ میں پھر اپنی غرض سے یہ کہتی
 ہوں۔ درمیان غرض بھی تو وہی ہے۔ غرض کہ تمہاری عمر کی بڑی بڑی بات
 پڑھ کر تمہارے دماغ پر غور ہو۔ دوسرے جو نہیں سکتا۔ میں ہرگز یہ نہیں چاہتی
 کہ تم دن رات میرے گھنے سے بیٹھ رہو۔ قلمی نہیں۔ سرور غور ہوں
 کی عورت گھر میں قید نشو و نما سے رہو۔ نہیں قید کرنا چاہتے۔ وہ پھر گل سے اپنی
 تنہائی و محنت سے اپنے نشو و نما سے ہو۔ غریب کی پائوں دھو کر دینا غرض
 ہے۔ یہیں ہر چیز پر غور سے کی جائے گی۔ جی گتی ہے۔

غرض میں اپنی بیوی کی یہ باتیں سن کر دل ہی دل میں قائل
 ہو رہا ہوں۔ یہی ہر بین میں مشغول پسند تھا۔ اس وقت پھر یہ جینا کہ

جو یہ نہ بن پڑا اور سبیدھی بھی بات موقع میں دیکھ کر اور طریقہ سے کسی
 ہائے تو اس کو جو یہ کیا ہو سکتا تھا یہ بھندرق خذر گناہ بدتر ز گناہ زندہ
 چپ سادہ گیا۔ مگر سی وقت پتہ افسان کی ندمت میں کے چہرے
 سے نہ ہر ہونے کی دوسری ہی دل میں غور کرنے لگا کہ کیا کروں اور یہ نہ
 کیوں۔ اگر یک دم اپنی پابندی بدل دوں تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ غرض اس
 کا دل اس کو ندمت کر رہا تھا۔ اس نے سی وقت مصمم ارادہ کر لیا کہ
 رفتہ رفتہ ان تعلقات کو ختم کر دینا ہے۔

گر عزیزہ سمجھ دور دور اندیش نہ ہوتی اور جیسا کہ اس کی توجہ
 کا قاعدہ سب مرنے پڑنے پر توجہ دیتی ہیں۔ اگر یہ بھی وہی تہمتہ فقیر
 کرتی تو یقیناً ہمیشہ کے لیے میر سے ہاتھ دھو لیتی۔ مگر وہ بھی تو بڑی ناچیز
 کار مگر نہ نے سے عشق کی دوست سے دل لیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ذرا
 میں نے سختی کی یا کوئی بات صرف مرثی کی طرح پڑھتے ہوئے بہتر کی طرح
 ہاتھ سے نکلی جائے گا۔ وہ سب باتوں کو دیکھتی تھی مگر یہ جانتی تھی کہ اس کے
 منہ سے بات لکھنے یا مہیاں کے منہ در منہ پڑے۔ جو جو مہیاں پہنتے گئے
 وہ وہاں پہری جھگڑائی۔ پتی غور بخش کے صرف پتے پتے کو رہا۔ پتی
 رحمت و اگر کوئی راج کیا۔ کبھی میاں پر اس بات کو نہ جانتی نہ نہیں دیکھ
 سے کچھ نہ کے مرتدوں کی خبر سب جب اور نہیں جانتی ہیں اور جب رقت
 میں گھر میں سے نہایت خندہ پیشانی سے نہ کوئی۔ جو کہ سو مانا بھی نہیں
 کی کوئی بات نہ کہ۔ وہ بات ہی نہ تھی جس سے میں کا دل نہ گئے۔

عزیز و گرامی، مرنی در دواست مہیاں پرتی ہوں میں کرنا نہیں چاہتی
 تھی۔ بلکہ میں صحت و خدمت گزری اور فرماں برداری سے۔ جب
 خوش مزاج پیدا ہوا، مرنے کا فیصلہ نہیں کیا، شکایت کے طور پر نہیں مرنے کا فیصلہ
 کیا۔ جس کی بات سے نہیں کہہ سکتے تھے کہ ہمارا دل نہ، مرنے کا فیصلہ نہیں کیا۔
 مرنے کے بعد کیا بات نہایت نرمی، نہایت منت سے جت، بجز و کسری کے
 ساتھ شیب و فرسے سمجھا۔ جب دیکھی بات بڑھتی ہے، دنا گوئی و فرسہ
 بڑھتی ہے، وہیں سے پیار دوسری بات چیر دی، یہ جب بھی موقع ملے دیکھی
 سسر مہیاں کی، غرض مرنے کی مزاج داری و رسائی کا کہنا اور ذرا کسری میں
 یہ کہ عزیز و گرامی کا کہہ پتی و نش مرنی در دواست سے بڑھتی ہے
 شہرہ کو سسپٹے میں دیکھا، یہ بخت بڑا کسور و بدمعاشی یا بخت سب سے بچھا
 بخت، انہوں نے ان کے ہاں تباہ چھڑا انہوں نے تباہ کیا، کچھ ٹرنڈ جہ
 توں سے دیکھا کہ وہ ایک دین و رسید سے ہے مسلمان بن گئے تھے۔
 وقت ان کے پورے رقتات سننے کی گنجائش نہیں۔ کیوں کہ کبھی وہ
 باتیں غفلت کرتی ہیں ورنہ میں بہت لمبا مضمون لکھتا ہوں۔
 میں اپنے غرض کر رہی تھی کہ کسور میں تھیں پتہ شہر کے صاف
 دیکھی تھیں سے ساتھ پڑے گاں میں سب سے زیادہ ہمہ درمہیاں ہوتی
 میں کی ہونے لگے۔ اس بستی کی ہمیت کا نہ زور اس طرح کر سکو کہ جیسے کہ
 ہمہ درمہیاں و دہشتہ تمہ کی ہمیت کا نہیں تھا۔ سے دس میں ہونے شروع میں
 تھیں تباہی کے ہیں کہ تھی مرنی مرنی کی اس قدر ہمیت ہے کہ تھی مرنی سے

کس قدر محبت کرتی ہو اس پر اس قدر جتن لگاتی ہیں یا جتن لگاتی ہیں کہ
 نہ مانتے یا کوئی عزیز یا کوئی غیر انہیں بڑا کچھ سے ڈیو تھیں اس سے تکلیف
 نہ ہوگی۔ جس طرح تم یہ چاہتے ہو کہ سب تمہاری ماں کو اپنی ماں سمجھیں۔ سب
 تمہاری ماں سے خوش رہیں۔ سب تمہاری ماں کا کلمہ مانیں۔ سب تمہاری
 تمہاری سب شہرہ کی جی جی ہو تمہاری کہ سب ان کی ماں کو اپنی ماں سمجھیں۔ سب
 ان کی تعریف کریں۔ سب ان کا کلمہ مانیں۔ اس کے بعد وہ تمہاری ایک
 بات اور ذہن نشین کرنی چاہیے کہ تم جس گھر میں جاؤ گی ہر سب تک اس
 گھر کی ماں کو تمہاری ماں ہی کہیں۔ سب تک تمام گھر کا مندر انہیں کی
 مددنی کے متعلق ہوتا رہا۔ سب تک گھر کے تمام معاملات میں انہیں کی
 رائے اور انہیں کے فیصلہ کو زیادہ اہمیت دی جاوے گی سب اور ان کے
 رفیق حیات بھی سب تک انہیں کے کتنے پر چلتے رہیں گے۔
 یہ ہر سب کے ایسی عورت ہیں کہ وہ گھر کا تمام کام انہیں کے ہاتھ
 اس گھر میں جو بزرگ بھی ہوں تمہاری سب عورت ہوں تمہاری سب
 تک جن بزرگ ہستیوں کے اشاروں سے گھر کے کام کا ج ہر سب ہیں
 سب بھی ہوتے رہیں گے اور گھر والے جن بزرگوں کی نصحت کرتے آتے
 ہیں سب بھی انہیں کی نصحت کریں گے۔ اس میں تمہیں یا تمہیں ہر سب
 کی ضرورت نہیں ہے۔ تم گریہ میں نہ رہو کہ تمہاری سب ہیں اس گھر کا
 ہر شخص اپنی تمام نصیحت سے دست بردار ہو کر تمہیں پر بزرگ سمجھنے
 کے لیے تمہاری ناگہانی اور دہچکائی ہو کر اس گھر کی عورتوں کے لیے

رہ گئی۔ اصل نہ ہوگا کہ تم خود اپنے لیے مُسیبت اور پریشانی کے سبب
فراہم کر لو۔

تمہیں سب سے پہلے گھر کی مثال موجود ہے کہ جب تمہاری بھائی
جان گھر میں پہلے پہل آئی تھیں تو اس وقت سے لے کر اب تک تمہارے
بھائی جان کے روبرو کے سلسلہ میں باہر نہ پہنچے گئے مگر اتنے مات میں تمہاری
بھائی جان کا زیادہ دخل نہ ہونے پر یہاں کہ وہ اپنی تمام ضروریات کی
پینا یہ بھی تمہاری ضرورت ہے کہ گھر میں کتنی باتیں ہیں۔ اب تمہاری بھائی
جان بھی اپنے شوہر کے پاس چلی گئی ہیں۔ اب ان کو چرچا پورا اختیار و دخل
ہوگا کہ وہ اپنی اور اپنے شوہر کی مرضی کے منافی گھر کے تمام انتظامات کریں۔
اور بس ان کی کے ساتھ اپنی کمائی اور ان کے لئے ضروریات کریں۔

ایک بات اور بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جس گھر میں تم جاؤ گی وہ گھر
در اصل تمہاری ساری ذمہ داری کا ہونا ہے۔ اس گھر میں بحیثیت ایک مہمان
کے جاؤ گی۔ مگر تم ایک سی ہی مہمان کی حیثیت سے جاؤ گی جسے گھر سے
اپنی دونوں بھائی بھائی پر اسے کر۔ اس لیے یہ مسئلہ مہربان گھر میں
پہنچتے ہی تمہاری ذمہ داری کے لوگ تمہیں پناہ دے سکتے ہیں کسی طرح
ان سے بچنا نہ ہو کہ در نہ نہیں ہوتا چاہیے۔ یہ اور بات ہے کہ تمہاری
ساری بزرگوں کی شفقت سے کام لے کر گھر کے معاملات میں تمہاری رائے نہ
مشورہ دیتے رہیں۔ اور یہ بھی بات ہے کہ تم تمام گھر میں کو اپنی گفتگو اور
سے یہ یقین دلادو کہ تم ان سب کا بھلا چاہتے ہو اور تمہاری ہر رائے سے

منہایت خلعت نہ ہوتی ہے تو تم سے اس روپ سے وہ خوش ہو کہ تم سے
 اس کے دوسرے ہر بات میں تم سے مشورہ دینے لگیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے
 کہ جو ہستیوں پر اس سے ہر کوئی قدم نہ اٹھاتا اپنی مرضی کے مطابق نہ ہوئی
 ہیں۔ وہ تم سے پہلے ہی تمام اختیارات تمہیں دینے کے لیے کسی حالت میں
 تیار نہیں ہوئے۔ اس لیے تمہیں اس تمام کی توقع نہ کرنا چاہیے
 اور اگر تم سے اس میں ہرگز شک نہ ہو کہ یہ شدید بدوقتہ میں دن کا
 وقت رہا جب تم سے شوبہ برپا ہو گیا تو اسے ہر بات میں
 تم کو یاد دلاؤ اور چہرہ تم سے خوشی کے ساتھ اپنی خوشی کا منہ بدلاؤ۔

لحنت کی گراہی

کثر عورتوں کو لگتا ہے کہ وہ لخت پرست کرتی ہیں اور اس کے بہت سے
 نسخہ اپنی اپنی زبان میں ہوتے ہیں یہ بہت پرست فبیہ میں مہم کی مدد پرست
 کے تہیہ کوئی لخت پرست تو لخت پرست کی طرف پڑھتی ہے جس کو اس کے لخت
 میں بہر بند ہو بہت میں جو لخت زمین کی طرف تو بہت بہر بند زمین کے دوسرے
 کی اس بہر بند ہو بہت میں جو دوسرے بہر بند ہو بہت میں کہیں کہیں بہر بند
 تو اس لخت کی طرف پڑھتی ہے جس پر لخت کی لخت لخت کے لخت پرست
 ہے تو اس بہر پڑھتی ہے لخت کے لخت پرست کی ہے۔

(البرادری)

بعض عورتوں کی سبب عقلی

نہ بزرگ نہ ست نہ مدمدم
نہ بزرگ نہ ست نہ مدمدم

جیسے با بچوں انکیاں یکساں نہیں ہیں سہی ہوتی ہے عورتیں بھی
یکساں نہیں ہیں در نہ تمام مدد کی ہیں۔
۱۱۔ بعض عورتیں اپنے مہر کی باغی عزت و قیمت نہیں کرتیں بلکہ
ان کی بہادر بیوی پر کمر بستہ رہتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ مہر خود در نہ مست
کوڑہستہ اس کو ہارسہ ماتحت رہتا ہے یا بیتہ در مہر پر اس قدر زور دیتی ہیں
کہ وہ مہر پر کمر بستہ عورت کہے۔

۱۲۔ اور بعض عورتیں شادی کے روز سے پہلے سے کہہ کر کہتی ہیں کہ ہم سب
کسمہ رست سے نکلتے ہیں مگر یہ ایک کسمہ رست ہی سب سب خنداں سے نکلتے ہیں
تو دشمن کو دیتی ہیں در دن رات یہی کہتی ہیں کہ میں جس سے
کسمہ رست ہوں وہی ہے۔ یہ کسمہ رست نہیں کہ کسمہ رست نہیں کہ کسمہ رست
ست بہرہ شادی کے لئے ہیں ان کی زور کا اور شوق کوئی ہیں اور ان

کی شادی کرنے کا مزد جبہ چھ دی ہے۔ اس نیک بخت بھوکوڈر صاحب نے
 بڑا کہ موقع و وقت کا منتظر نہ رہے۔ اور سوچے کہ واقعی موقع و وقت سے پہلے
 ہی پڑے گا۔ اس سے اس شہر سے اس کے ساتھ کوئی نہیں رہتا۔ اگر دنیوی
 لوگ جہانہ بہرہ تیرہ ہزاروں مکان، گھر، گھڑے اور قصبہ کھس سے آباد
 ہو رہے ہیں۔ اس کے متعلق اور تمیزی نہیں ہوتی کہ وہ اس بات کو سمجھے
 اور موقع و وقت کی منتظر رہے کہ میرے بھائی تو یہ چاہتی ہیں کہ جو کچھ ہوتا ہے
 وہ آج ہی ہو جائے۔ مرد کو ایسے ایسے طریقے سے دق کرتی ہیں۔ درحقیقت طرح
 کی باتیں سناتی ہیں کہ مرد بھی مجبور ہو جاتا ہے۔ اس سے نندوں کی یہ درخواست
 گھر میں رہتا ہوتا کی برائی طرح طرح سے کرتی ہیں کہ ہماری معنی کے موقع
 عید کی ہو جائے۔

ایک دوست کا واقعہ یاد آیا۔ ان کی شادی بہت ہی بڑی ہے۔ اس
 شہر میں سے عید رہتا ہے کہ اپنی والدین سے دیا کہ میں تم سے زمین کے
 ساتھ نہیں رہوں گا۔ شہر بہت بہت سمجھا یا کہ میں اپنی عید رہنے کے قابل
 نہیں ہوں۔ تم بھی ساتھ رہو۔ اس سے اس نندوں پر دہرہ اور مزاحمت
 کیے اور یہی یہی شکایت ہیں کہ میری کوئی بیٹی نہ ہو اور اس سے بات
 کو بہت سے یہ کہہ دیا کہ تم بہت بڑا جاؤ۔ میں تو رات کے بعد میں رہا
 نہیں دیتا۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ بڑی سے بڑا یہ کہ میں تم کو جتنی بڑا
 نکاح تم سے ہوتا ہے۔ میں دیکھتی کہ نہیں جانتی۔ میرے ہنسے و مسہرے
 ہیلان : جو کہ میری بہن کے گھر میں وہ بھی رہے۔ نزدیکی

نہایت میں نہیں۔ اور ملک بھی انھی کا ہے۔ وہ بیری ماں ہیں۔ تم تو
حق غلطہ میں بھڑکی ہوئی ہر ن سے بڑھ چکے ہو۔ سب کیا اچھے غریب سے
روٹی؟

بیوی: میرا کیا ہے پھر بنے یہیں پاگل ہوں یا کسی بڑے سے
نے نیک کو ہے جو میں حق ناحق کسی سے لڑوں یا میرا دل چاہے کہ میں
وہ بڑا دھمکتا ہوں۔ لیکن باب میں یہ کتنی بڑے ہیں کسی کی زندگی یا
بڑی نہیں ہوں۔ اس کی دہلیز بھی نہیں کہ جو چاہے کہ لے اور میں سب کی
سٹ ہوں۔ کیا چاہے کہ سب بڑی بچہ سیلے۔ کیا میں سب کی ٹھوکریں ہی
کے سے کوئی ہوں۔

منیب: اپنا تمہارے مستحب کیا ہے؟
بیوی: تمہارے ساتھ نہ خیر بھی ہوں جیسی گزرتی ہے وہ
میرے خیر پر ڈانٹا ہے۔ لیکن تمہارے ساتھ کچھ ہر شخص فرطانت
ہے۔ بات تو جانتا ہے۔ اس سیدتی بات یہ ہے کہ تمہاری بیوی بچہ
کے ساتھ جی میرا گزرا اس گھر میں نہیں ہو سکتا۔ میں نے بہت چاہا کہ یہ
سب میرے ہوں مگر کوئی سید سے نہ بات کرائی۔ وہ دانتیں بہت بات
نہایت سے پاک وہ خود ہستی ہیں۔ وہ نام بدنام میرا کرتے ہیں۔

منیب: پھر کیا کرنی؟
بیوی: پھر کیا کرتا ہے میری منہ کا کرنا۔ مجھے لگتا ہے کہ وہ
کہ کسی طرح یہ سٹ دن کی ٹرائی دور ہوں۔ میرا گھر جہاں میں ہیں۔

ہیں : کیا خوب ! اس کا مطلب یہ ہو کہ میں اپنی ماں کو چھوڑاؤں
 بیوی : نہیں خدائے بڑا کشتہ میں تمہاری ماں کو چھوڑ سکتی ہوں۔
 خیر مجھ ہی کو چھوڑ دو یہ تمہاری سب سے بہت آسان بات ہے۔

میاں : اگر تمہاری سب سے بہت آسان بات یہ ہے تو میرے لیے یہ نہ ایک دن
 یہ ہو کہ تمہاری سب سے گہرا ہرگز نہ ہو کہ تمہاری سب سے گہرا ہرگز نہ ہو
 کروں : باپ کی روٹیوں پر تمہاری خوراک چاہوں۔ نہ کروں بھی ایک دن کی نہیں
 بیوی : تو پھر نہ کروں۔ منع کس سے کیا ہے۔

میاں : ہاں ڈھونڈ کر پانا ہوں۔ نہ کروں بھی ایک دن کی نہیں۔ بہت
 ہی ہونے لگی۔

بیوی : کس کوں کو یہ مزہ بھی میرے ہی ہرگز نہ ہو کہ تمہاری
 نوکر کی نہیں کرنے دیتی اور مائی بھڑائی کی اس وقت پتا نہیں ہے۔
 تو تم سے صاف صاف کہتی ہوں کہ میرا ہاؤس اس حالت کے گھر میں
 بڑے دن نہیں۔

میاں نے بڑھ کر کہا۔ جبکہ مائی نے یہ سنا تو گھر میں ختم ہو گیا اور
 سہی میں مرنے لگا۔ نہ میں۔ نہ کوئی اور نہ ہو کہ سب سے گہرا
 سکتا ہوں۔

بیوی : زرا کہہ دیجیے کہ کیا آپ کی چتر گن تھی اور تم دو دن
 پیسے کے لئے تڑپاؤں کرنے کی بات نہ کرتی تھی کہ اپنی چتر گن بان کر اس
 پہنچاں میں پہنچا یا اور میری بھی مٹی توہر کی درستی یہ چھوڑی۔

ہیاں : تقدیر پھرنے یا سونے سے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ چند سے
 صبر کرو۔ جب میں تو کہہ رہا ہوں گا تو دیکھیں پاسے گا۔

بیوی : ہمد سے تو صبر نہیں ہو سکتا۔ تم جو دیا ہو کہ شہت ہو تو کہ
 نہ تو میں یہ زندگی سے خود بیزار نہیں۔ اگر ترم موت کا ڈر نہ ہو تو میں
 کتنی کا پیار کرتی ہوں یہ پاپ کٹ جاتا۔

اس وقت ان کے پاس سے نہایت کھینچے نہیں ہیں کیوں کہ بات
 بہت میں ہو رہے تھے۔ میں غصہ کر رہا تھا مرد کی عزت پر وقت ایسے
 سے نہ نکلتی تھی کہ اس کو ان کی پسینہ نہ جاتا تھے مگر سوئے غامض
 کے اور یہ کہ اس سے گریبان سے نکلتے یا باقی سے پھر عزت کی شان
 میں نکل جاتے تو پھر دیکھو ایک تہہ شہد سے جسے دیکھتے ہیں اور
 عزت رو رو کر تمام صبر و تحمل کو فراموش کر کے سب کو دیکھتا تھا کہ وہ جاتی ہے۔
 گھر میں مصیبت سے درگزر کرتا تھا بہت بات کہنا کہ ہر جہاں جاتا ہے۔
 تہہ شہد عزت میں یہ کہتی ہیں کہ ہمد سے ڈر گیا۔ پھر ہمد اور یہاں پر نکلتی
 ہیں۔ یہ کہہ کر ہمد سے ہمد سے مرد میدان، وہ پاپ اور تہہ کا سامنا کرتے
 وہ ہمد سے بہت عزتوں سے کہہ ڈرتا ہے۔ وہ صرف مصیبت وقت کو
 بھگتا رہا تھا۔ مگر عزتوں کو اس کی جی پر وہ نہیں ہوتی۔ وہ اپنے
 جی جوش و خروش میں رہتی ہیں اور ان کو یہ بھی نہیں ہوتا کہ مرد معذور
 کس کس مشکل اور پریشانی سے گزر رہا ہے اور حرج حرج کی مصیبت
 نہ کہ ہمد سے سامنے۔ کہہ رہا تھا بہت اس کی ہم قدر کریں۔ لیکن ان کو

سہواں کرکھی ایسا نہیں آتا۔ غرض غور توں کی کم عقلی اور سب جا بڑا
 سے مرد تنگ آجاتا ہے اور کوئی خوش گوری کی صورت اس کو شہر نہیں آتی
 لہذا ہرگز پردہیں کہ سستہ بیباکیت۔ پیر بر سوں گھیر آتے کا نام نہیں جیتا۔
 در غور کی بد اخلاقی سے اس کا دل پتھر کا ہو جاتا ہے۔ پردہ زیب ہون
 جہاں اس کا روزگار گھبراتا ہے وہ وہیں اپنی خوش دودی کا ذریعہ بن کر
 کر لیتی ہے۔ اب غور کی غریب بیوی اس کی سسرال سے ہٹ کر لی جاکر
 رہتی ہے۔ اور یہ بڑی عداوت اس سے ہوتی ہے کہ بچہ کو خداوند کے پاس
 پہنچا دیا جائے۔ اور یہ نہیں سمجھتی کہ خداوند تو ہمارے ہی ملک ہو گیا ہے۔ اپنی
 سب عقلی پر بھی زور نہیں ہوتی۔

اگر غور کی شادی کے دن سے مرد کی بااں میں بااں نہیں اور اس
 شہر کے دن غت کر پ توں کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ ہر وقت کی رات
 میں وہ بھی ہوتا ہے اور سارے گھر کو اپنا غم بنائیں۔ اور غرض کہ وہ دن
 میں یہاں شہر سے میں کوئی غیب غور کے مرنے کے خوف ہوتا ہے ہوتا
 آہستگی سے خوشام سے در سب حریفیت میں کی صبر کرے کہ ان کو
 کہیں نہ گزرے در بات سمجھ رہی ہے کہ وہ غیب ان سے چھوٹ جی
 جائے گا۔ اور روز پر دستی سے جی ان کا غیب نہیں چھوٹے گا۔ مرد تو غور
 زیادہ شہر سے گریے گا۔ حقیقت میں غور توں کو مرد کا دل رکنا نہیں آتا۔ جی
 غور نہیں یہ بھی سمجھتی ہیں کہ تم بڑے میسر کے ہیں۔ تم کوئی تینہ اور وہاں
 سے گرا آئے ہیں۔ خداوند اس شہر کی نعت فرماں پر زور کرے میں

سے اپنی بات نہ شروع کرو بلکہ موقع کا منتظر رہو۔ جب تمہاری طرف متوجہ ہو
 تب بات کرو۔ (۱۳) جب کسی کے ہاتھ میں کوئی چیز دیکھو تو جب تک دوسرے
 آدمی اس کو چھو کر نہ سینھاں سے ہٹے یا تھکے نہ پھینڈو۔ یعنی دفعہ دہائی
 بی بیالی میں گر کر تصدقات ہو جاتا ہے۔ (۱۴) اگر کسی کو بچوں جیسے ہوتو خوب
 شیلیاں دیکھ کر مسرہیں یا دھڑکیں بدن یا پیرے میں نہ لے دو۔ یہی ضرورست ہے۔
 ہمیں سے دوسرے پریشان ہو کر (۱۵) کہنا کہ تمہارے میں ہڈیاں ایک جگہ پر گر کر
 کسی عرج کسی چیز کے پاس دیکھو۔ سب طرف نہ چھو۔ جب سب سے پہلے وہ
 موقع سے ایک طرف دوں دور (۱۶) بہت دور کرنا چاہیے کہ نہ ہوتو
 کہیں گرنہ پڑو۔ (۱۷) کتاب کو بہت سنبھال کر اختیار سے بند کرو۔ گھر والوں کو
 کے ورق عریضات ہیں۔ (۱۸) اپنی شہریت سے متاثر ہو کر تقویٰ نہ کرنا
 پابندی۔ یعنی مومن کو نہ گھر نہ رہنا ہے۔ (۱۹) کسی طرف غیر عورتوں کی بیویوں
 شہریت سے نہ گریست۔ شہریت کا دل اس پر ہونے کے درمیان سے نہ ہٹے۔
 (۲۰) ہمیں سے بے تکلفی نہ ہو اس سے ملنے تک وقت اس کے گھر نہ
 یا اس کے ماں و دوست نہ پھر و پشاک کا حال نہ پوچھنا۔ چہیتے۔ (۲۱) شہریت
 میں تین یا چار دن غرض اس کا کام ہے مگر کوئی غرضانی پھر سنبھال
 سے کرنا پڑو۔ (۲۲) فریاد خود دیکھو۔ (۲۳) قرینہ سے
 نہ ہو دی۔ (۲۴) کسی کے سانس سے کوئی کاٹ نہ کرنا۔ (۲۵) کتاب اس کو ہٹانی
 نہ دیکھنا۔ چہیتے۔ (۲۶) کوئی نہ کہتی ہے تو شہریت اس میں کوئی پریشانی نہ بات
 کہی ہو۔ (۲۷) کوئی نہ کہتی ہے تو شہریت اس میں کوئی یہ کام نہ کرنا۔ (۲۸)

[illegible]

بہشت بابائے شمس آباد کائنات کی
جو نورانی پانی ہمارے پاس ہے !

۱۰۱۔ ایک عجیب یہ کہ یہ بات کا معقول جواب نہیں دیتے ہیں سے
پھر پھر اس کے لئے کہ اس کی ضرورت ہے۔ یہ بات ہی فتنوں کا پتہ دے دیتا ہے۔
یہ باتیں ہیں اور اس بات پر بھی ممبر نہیں بدلتے۔ ہمیشہ یہ کہہ رہے ہیں کہ
یہ باتیں ہیں کہ اس کے جواب میں کہ اس کے جواب میں کہ اس کے جواب میں

درمے ۲۲۔

[illegible]

مست کونو در قرقرن تو چہاں تک ہوسکے مست زر چاہے تو قرقرن کی کیفیت
 کی ہر دو رستہ۔

(۱) ایک غیب یہ ہے کہ جب کہیں باقی ہیں خورہ شہر میں یا سفر میں
 وقت لاتے لاتے بہت دیر کو رہتی ہیں کہ وقت ٹھیک ہو رہا ہے۔ اگر
 سفر میں ہوتا ہے تو منزل پر دیر میں پہنچیں گی۔ اگر رستہ میں رست ہو گئی
 تو پانوں والے کا اندیشہ ہے۔ اگر گرمی کے دن ہونے تو دیر پہنچ جائیں تو
 بھی پانی کی وزچوک کو بھی نہیں ہوگی۔ اگر رست ہوتا ہے تو پانی سے
 کاڑھ دیر سے گرم پانی میں گاڑی کو پانی منسک اور دیر میں دیر پہنچتی
 ہے۔ اگر سویر سے پہنچے تو ہر رست کی گنجائش رستہ۔ اگر رستہ ہی میں
 ہوتا ہے جب بھی کہ رست کو کھڑے کھڑے پہنچتی ہیں۔ اگر دیر میں سویر
 ہونے سے دیر میں ہوتی ہو تو پہلے کہ موں میں حرکت ہو گا کہ نئے کے
 نئے میں دیر ہوگی۔ کہیں پانی میں کہنا ہوگا کہ میں میں سے تھک
 کہ رستہ میں کہیں پہنچا رہا ہے۔ اگر چہرے سویر ہو جائیں تو یہ مشہد
 کیوں ہو جائیں۔

(۲) ایک غیب یہ ہے کہ سفر میں بے ضرورت ہی سبب بہت سا دیر
 سہا ہوتی ہیں۔ جس سے ہونے کو بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جگہ میں بھی تھکی ہو
 جاتی ہے۔ اور سب سے زیادہ غیبیت سبب سے مردوں کو ہوتی ہے۔ نہ
 سفر میں نہ پہنچتا ہے۔ کہیں دیر ہوتی ہے۔ اگر دیر کے سبب بھی
 نہ کی کہ دیر سے پہنچے ہیں۔ غرض کہ یہ سبب سے پہنچنے والے کی جان پر ہوتی

بتہ یہ بچتی نہ تھی گاڑی میں ہے کسڑی مٹی ہیں سبب ہمیشہ سفر میں کہ
لے جاؤ۔ اس سے ہر طرح کو گرد مٹی سے مٹی ترش رہیں کہ غصہ میں نہیں
کہہ رہے زیادہ سبب سے جانستہ اور زیادہ تکلیف بخواتی سبب۔

(۱) ایک عجیب یہ ہے کہ گارگی وغیرہ میں سوراخوں کے وقت مردار
 سے کہہ دیا کہ مٹھ ڈھانک کر یہ ایک سرشت میں چھپ جاؤ۔ اور جب سوراخ
 ہو چھپیں تو نہ تو سوراخ دوبارہ اٹھائے نہیں جاتی چونکہ سب پردہ نہیں
 ہے۔ اس میں دو خرابیاں ہوتی ہیں پہلی تو وہ سب پردہ سے مٹھ ڈھانکے
 ہوئے ہیں۔ ثانیہ یہ کہ وہ مٹھ کی کیفیت ہو رہی ہے۔ اور تیسری یہ کہ
 وہ مٹھ سے بچتے ہیں کہ میں پردہ ہو چکا اور مٹھ نہ مٹھ کنوں دیتے ہیں۔
 سائنس دان کہتے ہیں کہ سب پردہ کی ہوتی ہے۔ یہ ساری خرابیاں دو بارہ نہ
 کتنی ہیں۔ اگر سب کے معنی ہو جائے کہ وہ پردہ کتنے کی جتنی حد تک
 ہیں سب آدمی اس کے متاثر رہیں اور بے کسے کوئی سائنس نہ کرے۔
 (۲) ایک عجیب یہ ہے کہ جتنی سوراخوں کے مٹھ ڈھانکے ہوئے ہیں۔
 گھنٹہ پہلے سے پردہ ڈال کر دیکھا۔ سترہ گھنٹہ دیا۔ بے رحمی کے لئے
 ہزاروں بے رحمی کے لئے یہ عجیب پرہیز کیا کرتے ہیں۔

۱۔ ایک سیب یہ ہے کہ میں گریبان میں ڈالوں سے تیر
 ۲۔ ایک سیب یہ ہے کہ میں گریبان میں ڈالوں سے تیر
 ۳۔ ایک سیب یہ ہے کہ میں گریبان میں ڈالوں سے تیر
 ۴۔ ایک سیب یہ ہے کہ میں گریبان میں ڈالوں سے تیر

کر لے۔

۱۳) ایک عیب شہتی کا ہے کہ ایک وقت کے کام کو دوسرے وقت پر لٹا دیتی ہیں اس سے کثرتِ حرج اور مشقت ہوتا ہے۔

۱۴) ایک عیب یہ ہے کہ مزاج میں تشدد نہیں اور ضرورت اور موقع کو نہیں دیکھتیں کہ جلدی کا وقت ہے منتظر ہو رہی ہیں کہ کوئی اور بہ وقت نہ کر لیں اور تکلیف ہی ہو جاتا ہے اس تکلیف تکلیف میں بعض دفعہ عمل کام بگڑتا ہے اور موقع بھل جاتا ہے۔

۱۵) ایک عیب یہ ہے کہ کوئی چیز چاہے کتنی ہی قیمتی ہو لگا دیتی ہیں۔ یعنی جس نے بھی کوئی چیز چھو لی تھی بیدخل ہو جاتا ہے جس کا کام ہے۔ حالانکہ یہ عیب درست ہے کہ سارے عیب ایک ہی آدمی کے ایک میں ہوں۔ اس حرج اور بکری باتوں میں ذرا سے شہرت سے بچنا۔

۱۶) ایک عیب یہ ہے کہ پان تلب کو کہ خورج اس قدر بڑا کر دے کہ عیب آدمی کو سہارا ہی نہیں سکتا اور میسر نہیں کہ یہاں سے خورج میں چھوڑے غریبوں کا کچھ ہو سکتا ہے۔ اس کو گھٹانا یا پیسے خرچ کرنا یہ ہے کہ بے ضرورت بھی کیا نہ شروع کر دیتی ہیں۔ چھوڑ دینا تکلیف جاتی ہے۔

۱۷) ایک عیب یہ ہے کہ ان کے سامنے دو آدمی کسی محفل میں ہوں کرتے ہوں اور ان سے نہ کوئی پرچہ نہ لکھ کر یہ غور و فکر کرتے رہتی ہیں اور مدح بتائے جاتی ہیں۔ جب تک تم سے کوئی صلہ نہ ہے تو بدش

گزننگی بھری بنی رہے۔

(۱۸) ایک غیب یہ ہے کہ محفل میں سے اگر تمام عورتوں کی صورت
شکل کے تیر پر پر شک کا ذکر پڑے تو وہ سے کہتی ہیں۔ جیسے کہ غنہ
کدب کسی پڑ گیا اور وہ اس کے خیال میں یہ پڑ گیا تو کہہ کر سنتا
پہنچے گا۔

(۱۹) ایک غیب یہ ہے کہ کسی سے کوئی بات کرنا ہو تو وہ دوسرے
کو چاہے جیسے ہی کام میں ہو یا وہ کوئی بات کر رہا ہو بھی یہ غیب نہ
کریں کہ اس کا کام یا بات ختم ہوئے تو ہمہ بات کریں کہ اس کی بات
یہ کہ جس میں جا کر ٹانگ ڈال رہی ہیں یہ بھری بات ہے۔ ذرا ٹھہرنا
جیسے جب وہ تھری طرف متوجہ ہو سکے اس وقت بات کرے۔

(۲۰) ایک غیب یہ ہے کہ ہمیشہ بات دھوری کریں گی مہینہ دھوری
پڑ جائے گی۔ جس سے غیب غنہ بھی جا رہے گا۔ جسکی ذمہ اس میں کام
کر رہا ہے اور جسکی ذمہ دوشمنوں میں اس غنہ سے رنج ہو رہا ہے۔

(۲۱) ایک غیب یہ ہے کہ اس سے بات کی جاوے تو پھر سے پھر سے
متوجہ ہو کر اس کو نہیں سنتیں۔ اسی میں اور کام بھی کر رہا ہے کسی دوسرے بھی
بات کر دے تو بات کرے اس کے کا بات کرے بھی کہہ رہا ہے اور نہ اس
کام کے ہونے کا پورا پورا سہ ہوتا ہے۔ نیز کہ جب پڑی بات سنی نہیں تو
اس کو کہیں اس طرح۔

(۲۲) ایک غیب یہ ہے کہ اپنی خفا یا غنہ کی کاجی قرار نہ کریں گی۔

جہاں تک ہو سکے گا بات کو بنا دیں گی خود ہن سکے یہ نہ ہن سکے۔

۱۳۳۔ ایک عجیب یہ ہے کہ میں سے ٹوڑی پھیراں کے ساتھ ہی دست
یہ دست درجہ کی پھر دست تو اس کو ناک میں ہی ہے۔ تھنہ دیں وہ نہ ہو
ایس چیز کہ سب سے ہی کیا ضرورت تھی بھیجتے ہوئے شرم سے آتی یہ ہنری
بہت ہے۔ اس کی تین تین بات تھی تھی کہ میں سے کہ تھیں پانچ و تیر
کے ساتھ چلی ن کی دیت ہے کہ خوش ہو کر ہنری کہ میں سے کہ
کر کہ عجیب نکاح کرتے ہیں کرتی ہیں۔

۱۳۴۔ ایک عجیب یہ ہے کہ ن کی کوئی کام نہ کر میں ایک عجیب
کے پی کی ہنری کو کر کے ہی۔ کہ جب وہ کام کو نہ سہا ہنری میں ہی
تہا ہی سے یہ نہ کر کے نہ حق دوسرے کہ ہی ہنری۔
۱۳۵۔ ایک عجیب یہ ہے کہ ہنری ہنری میں ہی ہنری ہنری ہنری
چھوڑتی ہے کہ ہنری ہنری میں ہی ہنری ہنری ہنری۔

۱۳۶۔ ایک عجیب یہ ہے کہ اس کے وقت درجہ کے وقت میں نہ ہنری
ہنری میں ہی ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری
کے ہنری ہنری ہنری ہنری۔

۱۳۷۔ ایک عجیب یہ ہے کہ ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری
ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری۔

۱۳۸۔ ایک عجیب یہ ہے کہ ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری
ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری ہنری۔

نے بہت سے گھروں کی صفائی کر دی ہے۔

(۳) کبھی صندوق یا پادشاہی جس میں روپیہ بیسہ گنہ نہ چور رہی
کرتی ہو گھر چھوڑ کر نہ گھر۔ قفل لگا کر یا اپنے ساتھ لے کر نکلتی۔
بہت سے گھر میں ہو سکے سوداگرش نہ منگوا کر بہت نامیاری
میں منگوانا ہی پڑے تو مرد پر چھوڑ کر تاج کے ساتھ لے کر درجہ در
تاج اور دستہ دور۔

درد و دھوئیں کے پہرے۔ پسنداری کا ناج و رہ پائی ن سب کا
حساب مکتی رہے نہ پائی یاد کا بھر دہ نہ کر دے۔
اگرچہ اس تک ہو سکے گھر کا خیرات بہت کثرت اور نقد مستعد
بکھرتا خرچ نہ کرے اس میں سے کچھ بھی بچا کر دے۔
ان کے بہت گھر میں بہت سے گھر ہیں یا کوئی ہیں ان کے سامنے کوئی بات
یہی نہ کیا کر دے جس کا تم کو دوسری جگہ معلوم کرنا ممکن نہ ہو۔ جو کہ یہی
عورتیں گھروں کی باتیں دے کر گھر پر مہم ہوتی ہیں۔
بہت سے نامیاریوں کو بھی سے نہ پکاؤ۔ اپنے خرچ کا اندازہ کر کے دوزخ
وقت سب چیزیں باپ توں کر خرچ کر دے۔ اگر کوئی تم کو منع دے پھر پڑے
نہ کر دے۔

(۴) جو بڑے گھر یا بہت گھر ہیں ان کو نہ دے نہ پاتاؤ اس میں پانچ و
س دوزخ کا خطرہ ہے۔

(۵) اگر کوئی مرد دوزخ سے پر گھر کرے تو بہت باپ کی سے

پتی دوست یا دوستی یا کسی قسم کا رشتہ دہری کا تعلق ہی ہرگز نہیں ہے کہ
 گھر میں نہ بارو نہ بیٹی پروردہ کرے بھی اس کو نہ بارو ورنہ کوئی قیمتی چیز
 اس کے ہنسنے میں دور غیر آدمی کی طرح گمان وغیرہ بھیج دو زیادہ قیمت و
 فراموش مت کرو جب تک تم سے گھر کا کوئی مرد اس کو پہچان نہ لے۔
 اتنی عورت سے شغل کی جتنی ہوئی چیزیں گزرنے پر تو گروہ ہر سالے ترچہ
 نہ نہ مورو۔

۱۱۱) اتنی عورت اگر کوئی نجان عورت ڈوئی کے ساتھ کہیں سے
 گزرتے ہو تو فوراً گھر سے آپ کے پاس کو بھیجیے۔ ہرگز اس کے
 گھنے سے ڈوئی میں سو نہ ہنر۔ غرض نجان آدمیوں کے گھنے سے کوئی
 کام نہ کرو۔ نہ اس کو اپنے گھر کی کوئی چیز دوں یہ سب مرد ہو یا عورت
 بنو و پستے نام سے یہ دوسرے کے نام سے نہ۔

۱۱۲) اگر کسی ندر کوئی یہ درخت نہ رہنے دو جس کے پاس سے
 پیرت گئے گا اور جیسے قیمت کا درخت۔

۱۱۳) اگر کسی مردی میں ذر زیدہ پہنوں گھر میں بہت کم پڑ پڑتی
 ہیں کہیں نہ کم ہو یا تابت کہیں بنار ہو یا تابت۔

۱۱۴) بچوں کو باپ بگڑ دے گا نہ بھی یاد کر دو ورنہ بھی
 پڑ پڑتا رہے گا کہ اس کو یاد رہے۔ اس میں یہ فیئدہ ہے کہ مرنے پر خورشتہ
 بچہ بھی کھو جائے ورنہ کوئی اس سے پہچان نہ تو اس کا مڑ کا بت تیرے
 باپ کو نہ ہیں تو رشتہ کو نام یاد ہوں گے تو بتا دے گا پھر کوئی

نہ کوئی تمہارے پاس اس کو پہنچی دے گا اور اگر یہ نہ ہو تو پوچھتے پر اتنا
 ہی کہے گا کہ میں اس کا ہوں۔ ایسا کا ہوں۔ یہ خیر نہیں کہ کون اس
 کو لے آتا۔

(۱۵) ایک بگڑا ہوا عورت اپنے بچے کو چھوڑ کر کسی کام کو چلی گئی۔
 پیچھے ایک بچی نے گرا اس کو اس قدر زور دیا کہ وہی میں جان گئی۔ اس سے
 دو باتیں معلوم ہوئیں۔ ایک تو یہ کہ بچہ تو بھی تمہارے چھوڑنا چاہتا ہے۔
 دوسرے یہ کہ بچی کے پاس بچہ کا کچھ اعتبار نہیں۔ جتنی عورتیں بے وقوفی
 کرتی ہیں کہ بیویوں کو ساتھ لے جاتی ہیں۔ کبھی اس کا کیا اعتبار کرتے کہ
 کہیں دھوکہ میں پڑ جائے یا دانت مارے یا زخمی ہو جائے یا کچھ اور۔
 (۱۶) دوا ہمیشہ پہلے حکیم کو دکھانے اور اس کو خوب صاف کر کے
 کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ناٹری پنساری دو دو بچوں کو دیتا ہے۔ جتنی دفعہ
 اس میں ایسی کوئی چیز ملی ہوئی ہے کہ اس کی تاثیر بھی نہیں ہوتی اور
 جو دوا کسی بڑے یا ڈبیر یا پڑیا میں بچا ہوئے۔ اس سے اوپر پہنچنے کا غم
 کی چٹ لگا کر اس دوا کا نام لے کر بہت دفعہ یہ بتا دیتے کہ اس
 کو اس کی بچہ نہ لیں۔ ہی۔ اس سے بچے کو کتنی ہی حالت کی ہوتی ہے مگر
 بھینکنی پڑی اور بعضی غلطی یا دوسری اور اس کو دوسری بیماری میں لگتی
 سے بہت بیاور اس سے نقصان کیا۔

(۱۷) لکھنؤ کی بگڑا ہوا عورت نے دو اور زیادہ قرض بھی نہ دیا۔ تنہا وہ کہ
 گروہوں نے ہو تو وہ تم کو کبھی نہ معلوم ہند۔

(۱۸) جو کوئی بڑا یا نیا کام کرے۔ تو کسی سمجھدار دین دار خیر خواہ آدمی

سے مشورہ لے لے۔

(۱۹) پناہ دینے والے یا دینے والے کو چھوڑ کر۔ ہر کسی سے اس کا

ذکر نہ کرے۔

(۲۰) جب کسی کو خط لکھو پتہ صاف لکھو۔ اگر اسی جگہ پہلے خط لکھو تو

یہاں نہ سمجھو کہ پہلے خط میں تو پتہ لکھ دیا تھا پتہ لکھنا کیا ضرور ہے۔ کیونکہ

پہلے خط خد ہوا ہے یا نہیں۔ اگر نہ ہو تو دوسرے آدمی کو کیسی دقت

پڑے گی کہ شاید اس کو زبانی بھی نہ یاد رہا یا ان پڑھ ہونے کی وجہ سے

لکھنے والے کو نہ بتا سکے۔

(۲۱) اگر میں کو سفر کرنا پڑے تو اپنا ٹکٹ بڑی سختی سے رکھو۔

یا اپنے پاس رکھو ورنہ تمہاری جیب میں نہ ملے گا نہ سوڈے نہ کسی عورت مسافر

سے اپنے دل سے پیار نہ پہنے۔ سبب یہ ہے کہ اس سے ذکر کرو اور

کسی کی دینی ہونے کی چیز پانچ پتہ میٹھی کی کھاؤ وغیرہ نہ کھاؤ اور نہ پہن کر

میں میں نہ بیٹھو مگر تاکر عند وقت وغیرہ میں رکھو۔ جب مشن پر پہنچ کر

گھر یا دوسرے وقت جو چاہو پہن لو۔

(۲۲) سفر میں کچھ عورت ضرور پاس رکھو۔

(۲۳) باؤں سے آدمی کو نہ چھیڑو۔ نہ اس سے بات کرو۔ جب اس کو

بہتر نہیں مند بنائے یا کہ بیٹھے۔ یہاں گھر سے۔ پھر باقی تمام کو شرمندگی

در رنج ہو۔

۱۲۴۔ اندھیرے میں نسا پاؤں کہیں نہ رکھو۔ اندھیرے میں کہیں
 ہاتھ نہ ڈالو۔ پٹ پٹ چرخ کی روشنی سے دور رہو۔
 ۱۲۵۔ اپنا پیچہ ہر کسی سے نہ کھڑو۔ بٹ بٹ کر دی اور جہوں سے پیچہ نہ
 منع کر دیتے ہیں کہ کسی سے نہ کہیں اس سے اپنے دیکھ کر جی کا کرتے
 ہیں۔

۱۲۶۔ غم و غری دو نہیں ہمیشہ پہنہ کر رہیں۔
 ۱۲۷۔ اگر کوئی جا م پٹ ہو تو جھگڑا پھر اس کو شروع کیا کر دو۔
 ۱۲۸۔ جینی اور شیشے کے برتن اور سامان جی پر نہ قوت نہ بارو نہ
 خریدو کہ اس میں بڑا روپیہ برباد ہوتا ہے۔
 ۱۲۹۔ اگر دشمن ہیں جیسے اور پٹ ساتھ کے مرد و عورتیں بڑے
 بیٹے بڑوں تو جیسے شیشے پر تونا ہر میل کے پٹنے کے وقت اس شیشے
 کا نام سن کر یا تکتے پر چھ ہو دیکھو کہ توتا نہ چاہیے۔ جس شہر میں جی دو
 تین شیشے ہوتے ہیں شاید ان کے ساتھ کہ مرد و عورت شیشے پر ہوتے
 اور یہ وہاں تڑپڑپ۔ تو دونوں پریشاں ہوں گے یہ مرد و عورتیں کہہ کر
 گئی جو دروہ یہاں نہ تڑپڑپ۔ تو یہاں تڑپڑپ۔ تب ہی اسی وقت ہوں گے۔
 جب اپنے گھر کا مرد آجائے تب تڑپڑپ۔

۱۳۰۔ سفر میں کسی چڑھی غم نہ کریں یہ چیزیں جی اپنے ساتھ رکھیں۔
 ایک کتاب مسکریں کی۔ پٹیاں کا نذر۔ قہور سے سے کہہ کر۔ اور شکر کا برتن۔
 اس سفر میں جانے و راس سے حتیٰ کہ مکان کوئی فراموش نہ کر دو۔

زیادہ ہوتا ہے اس کے اوپر ایک لکیر۔ مگر سیکندر کو اس دوست کو یہ دلی
 مس پر دو لکیریں تھیں۔ اس کا نام منظر ہوتا ہے ڈیڑھ گنا گراہم۔ اس پر
 دو لکیروں کے درمیان ایک در عرف گنریزی کا ہوتا ہے۔ جس میں درجہ کا
 نمک خریدو اس میں پہچان کر بیٹھو۔

(۳۴) سینے میں گھر پڑے ہیں سوئی۔ ٹک پادست تو اس کو درخت
 سے پڑ کر نہ چھوڑے۔ بعض دفعہ ٹک کر یا پھسل کر نہ رہیں بانہ بان میں ہنس
 جاتی ہے۔

(۳۵) ایک نہرنی ناخن ترشنے کی نہ درپنے پاس رکھو۔ اگر وقت
 سے وقت ناخن کو دیر ہوگی تو اپنے ہاتھ سے ناخن ترشے گا۔ اس سے گناہ
 (۳۶) بنی ہوئی دو کجی نہ ستوں کر درجب تک اس کو پور نہ
 کسی تجربہ کار سمجھو کہ حکیم کو دیکھ کر عزت نہ سے دی جاوے۔ ناخن نہ
 میں تو کجی دو ہرگز نہ خوش چاہیے۔

۱۷۔ جس کام کو پور بھر نہ ہو اس میں دوسرے کو بھی خبر نہ
 نہ دو۔ در نہ تکلیف در نہ بھگوا۔

(۳۸) کسی محبت میں دغس در نصرت نہ دو۔ جتنے جس پر ہو نصیر
 ہو یا جو در چہرے و باب پتہ در نہیں۔

(۳۹) کسی کو حق سے پہچان کر نہ سے بہ زیادہ سر نہ کرے۔ جس
 دفعہ میں دوسرے کو ناچیں و رنگین ہوئی ہے۔ جس محبت میں
 کیا نہ دو جس کو نجی نہ عزت اور نہ ہند۔

ہیں تو چونکہ ڈیڑھ جو مشکل سے آئے۔ ہم نے بہت آدمی دیکھے ہیں
کہ ٹرپین میں بوجھ اٹھایا اور ایسا کوئی بچہ ٹرپین سے سارے غم کی
تکلیف کھڑی ہوتی۔ یہی کہہ کر کہیں اور غور میں بہت تنبیہ کر رہے ہیں
بدن کے بڑے اور گہرے اور کئی موزوں اور نرم ہوتے ہیں۔

۱۲۔ سو یا سو یا ایسی کوئی چیز چھوڑ کر نہ گھر لایا کہ کوئی جیسے
سے سنا پڑے۔ وہ سن کے چھوڑ دے۔

۱۳۔ آدمی کے دل پرست کوئی چیز وزن کی یا خیرہ کی نہ دوں
بائی جی کسی دل پرست نہ دوں۔ شاید یہ خیر سے چھوڑ دے۔

۱۴۔ کسی بچے یا شاگرد کو سزا دینا ہرگز نہ کر دی یا نہ گھونہ
سے نہ دوں۔ بچہ دے کر کہیں نہ رک جائے پھر ہرگز نہ دے کر دینے کے
دینے پر مایوس نہ رہے۔ ہرگز نہ دے کر پھر نہ دے۔

۱۵۔ اگر کہیں کوئی آدمی ہو جو کہیں ہو تو نہ دے۔ یہی کہہ کر کہیں
سے نہ دے کر کہیں نہ دے۔ ہرگز نہ دے کر کہیں نہ دے۔ ہرگز نہ دے
چھوڑ دے۔ سب کو کہیں نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔
کی نہ دے۔ سب کو کہیں نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔
ن کو نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔
دوسرے کو نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔
ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔
ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔ ہرگز نہ دے۔

(۳۵) جو نگاہ لحن اور تکلیف کی بے پرواہی خرید و فروخت کو منہ
مناسب نہیں کیونکہ میں جگہ نہ بات صاف ہو سکتی ہے نہ تقاضا ہو سکتا
ہے۔ ایک دن میں پھر گھر میں دو سہرا لپیٹا سمجھتا ہے جو درخت نہیں۔

(۳۶) پناہ و غیرت و نشت نہ کرید و۔

(۳۷) پڑھنے سے بچوں کو کوئی چیز دماغ کی وقت کی ہمیشہ کھاتی

نہ ہوتی۔

(۳۸) جہاں تک ممکن ہو رہت کہ تمام مکان میں نہ رہتا ہوتا ہوتا

کیا تناق ہو رہا چاہی کی بات پیدا ہے۔ چنانچہ آدمی بچوں کی مرگ
رہ گئے۔ درخت کی ریز کے بعد ریز کو خبر ہوئی۔

(۳۹) چھوٹے بچوں کو کنوئیں پر نہ چڑھنے دو بہہ کر گھر میں کنوئیں ہوتی
س پر تھوڑے کر کے ہر وقت نفس کی ریز۔ ریز کو زنا دے کر لڑائی۔ اسے
کے دے گئے تھی نہ بیچارہ شاید وہیں جا کر خود ہی کنوئیں سے زون بیٹھتا
گئیں۔

(۴۰) چھوٹے۔ نشت۔ بہت دنوں تک جو بک بک رہتی رہتی ہے

کثر اس کے بچے پیدا وغیرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کو دیکھ کر نہ اڑا کر
دیکھ کر کہاں کر خور۔

(۴۱) جب بچہ پڑھتا ہے گھر میں اس کو کسی چیز سے بچ کر رہا

نہایت کوئی بچہ اس پر چڑھتا ہے۔

(۴۲) ریشمی درونی پٹروں کی تھیں میں نیم کی باتی نور کا نور

نہ اٹھ کر دیار کر دے اس سے بڑھ کر نہیں گناہ۔

۱۳۔ اگر گھر میں کچھ روپیہ پیسہ دربارہ رکھ کر تو ایک دو آدمی گھر کے چن چن کر پر تنہا ہوتے نہ ہوتے ہوں۔ ایک غیرت پرست ہونے پر وہ بیوی کی کسی کام کو دیکھ کر مٹتی۔ جبہ ٹھیک ٹھیک کسی کو معذرت نہ ہوتی۔ مگر گھر کے چن چن کہیں پتہ نہ لگے۔ بیوی غریب آدمی کو تنہا رہنے کو دیکھ کر صدمہ ہوا ہوگا۔

۱۴۔ اپنے گھر کے آدمی کو گھر کے چن چن رہنے کو دیکھ کر صدمہ ہوتا ہے۔

۱۵۔ مٹی کا تیل بہت نقصان کرتا ہے۔ اس کو نہ جلا دیں۔ نہ تھوڑا میں بتی پلٹے ہاتھ سے نہ کر دیں۔ منست ہیں دو گنا گنا تیل برباد ہوتا ہے اور چرخ ہیں بتی کسانے کے بیٹے پابندی کے ساتھ ایک کڑی یا دھبے پیش کا تار ضرور رکھیں ورنہ اس کی قربانی پڑتی ہے اور چرخ غلغلہ کرنے کے وقت متیار رہیں۔ اس پر یہ بات نہ ماریں کہ چرخ غلغلہ ہی آہٹ ہے۔ بلکہ اس کے لیے چرخ پر پھر من سب ہے اور چرخ کی کو مٹھ سے بچا دیں۔ منہ رت کے وقت کر دہیہ وغیرہ گناہ بہت بہت ہے۔ بہت سے گناہ کہ کر نہ ہوں۔ اس کے خیر راز دشمن ہیں۔

۱۶۔ جتنا چرخ تھکا مکت میں چھوڑ کر نہ چلے۔ کسی حرکت دیہ سبائی سنگتی ہوتی دیکھیں ہی نہ پسینہ کر۔ اس کو یہ نہ بچ کر چھینکر یا پسینہ کر جاتی وغیرہ سے مل کر دیکھنا کہ اس میں چھینکاری نہ رہے۔

۱۷۔ بچوں کو دیا سلائی یا آلہ سے یا آتشیں زنی سے ہرگز نہ کھینچے۔

ہمارے پڑوس میں ایک ترک دیہ سڑکی میں رہا تھا۔ سب سے پہلے اس کی
تہہ سینہ جل گیا۔ ایک چمہ شہبازی سے ایک ٹکڑے کا پتہ لڑ گیا۔
(۱۹) پانچویں وغیرہ میں چترنگ لے جانے پر بہت متنبہ رہے۔
کپڑوں وغیرہ میں نہ لگ جائے۔ بہت آدمی اسی طرح جل چکے ہیں۔
مٹی کا تیل تر کر بھی غائب ہو جاتا ہے۔ کوئی ہرگز نہیں۔

بچوں کی احتیاط کا بیان

۱۔ ہر روز بچہ کو پاؤں دھو کر رکھنا۔ پندرہ وغیرہ وقت پڑوس
خواب نہ کر دینا۔ میں کہتے ہیں کہ اگر بچہ بہت شب
۲۔ جب پیشاب یا پاؤں نہ کرے۔ فوراً پانی سے نہارت کر دینا۔
غالی پتھر سے ست پر پٹنے پر لیں نہ کرو۔ اس سے بچے کے بدن میں خارش
ورسوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر مہلک ہو تو پانی نہ دے کر مر جائے۔
۳۔ اس کو گلاب سار دیں۔ درخت تلے کے درختوں کے درخت
کے پتوں سے پی پانیوں کو لے کر پینا دیں۔ اس کی دونوں کروٹ پانی
نکٹے کے درختوں کو لے کر پڑوس کے رہائشیوں کو دے دیں۔ یہ سب شہید بہت
میں کہیں کروٹ کے تے دب جاوے۔ پتوں کو لے کر نازک تو ہوتے ہی
ہیں۔ مگر مہلک پین پانیوں کو نہیں۔ ایک ایک اس طرح ایک ایک
رہت کر کروٹ میں دب کیا۔ مگر مر جائے۔

(۴) چھوڑے کی بچہ کو نہ بدو عادت نہ ڈالیں کیونکہ جھوڑا بچہ نہیں
 مٹا درہست گود میں بھی نہ رکھیں۔ اس سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔
 (۵) چھوڑے بچہ کو بد عادت ڈالیں کہ سب کے پاس آجایا کرے ایک
 آدمی کے پاس زیادہ ہل بہنے سے گروہ آدمی مر جائے یا بڑی سے
 پٹر دینا بڑے بچہ کی مہیبت ہو جاتی ہے۔

۱۱۔ اگر بچہ کو آنا کا دودھ پلانا ہو تو یہی آنا بخور نہ کرنا چاہیے جس کا
 دودھ چھوڑے درجہ ن ہو ورنہ اس کا بچہ چھوڑے سے زیادہ کا نہ
 ہو۔ اور وہ نشست کی چٹکی ہو۔ اور دیندر ہو۔ حقیقی شریعت بدھین
 کنجوس لالچی نہ ہو۔

۱۲۔ جب بچہ اپنا کھانے کا نام نہ لے سکے۔ نہ اور کھانے والی پر بچہ کا کھانا
 نہ چھوڑے بلکہ خود پیتا کسی سبب سے در معجز آدمی کے سامنے کھانا کھانا
 کرے یا نہ کرے نہ نہ کرے نہ ہو جاتا ہے۔ اور بیاری میں ڈال دے
 اپنی مٹا بنو دیں۔ پیتا سامنے پڑ دیں۔

۱۳۔ جب بچہ سمجھو در ہو جائے تو اس کو اپنے ہاتھ سے کھانے کی
 عادت ڈالیں اور کھانے سے پیتا ہاتھ نہ دیا کرے اور دست نہ لگے
 سے کھانا سکھادیں اور اس کو کھانے کی عادت ڈالیں تاکہ بیری اور
 حرص سے بچا رہے۔

۱۴۔ اس باب خرد کنی تیار کیوں اور مرد مرد یا عورت بچہ پر مقرر
 بزرگوں کی خیریاں نہ لے کہ بچہ ہر وقت صاف ستھرا رہے۔ جب ہاتھ منہ

میں ہر جہت فوراً دیکھ دے۔

۱۰۔ اگر ممکن ہو تو ہر وقت کوئی بچہ کے ساتھ رہے۔ کیوں کہ بچہ بچہ
 اس کا دھمکنا نہ دے۔ بہت دور سے کوئی نہ دے۔ پتہ نہ ہو کہ
 نہ کہ وہ دے۔ بچہ بچہ کے بچوں کے ساتھ نہ دے۔ بچوں کے
 بچوں کے ساتھ نہ دے۔ بچہ بچہ کے ساتھ نہ دے۔ بچہ بچہ کے
 اس کی ہر بات کو دیکھ کر ہر موقع کے من سب اس کو گلاب کے
 بیجا باتوں سے اس کو روک دے۔

۱۱۔ کہہ دے وہی کہ تا سید کر دے کہ اس کو فیہ بچہ بچہ نہ دے۔
 کہہ دے کہ اس کے پیشے کی چیز دیو۔ کہہ دے کہ اس کے بچہ بچہ
 کہہ دے کہ اب ہی اب نہ دے۔

۱۲۔ بچہ کو ہر وقت دے کہ بچہ بچہ بچہ بچہ کے ذریعے سے کہ
 بچہ بچہ کے ذریعے سے کہ بچہ بچہ کے ذریعے سے کہ بچہ بچہ
 ۱۳۔ بچہ کو ہر وقت دے کہ بچہ بچہ کے ذریعے سے کہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ کے ذریعے سے کہ بچہ بچہ کے ذریعے سے کہ بچہ بچہ

۱۴۔ بچہ کو ہر وقت دے کہ بچہ بچہ کے ذریعے سے کہ بچہ بچہ
 نہ کہ بچہ بچہ کے ذریعے سے کہ بچہ بچہ کے ذریعے سے کہ بچہ بچہ
 بچہ بچہ کے ذریعے سے کہ بچہ بچہ کے ذریعے سے کہ بچہ بچہ

۱۵۔ اس کتاب کے پیشے سے کہ بچہ بچہ کے ذریعے سے کہ بچہ بچہ
 پیشہ کے ذریعے سے کہ بچہ بچہ کے ذریعے سے کہ بچہ بچہ

ن سب کی بات کو بچہ کوڑا ہیں۔ اس بھر سے پرندہ پریشان کہ بڑا بڑا بچہ
 کیلئے گئے ہیں اس کو اس وقت پڑھ دیں گے یہ دیکھ کر آپ سے کوئی
 نہیں کہہ سکتا۔ اور پڑھنے سے بات تو بڑا بہت مگر بات نہیں پڑتی اور
 بچہ ایک باتوں کی بات نہ کر سکتا ہے کہ کوئی ایک پڑھ رہا ہے ہمیشہ اس سے
 سب کی باتوں کی باتوں کو دیکھنے کی باتیں نہ ہر پڑتی ہیں اور بچہ اس
 کتاب سے اپنے وقت میں پڑاؤ کے متعلق کہ یہ سب باتوں دیکھ کر
 باتوں کو بھی نہیں کرے۔

ان باتوں سے میں بچہ بہت محنت نہ ڈرو۔ شروع میں ایک گھنٹہ
 پڑھنے کا مشورہ کر دو اور گھنٹہ پھر تین گھنٹہ۔ اسی طرح اس کی بات
 درجہ کے موافق اس سے محنت سنی چاہیے۔ یہ نہ کر دے کہ وہ دن
 پڑھتا ہے۔ پھر ایک ترقی کرنے کو چاہئے کہ بچہ سیکھے گا۔ پھر زیادہ
 محنت سے اس کو دیکھ کر بچہ بڑا ہو کر فہم اور محنت میں فہم بڑا دیکھا
 اور تین دن کی عمر سے محنت رہنے لگے گا۔ پھر پڑھنے میں جی نہ لگا دیکھا
 اور اس کے معمولی جیسوں کے محنت ضرورت کے بغیر یا یہ
 باتوں کو نہ دے کہ اس سے طبیعت پختہ ہو جائے۔

یہ بات ایک بہت بڑا چیز ہے کہ اس سے آدمی سے
 سکھتا ہے۔ بچہ اس میں پڑھ کر کامل ہو۔ بچے کو محنت معلوم
 کر دے اس سے محنت دے رہے ہیں۔ شروع ہی سے بچہ بڑا ہوتا ہے پھر
 درستی میں ہو جائے۔

(۲۰) زمان سبق ہمیشہ تیسرے پہر کے وقت مقرر کریں در مشق سبق صبح کو کیونکہ خیر وقت میں طبیعت خشکی مورتی ہوتی ہے۔ مشق سبق سے گھبراوے کی۔

(۲۱) بچوں کو خصوصاً مڑکی کو پہچانا در سینہ غرور رکھی دیں۔

(۲۲) شادی میں دھواں دھونس کی عمر میں نہ یاد وہ فرق ہونا بہت سی خرابیوں کا باعث ہے۔

(۲۳) اور بہت کم عمر میں شادی نہ کریں اس میں بھی بڑے نقصان ہیں۔

(۲۴) لڑکوں کو تعلیم کر دے کہ سب کے سامنے فیض کر دے کیونکہ غریب کے سامنے دیکھنے سے سستی نہ سکتی یا کریں۔

بے شک بائیں ہیکلوں کی اور نصیحتوں کی

۱۔ پُرانی بات کا کسی کو عندہ دنیا بُری بات ہے۔ عورتوں کی بات بُری بات ہے کہ جین مٹیوں کی صفائی در مونی بھی ہو چکی ہے جب کوئی نئی بات ہوگی۔ پھر ان رنجوں کے ذکر کو سے بھیجیں گی یہ گناہ گن ہے در اس سے دور میں دوبارہ رنج و غبار بھی بڑھتا ہے۔

۲۔ اپنی کسمر کی شکایت ہرگز میکہ میں جا کر نہ کر دے۔ بعض فرشتے

گناہ بھی بہت در ہے مہری کی بھی بات ہے در کثر اس سے دونوں طرف رنج بھی بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح کسمر میں جا کر میکہ کی تحریف

وہاں کی بڑائی نہ کرو۔ میں بھی بعض دفعہ فخر و تکبر کا گناہ جوتی ہوں۔
دوسروں کے سمجھتے ہیں کہ ہم کو بہت بڑے قدر سمجھتی ہے۔ اس لیے وہ
جی میں کہ بے قدری کرنے لگتے ہیں۔

(۳) زیادہ بوس کی عادت نہ ڈالو۔ نہ بہت سی باتوں میں کوئی
نہ کوئی بات نامناسب ضرور نکل جاتی ہے جس کا انجام دنیا میں رنج و
عشتیٰ میں گناہ جوتا ہے۔

۴) ہمیں تک ہر سے اپنا کام کسی سے نہ رو۔ خود اپنے ہاتھ سے کریں
کر دو۔ بلکہ دوسروں کا بھی کام کر دیا کرو۔ میں سے تم کو شرب بھی ہوگا
اور میں سے ہر دھڑیر ہو جائیگا۔

۵) یہی عورتوں کو بھی سمجھنا چاہیے کہ وہ نہ کائنات دیکھنے کی بات سنو
یہ دوسرا دھڑیر کی باتیں گھر میں کر سناویں۔ یہی باتیں سننے سے گناہ
کبھی جوتا ہے۔ اور بھی فساد بھی جوتا ہے۔

۶) اگر اپنی ساس نند۔ دیورنی جھٹنی یا دور نہ دیکھ کے شہ در
کی کوئی شکایت سنو تو اس کو دل میں نہ رکھو۔ بہتر یہ ہے کہ اس کو
جھڑتیں کر دوں سے نیک ڈرو۔ اگر اتنی بہت نہ ہو تو جس نے تم سے کہ
ہے اس کا منہ کر کے مٹا دو۔ اس کو صاف کر دو اس سے فساد نہیں
پڑھتا۔

۷) اگر کوئی پرہیزگاری نہ کرے اور اپنے بچوں کی دیکھ
بچے رکھو کہ وہ بڑے بڑے بچوں کو یہاں کے بچوں کو نہ سنے۔ پوچھنا کہ

یہ لوگ ہی خدا کے نام سے زبان سے چھو نہ لیں گے۔ لیکن وہ میں نے خود کو سب سے
پھر گزینہ بھی کر سکا جب بھی ختم کی زبان درگاہ گزینہ اور تیرا۔

۱۔ اپنا وقت فضلوں باتوں میں نہ گھریا کرو اور بہت سی وقت اس
کو دے گیت بھی رکھو۔ اس میں رکیزوں کو قرآن شریف اور دین کی
کتابیں پڑھنا کرو۔ گزینہ یا دوزخ ہر قدر قرآن شریف کے بعد یہ کتاب یا
بیشی زید شریعت سے ختم تک تو غور و پڑھ دیا کرو۔ مڑھیاں بہت پڑھ
تہرے یا پڑھنی ان سب کسیت اس کا خیال بھی رکھو۔ ان کو غور و پڑھنی
بھی آج وہی۔ لیکن قرآن شریف ختم ہونے تک ان سے دوسرا کلام نہ
اور جب قرآن شریف پڑھ چکیں اور نصف بھی کر لیں چہرے کے وقت
تو پڑھنا یا کرو اور تہیب چھٹی سے صرف نصف چھٹی ان سے تہیب پڑھنا
رہنے سے ان کو نہ پکارتے گا اور بیٹے پر دوسے کا کام سیکھو۔

۲۔ جو مردکیاں تم سے پڑھنے کو ہیں ان سے بیٹے خیر کے کام نہ کرو
ان سے بیٹے بچوں کی تم سے نہ کرو بلکہ ان کو بھی پڑھنا اور ان کو حیرت نہ کرو
۳۔ نہ مکتے و مسکنے بھی کوئی فکر نہ کوئی بوجھ نہ بیٹے پر نہ ڈرو نہ گناہ
کا گناہ نہ شیطیت کی شیطیت۔

۴۔ کہیں آئے ہوتے وقت اس کی پابندی نہ کرو۔ خود بخود
جیسے بھی غور و پڑھنا جو سب کیونکہ اس میں بھی نیت ہونی ہے کہ
دیکھنے دے تم کو بڑے سمجھیں۔ سو یہی نیت خود گناہ سے پرہیز
اس کے سبب دینہ بھی ہوتی ہے جس سے عورت عورت کے عروج ہو جیتے

ہیں۔ مرنے میں ہر چیز اور سادگی رکھ کر بھی جو چیز سے پہلے بیٹھی ہو وہی
 بات کو پہچانی جاسکتا ہے۔ اگر کچھ سے زیادہ میٹھ ہوئے ہیں ایسا ہی کوئی موقع
 ہو جس سے ضرور پرہیز آسانی سے اور جلد ہی سے ہو سکا بدل ڈال لیں
 بات ہوئی۔

کسی سے ہمارے پیش کے وقت اس کے خاندان کے یا میرے ہوتے
 کے ٹیپ نہ لیا اور اس میں گناہ بھی ہو جاتا ہے۔ درختوں اور درختوں
 کو سنج ہوتا ہے۔

۱۳۔ دوسروں کی چیز جب بہت چھوڑا جیو برتن قالی ہو جائے
 تو اس کو پس کر دو۔ اگر اتفاق سے کوئی لے جائے وہ نہ سٹے تو اس کو اپنے
 برتن کی چیزوں میں سے ہرگز نہ رکھو۔ اس کی جگہ اس کو رکھ دو تاکہ وہ
 چیز نہ ملے۔ اور دیتے ہیں۔ بہت کم کسی کی چیز کا پرہیز نہ کرنا سب سے
 بڑا گناہ ہے۔ پیش کی بات نہ کرنا۔ ہمیشہ ایک س وقت
 نہیں رہتا۔ ہر کسی وقت بہت شیطیت آجینتی پڑتی ہے۔
 اس کے ساتھ کسی کا پاس نہ رکھو۔ اس کو کچھ بھی نہ بھولو اور
 اپنا ساتھ نہ لے کر جانا۔ ہر نہ پتا اور۔

۱۴۔ ہمیں وقت کوئی کام نہ ہو سب سے چھٹا کتاب دیکھنا
 ہے۔ اس کتاب کے ختم پر پہنچی کتابوں کے نام رکھ دیتے ہیں ان کو دیکھنا
 کہ وہ درجن کتابوں کا ٹوٹا ہوا نہ ہو۔ ان کو کچھ نہ دیکھو۔
 اس چھوٹے کچھ بھی نہ ہو۔ ہر آواز جو اس کی کیسی شرم کی بات ہے۔

۱۸۔ گورت کو ٹھوکر دے دوست موت پر تو کھڑے نہ ہونا
 کرو۔ زور زور سے نہ چلو۔ تم تو غم و رت سے جا بیٹے اور دوسروں کو
 کیوں دکھایا ہو کہ وہ سب تیرے دوست تھے۔ کہہ دو کہ وہ سب تیرے دوست
 تھے۔ کہہ دو کہ وہ سب تیرے دوست تھے۔ کہہ دو کہ وہ سب تیرے دوست تھے۔

۱۹۔ بڑوں سے منہ نہ کرو۔ یہ بے دلی کی بات ہے۔ اور کہ رشتہ
 لوگوں سے بھی ہے۔ تنگ نہ کرو۔ وہ بے ذہب ہو جائیں گے۔ چہ تو
 ناگوار ہو۔ یا دد و گ کہیں دوسری جگہ سے بھی آئیں ہوں گے۔
 ۲۰۔ اپنے گھر کے دروازے پر نہ کھڑے ہو۔ کسی کے سامنے تعریف نہ کرو۔
 ۲۱۔ اگر کسی شخص میں سب کچھ ہو جائے۔ تو بھی نہیں نہ رہو۔
 اس میں گھبرانا یا جھگڑنا ہے۔

۲۲۔ اگر دو شخصوں میں آپس میں رنج ہو تو تھمت دونوں کے
 درمیان کسی بات نہ کہو۔ کہ ان میں میل ہو تو اسے توڑنا دشمنی
 کھٹ کی پڑے۔

۲۳۔ جب تک کہ وہ پیہ پیہ نہ ہو۔ کہ وہ نکل سکے۔ سختی نہ کرو
 ہیں نہ پڑو۔

۲۴۔ دکان کے سامنے کسی پر غصہ نہ کرو۔ اس سے شرم کرو۔
 ویسا کہ ہو نہیں رہتا جیسا کہ ہے۔

۲۵۔ دشمن کے ساتھ بھی خدائی کے ساتھ پیش نہ آؤ۔ اس کی دشمنی
 نہ بڑھتی۔

۲۲۔ روٹی کے ٹکڑے یوں ہی نہ پڑے رہتے دو درجہاں دیکھو
 دو درجہاں کر کے جو نہ کسی کو دیکھو دو درجہاں
 ہیں یہ رہتے ہیں اس کو نہ کسی جگہ نہ جہاں کسی کو پاؤں آئے۔
 اب اس حب کی ناک پھر اس کو چھوڑ کر مت ٹھوکر اس میں بہاؤ
 بہاؤ پتہ پتہ تھا اور تب خود تھا۔

۲۳۔ اگر کوئی پتہ پتہ کر کے ٹھوکر اس میں نہ جہاں کسی کو دیکھو
 دو درجہاں کر کے جو نہ کسی کو دیکھو دو درجہاں
 ہیں یہ رہتے ہیں اس کو نہ کسی جگہ نہ جہاں کسی کو پاؤں آئے۔
 اب اس حب کی ناک پھر اس کو چھوڑ کر مت ٹھوکر اس میں بہاؤ
 بہاؤ پتہ پتہ تھا اور تب خود تھا۔

۲۴۔ اگر کوئی پتہ پتہ کر کے ٹھوکر اس میں نہ جہاں کسی کو دیکھو
 دو درجہاں کر کے جو نہ کسی کو دیکھو دو درجہاں
 ہیں یہ رہتے ہیں اس کو نہ کسی جگہ نہ جہاں کسی کو پاؤں آئے۔
 اب اس حب کی ناک پھر اس کو چھوڑ کر مت ٹھوکر اس میں بہاؤ
 بہاؤ پتہ پتہ تھا اور تب خود تھا۔

۲۵۔ اگر کوئی پتہ پتہ کر کے ٹھوکر اس میں نہ جہاں کسی کو دیکھو
 دو درجہاں کر کے جو نہ کسی کو دیکھو دو درجہاں
 ہیں یہ رہتے ہیں اس کو نہ کسی جگہ نہ جہاں کسی کو پاؤں آئے۔
 اب اس حب کی ناک پھر اس کو چھوڑ کر مت ٹھوکر اس میں بہاؤ
 بہاؤ پتہ پتہ تھا اور تب خود تھا۔

دوسرے شاید لہی ظک مارے نہ مانگے اور شاید اس کو بد نہ رہت ہو
فردرت کے وقت اس کو کسی پریشانی ہوگی۔ مگر عورت کسی کا شکر
ہو تو اس کا خیال رکھو کہ جب ذرا بھی گنجائش ہو۔ فوراً اپنے بندہ کے زہن
اتار دیا۔

(۳۲) اگر کبھی کسی ناچار سی ہیں کہیں رات بے رات بیدار چلے کہ وقت
ہو تو پیٹ کے کڑے وغیرہ پاؤں میں سے نکال کر باقی میں سے دور سنا
میں بجاتی ہوئی نہ چلاؤ۔

(۳۳) اگر کوئی باطل تنہا ہو کر رہی وغیرہ ہیں ہو کر کچھ تو وغیرہ
بند ہیں تو دفعہ کسراں کر نہ رہنے چلی جاؤ۔ نہ جانے وہ آدمی کیا ہے
کھل ہو یا سوتا ہو اور ناحق کوئے کہ مر ہو جگہ بہتہ بہتہ پٹ پٹ ہو
اند رگے کی اجازت لو۔ اگر وہ بات رت سے تر نہ رہا ہو۔ نہیں توئی
ہو یاؤ۔ پھر دوسرے وقت سے۔ لیتے اگر کوئی بات ہی نہ رت کی
بات ہو تو پکار کر بکاؤ۔ مگر جب تک وہ بول نہ پڑے تب تک نہ رہ
پھر بھی نہ جاؤ۔

(۳۴) جس آدمی کو یہ چاہتی نہ ہو۔ اس کے سنے کسی شہر یا کسی قوم
کی بُرائی نہ کرو۔ شاید وہ آدمی، کسی شہر یا کسی قوم کا ہو۔ پھر تم کو
شرمندہ ہونا پڑے۔

(۳۵) کسی طرح جس کام کا کہنے ہو۔ تم کو معلوم نہ ہو تو میں نہ کہو۔
کہ یہ سب وقت نے کیا ہے یا یہی ہی کوئی بات نہ کہو۔ شاید اس

اپنے شخص نے کیا ہر تیس کا تم ہی نہ کرتی ہو۔ پھر معلوم ہر کے بیٹے ہر مند
نہا پڑے۔

۱۳۳۔ اگر تم نے اپنے کسی کا قصور خراب کر دیا تو تم بھی اپنے شہید کی
طرف درق نہ کرو۔ فی میں کہہ چکے کہ سامنے تریسا کرنا شہید کی بدد
خراب کرنا ہے۔

۱۳۴۔ اگر تم نے کسی کی شادی میں زیادہ یہ بات دیکھ کر دھار کے
فرق میں نہ کہ خوف مرد دینا۔ مری ہو۔ یہ شخص اپنی بیوی کو ہم
ست رکھتا ہے۔ کرناں و دوست بہت چھوٹے مرد دین نہ ہو تو وہ شخص
بہت پی پی کا ہی نہ چھوٹے کا اور اس کے ساتھ وہی درق نہ کرے گا
بکہ وہ بہت پی پی نہ دے گا کہ دیا کہی تو اس سے زیادہ بہر دے گا۔
۱۳۵۔ جس شخص کی عزتوں کی عزت ہے کہ پھر دے میں کسی کو بدنام ہو تو
شہید کے لیے کہ میں کہڑی ہو کہ ڈھیں کہیں کہی ہیں۔ بہت دفعہ وہ
اس کے ملک جاتا ہے۔ یہ کہہ کرنا نہ چاہیے جس میں کسی کو تکلیف
پہنچا کا شہر ہو کہ اپنی جگہ بیٹھی ہوئی ایٹ ڈیو کہتے دینا
چاہیے۔

۱۳۶۔ اپنے بڑوں پر مروتی ڈور سے سے کوئی نشان پھول وغیرہ
نہا کر کہ دھوئی کے ہاں پیر سے ہولے نہ جاویں۔ ورنہ بھی شہیدی
سے تم دوسرے کے در دوسرا تمھارے پیر سے بہت کہہ خواہ مخواہ
گنہگار ہوگا۔ اور دنا کا بھی نقصان ہوگا اور آخرت کا بھی۔

(۴۰) عرب میں دستور ہے جو کسی بزرگ آدمی سے کوئی چیز تبرک کے طور پر لینا چاہتے ہیں تو وہ چیز اپنے پاس سے ان بزرگ سے پس مندر کرتے ہیں کہ آپ اس کو ایک دور دراز ستنیں کیسے تم کو دے دیتے۔ اس میں ان بزرگ کو تردد نہیں کرنا پڑتا۔ ورنہ اگر ہمیں آدمی کسی بزرگ سے ایک ایک چیز مانگیں تو ان کی نظری میں ایک پتھر جی نہ رہے۔ ہمارے ہندوستان میں بے دھرمک و نیک بیٹے ہیں۔ بعض دفعہ ان کو سوچ ہو جاتی ہے کہ تردد میں ہر جہاں میں ہمارے بزرگ بھی عرب کا دستور برتنیں تو بہت مناسب ہے۔

۱۱۔ اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوئی بات کہے تو دوسرے کے خوف کوئی مناسب جواب دینا ہوتا ہے اپنی طرف سے جواب دہی اور کے نام سے نہ کہو کہ تم تو یہ کہتے ہو کہ وہ شخص اس کے خوف کتاب کیونکہ اگر دوسرے شخص کو اس سے پہلے کہ وہ کہے کہ بھلا ہو۔ یہ وہ شخص جس نے بزرگ سے بغیر تحقیق کے ہرے کسی پر زور نہ لگے اور اس سے بہت دور دیکھا ہے۔

تصور اسما بیان اقدس کے ہنر اور پیشہ کا

بعض ذرا غریب عورت جن کے کہنے پرست کو کوئی کام نہیں یا پریشانی و مضیبت میں مبتلا ہیں کہ غریب کی پناہ دے کہ ہر روز دو باتوں سے بزرگ کتاب ہے۔ یا تو نکاح کر میں یہ اپنے ہاتھ کے ہنر سے

بیچارے حاصل کریں۔ مگر ہندوستان کے جاہل نکاح اور ہنردوئوں کو عیب سمجھتے ہیں۔ اور یہ کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ ایسے غریبوں کے خرچ کی خبر رکھے۔ پھر بتلاؤ بیچاروں کی کیوں کر گتہ رہے۔

بی بیو! دوسروں پر تو کچھ زور چلتا نہیں مگر اپنے دل پر اور ہاتھ اور پاؤں پر خدا تعالیٰ نے اختیار دیا ہے۔ دل کو سمجھاؤ اور کسی کے بُرا بھلا کہنے کا خیال نہ کرو۔ اگر کسی کی عمر نکاح کے قابل ہے تو نکاح کر لے اور اگر اس قابل نہ ہو یا یہ کہ اس کو عیب تو نہیں سمجھتی مگر ویسے ہی دل نہیں چاہتا۔ یا بکھیرے سے گھبراتی ہے تو اس صورت میں اپنا گزر کسی پاک ہنر کے ذریعہ سے کرو۔ اگر کوئی حقیر سمجھے ہر گز پروا نہ کرو۔ دوسرے نکاح کا بیان بہشتی زلیخہ کے چھٹے حصہ میں دیکھ لو۔ اور ہنر اور دستکاری کا کام سیکھنا معیوب نہیں۔

بی بیو! اگر اس میں کوئی بات بے عزتی کی ہوتی تو پیغمبران کاموں کو کیوں کرتے، ان سے زیادہ کس کی عزت ہے۔

حدیث میں ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی ہیں اور یہ فرمایا ہے کہ کوئی پیغمبر ایسے نہیں گزرے جنہوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ سب سے اچھی کمائی اپنے ہاتھ کی ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ہنر سے کھلتے تھے۔ یہ ساری باتیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں۔ اور پیغمبروں کے بعض کاموں کا بیان آگے آ رہا ہے۔

اسلامی سیاست

معروف بہ اعتدال فی مراتب الرجال

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ سہارنپوری

جب سیاسی معرکے گرم ہوں، اکابر میں اختلاف ہو جس کی وجہ سے مسلمان پریشان ہو اس وقت کیا کرنا چاہیے؟ حضرت نے ان کو سات سوالوں کے جواب میں تحریر فرمایا ہے۔

۱۔ حضرت تھانوی اور حضرت مدنی میں باوجود دونوں کے مخلص اور اہل اللہ ہونے

کے اتنا شدید اختلاف کیوں ہے۔ کیا مخلصوں اور دینداروں میں بھی ایسا اختلاف ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے؟

۲۔ تیرے نزدیک کون حق پر ہے اور ان مسائل میں تیری کیا رائے ہے؟

۳۔ ہمیں کیا کرنا چاہیے کیا مر رہنا چاہیے۔ تو کہیں شریک کیوں نہیں ہوتا؟

۴۔ مسلمان تباہ ہوتے جا رہے ہیں آخر ان کو کیا کرنا چاہیے؟

۵۔ اغراض آج کل زیادہ کام کر رہی ہیں ہر شخص اپنی اغراض کے پیچھے چل رہے

۶۔ علماء کا وقار کتنا گرایا جا رہا ہے۔ بے تکلف نسب و شتم کیا جاتا ہے۔

۷۔ علماء کے اختلاف سے بہت نقصان پہنچ رہا ہے؟

ہر طبقے اور ہر مکتب فکر کو اس کتاب کو اپنے زیر مطالعہ رکھنے کی ضرورت ہے۔

کافہ مفید عام مجد ۷ قسم اعلیٰ پلاسٹک کور آفٹ پوٹ

ناشر: مکتبہ زکریا بالمقابل جامع مسجد عالمگیر مارکیٹ لاہور

100

اَجَلِ اللّٰهِ الْبَيْعُ وَحَرَمُ الرِّبَا
اللّٰهُ نَزَعَ كَوْنَهُ اَوْ كَوْنَهُ كَوْنَهُ فَرِيضَةً

صَفَائِي مَعَامِلَاتُ

مبیین تحریر کی
اور اس کے

بُنیادی اصول

حقوق الدین

جامع الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

مکتبہ دینیات

بیسرون تبلیغی مرکز رائے ونڈ ضلع لاہور فون ۶۲